اوم

گیتا امرت

المعروف

اکسیرِ رُوح

از قلم

چودھری روشن لعل ایم۔اے۔پی۔سی۔ایس
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان

بار دوم — تعداد ۴۰۰۰ — قیمت ۱/

نوٹ۔ بغرض رفاہ عام قیمت لاگت کے برابر رکھی گئی ہے۔
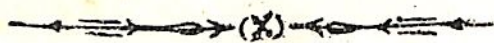
مطبع کپور آرٹ پرنٹنگ ورکس ایبٹ روڈ - لاہور
میں باہتمام لالہ گورانند تہ کپور مینیجر چھپی
اور
چودھری روشن لعل ایم - اے - پی - سی - ایس
اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر ملتان نے شائع کی

انت کال جو لڑکے سمرے ایسی چِنتا میں جو مرے
سوکر۔یونی۔وَل وَل اُترے اری بائی گوبند نام مت بسرے

مطلب ۔ جو آدمی آخری وقت میں اپنے بچوں کو یاد کرتے ہوئے جسم چھوڑتا ہے تو وہ بار بار سوٗر کا جنم لیتا ہے ۔ اس لئے بھگوان کو کبھی بھی نہ بھولنا چاہیئے ۔

واضح رہے کہ سوٗر کو اپنے بچوں سے بہت پیار ہوتا ہے ۔

ایک اور شبد میں کہتے ہیں۔

انت کال جو مندر سمرے ایسی چِنتا میں جو مرے
پربیت یونی۔وَل وَل اُترے اری بائی گوبند نام مت بسرے

مطلب ۔ جو آدمی آخری وقت میں اپنے مکانات اور محلّوں کو یاد کرتے ہوئے جسم چھوڑتا ہے وہ بار بار بھوت پربیت کا جنم لیتا ہے ۔ اس لئے پرماتما کو کبھی بھی نہ بھولنا چاہیئے ۔

آخیر کا شبد ہے ۔

انت کال نارائن سمرے ایسی چِنتا میں جو مرے
بدت ترلوچن تے نر[1] مکتا پیتامبر[2] وا ں کے ہردے وسے ۔

مطلب ۔ آخری وقت میں پرماتما کو یاد کرتا ہوا جو شخص جسم چھوڑیگا اُس کے دل میں بھگوان بسیں گے ۔ اور وہ آدمی مکتی حاصل کریگا ۔

مگر آخیر وقت پرماتما کی یاد تب ہو سکتی ہے ۔ جب زندگی میں بھی ہر وقت اُسے یاد کیا جائے اور یاد کرنے کی مشق اس قدر ہو جائے ۔ کہ بے اختیاری میں بھی ادم ادم منہ سے نکلے ۔

۱۔ آدمی ۲۔ بھگوان

ایسی صورت میں پھر مرنے کے وقت بھی منہ سے اوم کا شبد نکلیگا۔

آخری وقت میں پرماتما کا یاد رہنا یہ بات اتنی مشکل ہے کہ عام انسان تو کیا اچھے اچھے بھیا سیوں اور یوگیوں میں سے بھی کسی خوش نصیب کو ہی یہ درجہ میّسر ہوتا ہے۔

چنانچہ اس بارے میں گوسایٔں تلسیداس جی فرماتے ہیں سے

کوٹ - کوٹ - مُنی - ینّن - کرا ہیں

اَنت - رام - کہہ - آوت - نا ہیں

مطلب - کروڑ ہا مُنی کوشش کرتے ہیں کہ آخری وقت رام کو یاد کرتے ہوئے جسم چھوڑیں - مگر اُس وقت ان کے منہ سے رام کا نام نہیں نکلتا -

اِسی لئے تو بھگوان کرشن فرماتے ہیں -

तस्मात्सर्वेषु कालेषु मामनुस्मर युध्य च ।

मय्यर्पितमनोबुद्धिर्मामेवैष्यस्यसंशयम् ॥

تسمات - سروکیشو - کالیشو - مام - انوسمر - یدھ - چہ

میئی - ارپت - منو - بدھی - مام - ایو - ایشیسی - اسنشیم

ترجمہ - اس لئے اے ارجن ! تو ہر وقت مجھے یاد کر اور جنگ بھی کر - مَن اور بُدھی یعنے دل اور عقل کو مجھ میں جوڑدے - تو ضرور مجھے پائے گا۔

ہندو گرنتھوں میں عموماً پربھو سمرن (یادِ حق) کی مہماں (عظمت) گائی گئی ہے مگر ایک بھگوت گیتا ہی ایسا گرنتھ ہے - جس میں پربھو سمرن کے ساتھ ساتھ زندگی کی کشمکش میں حصہ لینے سے کہ جنگ کرنے کی بھی ہدایت کی

۱ - کروڑوں [illegible]

۵ - مجھے پائیگا ۹ - بلا شبہ

گئی ہے۔

آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں۔

मामुपेत्य पुनर्जन्म दुःखालयमशाश्वतम् ।
नाप्नुवन्ति महात्मानः संसिद्धिं परमां गताः ॥

مام۔ اُپیتّ۔ پُنر جنم۔ دُکھ۔ آلیم۔ اشاشوتم
نہ۔ آپنو دنتی۔ مہاتمانا۔ سنسدھم۔ پرمام۔ گتاہ

۸/۱۵

ترجمہ۔ اے ارجن! مجھے پاکر پرم گتی (نجات) کو پہنچے ہوئے مہاتما اس دکھ بھرے اور فانی جہان میں پھر جنم نہیں لیتے۔ یعنے ہمیشہ کے لئے مجھ میں سما جاتے ہیں۔

کٹھ اُپنشد میں آیا ہے کہ جس طرح شدھ جل (صاف پانی) میں شدھ جل مل جاتا ہے۔ اسی طرح شدھ آتما (پاک روح) بھی پرماتما میں سما جاتا ہے۔

سُکھ منی صاحب میں گورو ارجن دیو جی فرماتے ہیں ؎

جیوں جل میں جل آئے کھٹانا ॥ تیوں جوتی سنگ جوت سمانا
مٹ گئے گون پایا بسرام ॥ نانک پربھ کے سد قربان

مطلب۔ جیسے پانی میں پانی اور روشنی میں روشنی مل جاتی ہے ویسے ہی مکت ہوا آتما (روح) پرماتما میں مل جاتا ہے اور آواگون (تناسخ) سے چھوٹ جاتا ہے۔

اوم تت ست

۱- مجھے ۲- پاکر ۳- دکھ کا گھر ۴- فانی ۵- نہیں پاتے ۶- مکتی ۷- پرم گتی ۸- جیسے
۹- آواگون کا چکر ۱۰- شانتی

اوم

ہنثری پرماتمنے نمہ

نواں ادھیائے

بھگوت گیتا کے نویں ادھیائے میں راج وِدّیا اور راج گوھیہ (राज गुह्य) یعنی معرفت کے دقیق راز بتائے گئے ہیں۔

بھگوان فرماتے ہیں۔

मया ततमिदं सर्वं जगदव्यक्तमूर्तिना ।
मत्स्थानि सर्वभूतानि न चाहं तेष्ववस्थितः ॥

مَیا۔ تتم۔ اِدم۔ سروم۔ جگت۔ اویکت۔ مورتینا
مت ستھانی۔ سرو۔ بھوتانی۔ نہ۔ چہ۔ اہم۔ تیشو۔ اوستھتا $\frac{9}{4}$

ترجمہ۔ اے ارجن! میرے اَویکت سروپ (نظر نہ آنے والی صورت) سے یہ سارا جگت بھرپور ہے۔ یہ سب جاندار میرے ہی آسرے پر ہیں۔ مَیں اُن کے آسرے پر نہیں ہوں۔

آگے چل کر ارشاد ہوتا ہے کہ مایا میں پھنسا ہوا شخص مجھے نہیں جانتا اور

मोघाशा मोघकर्माणो मोघज्ञाना विचेतसः ।
राक्षसीमासुरीं चैव प्रकृतिं मोहिनीं श्रिताः ॥

۱۔ ... [illegible] ... ہے
۸۔ اُن میں

موگھ ۔ آشا ۔ موگھ کرمانڑو ۔ موگھ گیانا ۔ وِچیتسا
راکھشسیم ۔ آسُریم ۔ چیو ۔ پرکرتم ۔ موہنیم ۔ شِرتا $\frac{9}{12}$

ترجمہ ۔ ایسے (مایا میں پھنسے ہوئے) انسان فضول خواہشات رکھتے ہیں ۔ ان کے سارے کام بے فائدہ ہیں ۔ ان کا گیان بھی فضول ہے ۔ ایسے جاہل لوگ راکھششی اور آسُری پرکرتی یعنے شیطانی سیرت والے ہیں جو اُن کو ہمیشہ موہ میں ڈالے رکھتی ہے ۔ اور لذات نفسانی میں پھنسائے رہتی ہے ۔ مگر اس کے برعکس

महात्मानस्तु मां पार्थ दैवीं प्रकृतिमाश्रिताः ।
भजन्त्यनन्यमनसो ज्ञात्वा भूतादिमव्ययम् ॥

مہاتمانستو ۔ مام ۔ پارتھ ۔ ڈَیویم ۔ پرکرتم ۔ آشرتا
بھجنتی ۔ اننیہ ۔ منسو ۔ گیاتوا ۔ بھوت ۔ آدم ۔ اوبیم $\frac{9}{13}$

ترجمہ ۔ اے ارجن ! مہاتما لوگ ڈَیوی پرکرتی (نیک سیرتی) کا آسرا لے کر اور مجھ کو اُوِناشی (لافانی) اور دُنیا کا آدی کارن (علتِ اول) جان کر یکسوئی سے میرا بھجن کرتے ہیں ۔

اس سے آگے بھگوان فرماتے ہیں ۔

यान्ति देवव्रता देवान्पितॄन्यान्ति पितृव्रताः ।
भूतानि यान्ति भूतेज्या यान्ति मद्याजिनोऽपि माम् ॥

یانتی ۔ دیوورتا ۔ دیوان ۔ پِترین یانتی ۔ پِتری ورتا
بھوتانی یانتی بھوتے جیا ۔ یانتی ۔ مدیاجنو ۔ اپی ۔ مام $\frac{9}{25}$

۱ ۔ فضول ۲ ۔ ... والی پرکرتی ۳ ۔ آسرا ۴ ۔ بھجن کرتے ہیں ۵ ۔ ایک دل سے ۶ ۔ جان کر ۷ ۔ انسانوں کا کارن ۸ ۔ لافانی ۹ ۔ جاتے ہیں ۱۰ ۔ میرا پوجن کرنے والے

ترجمہ - اے ارجن ! دیوتاؤں کو پوُجنے والے دیولوک (دیوتاؤں کی دُنیا) کو
پاتے ہیں - پتروں (بزرگوں کی ارواح) کو پوُجنے والے پتری لوک کو جاتے ہیں
بھوت پریت کو پوُجنے والے بھوت پریتوں کو پہنچتے ہیں - اور اے
ارجن ! میرا بھجن کرنے والے مجھے پاتے ہیں -

اگلے شلوک میں کہتے ہیں -

यत्करोषि यदश्नासि यज्जुहोषि ददासि यत्।
यत्तपस्यसि कौन्तेय तत्कुरुष्व मदर्पणम् ॥

یَت[1] - کرو[2] شی - یَت اشنا[3] سی - یَت جُہو[4] شی - ددا[5] سی یَت
یَت - تپ[6] سیسی - کونتیہ - تت - کُرشو[7] - مد - ار[8] پنم $\frac{9}{27}$

ترجمہ - اس لئے اے ارجن ! جو کچھ تُو کرے جو کچھ کھائے جو یگیہ کرے
جو دان کرے اور جو تپ (ریاضت) کرے - سب کو میرے
ارپن (نذر) کردے -

اس ادھیائے کا آخری شلوک ہے -

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु।
मामेवैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः ॥

مَن منا - بھو - مدبھکتو - مد یا[9] جی - مام - نمسکرُو
مام - ایو[10] - ایشیسی - یکت - ایوم - آتمانم - مت پرائنہ[11] $\frac{9}{34}$

ترجمہ - اے ارجن ! مجھ میں دل لگا - میری بھگتی کر - میرے
لئے یگیہ (خدمتِ خلق) کر - مجھے نمسکار کر - میری شرن میں آکر

۱ - جو کچھ ۲ - کرے ۳ - کھائے ۴ - یگیہ کرے ۵ - دان کرے ۶ - تپ کرے ۷ - کر ۸ - میری نذر
۹ - میرے لئے یگیہ کر ۱۰ - مجھے پائیگا ۱۱ - میری شرن لے کر

اپنے آتما کو میرے ساتھ جوڑ۔ تو مجھے ہی پاوے گا۔

اوم تت ست

اوم

شری پرماتمنے نمہ

دسواں اَدھیائے

دسویں ادھیائے میں بھگوان اپنی وبھوتیوں (جلال وعظمت) کا ذکر کرتے ہیں۔ چنانچہ فرماتے ہیں۔

अहं सर्वस्य प्रभवो मत्तः सर्वं प्रवर्तते ।
इति मत्वा भजन्ते मां बुधा भावसमन्विताः ॥

اہم[1] سروسیہ[2]۔ پربھوو۔ متا۔ سروم۔ پرور[3]تتے
اِتی[4]۔ متوا[5]۔ بھجنتے۔ مام۔ بدھا[6]۔ بھاوسمنوِتا ۱۰/۸

ترجمہ۔ اے ارجن! مَیں سب کا پیدا کرنے والا ہوں اور مجھ سے ہی دُنیا کا کارخانہ چل رہا ہے۔ ایسا مجھے جان کر گیانی (عارف) لوگ دِل سے میرا بھجن کرتے ہیں۔

آگے فرماتے ہیں۔

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः ।
अहमादिश्च मध्यं च भूतानामन्त एव च ॥

اہم۔ آتما۔ گُڈاکیش[9]۔ سرو۔ بھوتْ آشئے۔ ستھتا
اہم۔ آدِ۔ شچ۔ مدھیم۔ چا۔ بھوتانام۔ اَنت۔ ایو۔ چہ ۱۰/۲۰

۱۔ مَیں ۲۔ سب کا ۳۔ ورتتے ہیں ۴۔ ایسا ۵۔ مان کر ۶۔ بدھیمان ۷۔ آدمی دل کو دل میں ۸۔ بھرا ہوا ۹۔ ... ۱۰۔ درمیان

ترجمہ۔ اے ارجن! سارے جانداروں کے اندر موجود آتما (روح) مَیں ہوں۔ بھوت مانز (کائنات) کا شروع ۔ مدھیہ (وسط) اور آخر بھی ہوں۔

اگلے شلوکوں میں بھگوان اپنی وِبھوتیوں (جلال) کا اِس طرح ذکر کرتے ہیں۔

"ज्योतिषां रविरंशुमान्" جیوتی[۱]شام ۔ روِی[۲] ۔ انشومان[۳]۔

روشنیوں میں مَیں کرنوں والا سورج ہوں۔

"नक्षत्राणामहं शशी" نکھشترا[۴]نڑام ۔ اہم ۔ ششی[۵]۔

ستاروں میں مَیں چاند ہوں۔

"देवानामस्मि वासवः" دیوانام ۔ اسمی ۔ واسوا[۶]۔

دیوتاؤں میں مَیں اندر ہوں۔

"इन्द्रियाणां मनश्चास्मि" اندریانام ۔ منش چاسمی۔

اِندریوں میں مَیں مَن ہوں۔

"भूतानामस्मि चेतना" بھوتانام ۔ اسمی ۔ چیتنا[۷]۔

بھوتوں (اربعہ عناصر) میں مَیں چیتن شکتی یعنی عِلم رکھنے والی طاقت ہوں۔

"महर्षीणां भृगुरहम्" مہرشی نام ۔ بھرگو ۔ اہم۔

مہرشیوں میں مَیں بھرگو مہرشی ہوں۔

"गिरामस्म्येकमक्षरम्" گرام[۸] ۔ اسمی ۔ ایکم ۔ اکھشرم۔

۱۔ روشنیوں میں ۲۔ سورج ۳۔ کرنوں والا ۴۔ ستاروں میں ۵۔ چاند ۶۔ اندر ۷۔ چیتن شکتی
۸۔ آواز

لفظوں میں مَیں اوم کا لفظ ہوں۔

' यज्ञानां जपयज्ञोऽस्मि ' یگیا نام - جپ یگیو - اسمی۔

یگیوں میں مَیں جپ یگیہ ہوں۔

' स्थावराणां हिमालयः ' ستھاورانام - ہمالیہ۔

غیر متحرک چیزوں میں مَیں ہمالیہ پہاڑ ہوں۔

' सिद्धानां कपिलो मुनिः ' سِدھا نام - کپلو مُنی۔

سِدّھ پُرشوں (نجات یافتہ) میں مَیں کپل مُنی ہوں۔

' नराणां च नराधिपम् ' نرا[2] نام - چا - نرادھیپم[3]۔

انسانوں میں مَیں راجہ ہوں۔

' धेनूनामस्मि कामधुक् ' دھینو نام - اسمی - کام دُھک۔

گایوں میں مَیں کام دھینو گائے ہوں۔

' यमः संयमतामहम् ' یما - سینّم تام[4] - اہم۔

حکمرانوں میں مَیں یم راجہ (ملک الموت) ہوں۔

' प्रह्लादश्चास्मि दैत्यानाम् ' پرہلاد - چاسمی - دیتیانام۔

دَیتوں میں مَیں پرھلاد ہوں۔

' मृगाणां च मृगेन्द्रोऽहम् ' مرگا نام - چا - مرگ[6] اِندرو - اہم۔

جانوروں میں مَیں شیر ہوں۔

' वैनतेयश्च पक्षिणाम् ' وینتے[7] - یشچ - پکھشی نام۔

پرندوں میں مَیں ان کا راجہ گرڑ ہوں۔

۱- [illegible]

۶- شیر ۷- گرڑ

'रामः शस्त्रभृतामहम्' راما - شستر - بھرتام - اہم -

ہتھیار اُٹھانے والوں میں میں رام ہوں۔

'स्रोतसामस्मि जाह्नवी' سروت - سام - اسمی - جاہنوی -

ندیوں میں میں گنگا ہوں۔

'अध्यात्मविद्या विद्यानाम्' ادھیاتم - ودّیا - ودّیا نام

یعنی ودیاؤں (علوم) میں میں برہم ودّیا (علم معرفت) ہوں۔

'मृत्युः सर्वहरश्चाहम्' مرتیو - سرو - ہرش - چاہم -

سب کی موت میں ہوں۔

'गायत्री छन्दसामहम्' گائیتری - چھند - سام - اہم -

چھندوں (اوزان و بحور شاعری) میں میں گائیتری چھند ہوں۔

'ऋतुनां कुसुमाकरः' رِتوُ نام - کُسم - آکرا -

موسموں میں میں بسنت ہوں۔

'तेजस्तेजस्विनामहम्' تیجس - تیجسوی نام - اہم -

تیجسویوں (اہل جلال) کا تیج (جلال) میں ہوں

'जयोऽस्मि व्यवसायोऽस्मि' جے او - اسمی - وے وسایو - اسمی -

جیتنے والوں کی جیت میں ہوں - نشچہ والوں کا نشچہ میں ہوں۔

'पांडवानाम् धनंजयः' پانڈوانام - دھنن جے

پانڈوں میں میں دھنش دھاری ارجن ہوں۔

'मुनीनामप्यहं व्यासः' مُنی نام - اپی - اہم - ویاسا -

مُنیوں میں مَیں ویاس مُنی ہوں۔

' दण्डो दमयतामस्मि ' دنڈو۔ دم یتام۔ اسمی۔

راجہ میں سزا دینے کی طاقت مَیں ہوں۔

' नीतिरस्मि जिगीषताम् ' نیتی۔ اسمی۔ جگ ایشتام۔

جیتنے کی خواہش رکھنے والوں میں نیتی (حکمتِ عملی) مَیں ہوں۔

' ज्ञानं ज्ञानवतामहम् ' گیانم۔ گیان۔ وتام۔ اہم۔

گیانیوں (عارفوں) کا گیان مَیں ہوں۔

اسی طرح اپنی وبھوتیوں کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

यद्यद्विभूतिमत्सत्त्वं श्रीमदूर्जितमेव च ।

तत्तदेवावगच्छ त्वं मम तेजोंऽशसंभवम् ॥

یت۔ یت۔ وبھوتی[1] مت۔ ستوم[2]۔ شریمد[3]۔ اورجتم[4]۔ ایو۔ وا

تت۔ تت۔ ایو۔ آوگچھ[5]۔ توم۔ مم[6]۔ تیجو۔ انشں۔ سنبھوم[10]

اہم

ترجمہ۔ اے ارجن! دُنیا میں جو جو بھی طاقت والے ہیں۔ جلال والے ہیں۔ شان والے ہیں۔ اُن سب کو میرے جلال کے ایک جُزو سے پیدا ہوا سمجھ۔

اس ادھیائے کے آخری شلوک میں کہتے ہیں۔

अथवा बहुनैतेन किं ज्ञातेन तवार्जुन ।

विष्टभ्याहमिदं कृत्स्नमेकांशेन स्थितो जगत् ॥

اتھوا۔ بہونی۔ ایتین۔ کم۔ گیاتین۔ تو۔ ارجن

وشٹبھیا۔ اہم۔ ادم۔ کرتسنم۔ ایکم۔ انشین۔ ستھتو۔ جگت

[11]/[12] اہم

۱۔ جلال والے ... [illegible]
۸۔ بہت ۹۔ جان کر ۱۰۔ ٹھیرا ہوا ۱۱۔ ایک انش سے

ترجمہ - اَے ارجن! زیادہ جان کر تم نے کیا لینا ہے۔ اس سارے جہان کو مَیں اپنے ایک انش ماتر (جُزو) سے دھارن (قائم) کر کے موجود ہوں۔

اوم تت ست

اوم

شری پرماتمنے نمہ

گیارھواں ادھیائے

وِراٹ سروپ (ظہورِ جلوہ)

विश्वरूपदर्शन گیارھویں ادھیائے کو وِشوروپ درشن یوگ योग کہا گیا ہے۔ ارجن کی درخواست پر بھگوان کرشن اپنا وِراٹ سروپ (وحدت میں کثرت کا جلوہ) ارجن کو دِکھلاتے ہیں۔ مہاتما گاندھی جی اپنی پُستک "اناسکتی یوگ" میں لکھتے ہیں کہ یہ ادھیائے بھگتوں کو بہت پیارا ہے۔ اس میں دلائل نہیں بلکہ صرف شاعری ہے۔ اس ادھیائے کا پاٹھ کرتے کرتے آدمی تھکتا ہی نہیں۔

ادھیائے کے شروع میں ارجن، بھگوان سے درخواست کرتے ہیں

एवमेतद्यथात्थ त्वमात्मानं परमेश्वर ।
द्रष्टुमिच्छामि ते रूपमैश्वरं पुरुषोत्तम ॥

ایوم۔ ایتت۔ یتھاتھ[۱]۔ توم۔ آتمانم[۲]۔ پرمیشور
درشٹم[۴]۔ اِچھامی۔ تے۔ رُوپم۔ ایشورم۔ پرُشوتم

۱۱/۳

ترجمہ ۔ اے بھگوان ! آپ جیسا کہ اپنے آپ کو بیان کرتے ہیں ۔ یہ بالکل سیح ہے ۔ لیکن اے پرشوتم (سب سے افضل) آپ کے اس ایشوری رُوپ (جلوہ) کو میں دیکھنا چاہتا ہوں ۔

اس پر شری بھگوان بولے ۔

पश्य मे पार्थ रूपाणि शतशोऽथ सहस्रशः ।
नानाविधानि दिव्यानि नानावर्णाकृतीनि च ॥

پشیہ ۔ مے ۔ پارتھ ۔ رُوپانی ۔ شت[1] ۔ شو ۔ اتھ ۔ سہسر[2] شا
نانا ۔ وِدھانی[3] ۔ دِویانی ۔ نانا ۔ ورن[4] ۔ آکرتینی[5] ۔ چا ॥ ۵ ॥

ترجمہ ۔ اے ارجن ! میرے سینکڑوں اور ہزاروں کئی طرح کے کئی رنگوں اور شکلوں والے نورانی رُوپ تو دیکھ ۔

آگے چل کر فرماتے ہیں ۔

इहैकस्थं जगत्कृत्स्नं पश्याद्य सचराचरम् ।
मम देहे गुडाकेश यच्चान्यद् द्रष्टुमिच्छसि ॥

اہے ۔ یکستھم ۔ جگت ۔ کرتسنم[6] ۔ پشیات ۔ سچراچرم[7]
مم ۔ دیہے[8] ۔ گڑاکیش ۔ یچ ۔ انید[9] ۔ درشٹم ۔ اچھیسی[10] ॥ ۶ ॥

ترجمہ ۔ اے ارجن ! اس میرے جسم میں ایک جگہ قائم ہوئے متحرک و ساکن سارے جہان کو دیکھ اور بھی جو کچھ تو دیکھنا چاہتا ہے سو دیکھ ۔

اگلے شلوک میں بھگوان فرماتے ہیں ۔

۱۔ سینکڑوں ۲۔ ہزاروں ۳۔ کئی قسم کے ۴۔ رنگ ۵۔ شکل ۶۔ سارا ۷۔ [illegible] ۸۔ میرے جسم میں ۹۔ اور بھی ۱۰۔ دیکھنا چاہتا ہے ۔

न तु मां शक्यसे द्रष्टुमनेनैव स्वचक्षुषा ।
दिव्यं ददामि ते चक्षुः पश्य मे योगमैश्वरम् ॥

نہ۔ تو۔ مام۔ شکیسے۔ درشٹم۔ انین۔ ایو۔ سُو۔ چکشوشا
دوئیم۔ دوامی۔ تے۔ چکشو۔ پشیہ۔ مے۔ یوگم۔ ایشورم ۸/۱۱

ترجمہ۔ لیکن اے ارجن! ان اپنی باہر کی آنکھوں سے تو مجھے نہیں دیکھ سکتا۔ اس لئے میں تجھے دویہ (दिव्य) چکشو (چشم بینا) دیتا ہوں اس سے تو میرے جلال اور یوگ شکتی کو دیکھ۔

یہی بات کین اُپنشد میں بھی آئی ہے۔

यच्चक्षुषा न पश्यति येन चक्षूंषि पश्यति ।
तदेव ब्रह्म त्वं विद्धि नेदं यदिदमुपासते ॥

یت۔ چکشوشا۔ نہ پشینتی۔ ین۔ چکشونشی۔ پشینتی
تت۔ ایو۔ برہم۔ توم۔ ودھی۔ نہ ادم۔ یت۔ ادم۔ اُپاستے

ترجمہ۔ جس کو آنکھیں نہیں دیکھ سکتیں۔ مگر جس کی بدولت آنکھیں دیکھتی ہیں۔ اُس کو تو پرماتما جان۔ وہ پرماتما نہیں جس کی تو اُپاسنا (عبادت) کر رہا ہے۔

کٹھ اُپنشد کا بھی منتر ہے۔

न संदृशे तिष्ठति रूपमस्य ।
न चक्षुषा पश्यति कश्चिदेनम् ॥

نہ۔ سندرشے۔ تشٹھتی۔ روپم۔ اسیہ
نہ۔ چکشوشا۔ پشیتی۔ کشچت۔ اینم

ترجمہ ۔ پرماتما کا روپ نظر میں نہیں پڑتا ۔ اور نہ ہی آنکھ سے اُسے کوئی دیکھ سکتا ہے ۔

صاحبان ! اسی خیال کو فارسی زبان کے زبردست شاعر خواجہ حافظ نے یوں ادا کیا ہے ؎

دیدن روئے تُرا دیدۂ جاں مے باید
ویں کجا مرتبۂ چشمِ جہان بینِ من است

یعنے اَے خدا ! تیرے چہرہ کو دیکھنے کے لئے اندرونی آنکھ یعنے روحانی آنکھ چاہیئے ۔ میری ظاہری آنکھ میں یہ طاقت کہاں کہ تیرا جلوہ دیکھ سکے ۔

اِسی موضوع پر مولانا روم فرماتے ہیں ؎

چشمِ سر را طاقتِ دیدن نہ بود
چشمِ دِل را لائقِ دیدار کرد

مطلب ۔ بیرونی یا ظاہری آنکھ کو پرماتما کے جلوہ کے دیکھنے کی طاقت نہ تھی اسلئے دِل کی آنکھ یعنی روحانی آنکھ کو دیدار کے قابل بنایا ۔

سر اقبال کا شعر ہے ؎

ظاہر کی آنکھ سے نہ تماشا کرے کوئی
ہو دیکھنا تو دیدۂ دل[1] وا[2] کرے کوئی

یعنے دل کی آنکھ کے کھولنے سے ہی پرماتما کا دیدار ہوتا ہے ۔

پنجاب کے مشہور عارف بُلّھے شاہ صاحب فرماتے ہیں ۔

جیہڑے تُوں دِل دیاں چشماں کھولیں　ہُو اللہ[3] ہُو اللہ بولیں

۱۔ روح کی آنکھ　۲۔ کھولنا　۳۔ میں خدا ہوں ۔

ہَیں ہَولا کہہ مارین چیک   اللہ شہ رگ ہُنْیں نزدیک

یعنی دِل کی آنکھ کھولنے سے ہی تمہیں پرماتما کا دیدار نصیب ہو سکتا ہے اور پرماتما تو شاہ رگ سے بھی نزدیک ہیں۔

گورو نانک دیو جی فرماتے ہیں۔

نانک سے اکھیاں بِئیں[۱]   جِنْھی دِسَند[۲] و ماہر[۳] ئی

یعنی وہ آنکھیں اور ہیں۔ جن سے میرا پیارا یعنے پربھو نظر آ سکتا ہے۔ کبیر بھگت جی کہتے ہیں۔ کہ پرماتما کے درشن چاہتے ہو۔ تو

باہر کے پٹ بند کر اندر کے پٹ کھول

الغرض دِویہ نیتر (چشم بینا) عطا کرنے کے بعد بھگوان نے ارجن کو اپنا وِراٹ رُوپ دِکھایا۔ جس کی تعریف اس طرح کی گئی ہے۔

दिवि सूर्यसहस्रस्य भवेद्युगपदुत्थिता ।
यदि भाः सदृशी सा स्याद्भासस्तस्य महात्मनः ॥

دِوی۔[۵] سُوریہ۔ سہسریہ[۶]۔ بھویت۔ یُگ۔ پت۔ اُتھتا[۸]
یدی۔ بھا[۹]۔ سدرشی[۱۱]۔ سا۔ سیات۔ بھا[۱۲]سا۔ تسیہ۔ مہاتمنا

ترجمہ۔ آسمان پر اگر ہزار سورج بھی یکبار چمک اُٹھیں۔ تو بھی اُن کی روشنی اُس رُوپ کے جلوے کا مقابلہ نہیں کر سکتی۔

بھگوان کا وِراٹ رُوپ دیکھ کر ارجن بولا۔ اے بھگوان! مَیں دیکھتا ہوں کہ ساری کائنات اس رُوپ کے اندر سمائی ہوئی ہے۔ دیوتا۔ رشی۔ سِدّھ۔ سب اس کے اندر ہیں۔ یہ رُوپ ہر طرف سے لا انتہا ہے۔ اِس کے بے شمار بازو

۱۔ اور ہیں ۲۔ جن سے [illegible] نظر آتا ہے [illegible] پیارا ۵۔ آسمان میں ۶۔ ہزاروں ۷۔ اکٹھے ۸۔ چمک اٹھیں ۹۔ جیسا ۱۰۔ اجالا ۱۱۔ ویسا ۱۲۔ اجالا

بے شمار آنکھیں اور بے شمار منہ ہیں۔ چاند اور سورج کی طرح آنکھیں ہیں۔ اس عجیب رُوپ کو دیکھ کر تینوں جہان حیران ہو رہے ہیں۔ بہت سے دیوتا ڈر کے مارے ہاتھ جوڑے کھڑے ہیں۔ مہرشی اور سِدّھ اُستتی (تعریف) میں مصروف ہیں۔

جیسے پانی سے بھری ہوئی ندیاں تیزی سے سمندر کی طرف جاتی ہیں یا جیسے پتنگوں کے جھنڈ کے جھنڈ جل جانے کے لئے بے اختیار جلتی ہوئی شمع پر گرتے ہیں۔ ویسے ہی دھرت راشٹر کے بیٹے۔ ان کی ساری فوج اور بھیشم درون آچاریہ کرن اور ہماری فوج کے بڑے بڑے شُورویر بھی اس رُوپ کے منہ میں داخل ہو رہے ہیں۔ بہت سے بہادر اس رُوپ کے بھیانک جبڑوں اور دانتوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔ بعضوں کے تو سر بھی کٹے ہوئے ہیں۔

پھر کہا۔ مہاراج! آپ کے اِس رُوپ کو اور ان خوفناک نظاروں کو دیکھ کر میں بہت گھبرا گیا ہوں۔ میرا دل سخت کانپ رہا ہے۔ پھر پوچھنے لگا۔ اے مہاراج! آپ بھیانک روپ والے کون ہیں۔ آپ کے آنے کا مقصد کیا ہے؟ آپ کو نمسکار ہو۔ میں آپ کے اس پُرجلال اور ہیبتناک رُوپ کی ماہیت کو جاننا چاہتا ہوں۔

اس پر بھگوان بولے۔

कालोऽस्मि लोकक्षयकृत्प्रवृद्धो
लोकान्समाहर्तुमिह प्रवृत्तः।
ऋतेऽपि त्वां न भविष्यन्ति सर्वे
येऽवस्थिताः प्रत्यनीकेषु योधाः॥

کالو۔ اسمی۔ لوک۔ کھیہ۔ کرت۔ پرودھو
لوکان۔ سمّاہرتُم۔ ایہہ۔ پرورِتا
رِتے۔ اِپی۔ توام۔ نہ۔ بھوشینتی۔ سروے
یے۔ اوِستھتا۔ پرتنیہ نیکے شُو۔ یودھا ॥۳۲॥

ترجمہ۔ اے ارجن! میں لوگوں کو فنا کرنے والا کال (موت) ہوں۔ اس وقت ان لوگوں کو مارنے کے لئے یہاں آیا ہوں۔ سامنے کھڑی ہوئی فوجوں کے جتنے بھی آدمی ہیں۔ ان میں سے کوئی بھی نہیں بچیگا۔ خواہ تُو لڑے یا نہ لڑے۔

اگلے شلوک میں بھگوان فرماتے ہیں۔ اس لئے اے ارجن!

तस्मात्त्वमुत्तिष्ठ यशो लभस्व
जित्वा शत्रून् भुङ्क्ष्व राज्यं समृद्धम्।
मयैवैते निहताः पूर्वमेव
निमित्तमात्रं भव सव्यसाचिन् ॥

تسمات۔ توم۔ اُتِشٹھ۔ یشو۔ لبھسو
جتوا۔ شترُون۔ بُھنکھو۔ راجیم۔ سمرِدھم
مئی وَیتے۔ نیہتا۔ پُورم۔ ایو
نِمِت ماترم۔ بھو۔ سَویو ساچن ॥۳۳॥

ترجمہ۔ تو کھڑا ہو اور جنگ کر اور اپنے دُشمنوں پر فتح پا کے راج اور عزت حاصل کر۔ ان کو تو میں نے پہلے سے ہی مار رکھا ہے۔ تُو تو صرف

۱۔ کال۔ وقت ۲۔ ناش کرنے کے لئے ۳۔ دونو طرف ۴۔ اُٹھ ۵۔ مارے جا چکے ہیں۔

ایک نمت (آلۂ کار) ہے
پیارے بھائیو! ارجن، بھگوان کرشن کا بہت پیارا بھگت ہے
بھگوان، ارجن کی مدد کرنے کا وعدہ کرتے ہیں مگر ساتھ ہی تقاضا کرتے ہیں
کہ لڑنا تمہیں خود پڑے گا۔ اس سے ہمیں یہ سبق ملتا ہے کہ انسان اگر آپ
کوشش نہ کرے اور اپنے مقصد کی کامیابی کا انحصار محض اسباب پر رکھے
کہ وہ بھگوان کا بھگت ہے اس لئے بھگوان اس کی خواہش کو پورا کر دیگا
تو یہ اصول سراسر غلط ہے۔
بھگوان بھی اُنہیں کی مدد کرتا ہے جو اپنی مدد آپ کرتے ہیں۔
بقول مولانا روم ؎

جہد شرطِ کار آمد اے عزیز　　جہد مے کُن جہد اگر داری تمیز

مطلب۔ اے عزیز! کامیابی کے لئے کوشش شرط ہے۔ اگر تجھ میں کچھ
بھی سمجھ ہے تو کوشش کر۔ کوشش کر۔

بے مساعی کس نہ منزل طے نمود
بر سرِ راہے نشست استی چہ سود

مطلب۔ کوشش کے بغیر کسی نے منزل طے نہیں کی۔ تو راستہ کے
کنارے پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس سے کیا فائدہ

رَو قدم برگیر و قطع راہ کُن
بعد ازاں منزل بقصرِ شاہ کُن

مطلب۔ چل قدم اٹھا اور راستہ کو عبور کر۔ اور راستہ طے کر چکنے کے

بعد بادشاہ کے محل میں قیام کر۔ یعنی پرماتما کا دیدار حاصل کر۔
خلاصہ یہ کہ اگر آدمی کوشش کرے تو وہ ضرور اپنے مقصد کو پالیتا ہے۔ کوشش کے بغیر ہرگز کوئی کامیابی حاصل نہیں ہوتی۔ دُنیا اور پرماتما دونو کوشش کرنے والوں کو ہی ملتے ہیں۔

سر اقبال بھی فرماتے ہیں ؎

زندگی جہد است و استحقاق نیست

یعنی زندگی کوشش کرنے کا نام ہے۔ حق رکھنے کا نام نہیں ہے۔
مطلب یہ کہ اگر کوئی آدمی زبانی طور پر کہہ دے کہ فلاں چیز پر میرا حق ہے اس لئے مجھے ملنی چاہیئے۔ تو اس کا یہ دعویٰ فضول ہے۔ اسے چاہیئے کہ جد و جہد کر کے اپنے آپ کو صحیح معنوں میں اُس چیز کا مستحق بنائے
انگریزی کا محاورہ ہے۔

"God helps those, who help themselves."

یعنی خدا بھی انہیں کی مدد کرتا ہے۔ جو خود اپنی مدد کرتے ہیں۔
آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! میرے جس رُوپ کو تُو نے دیکھا ہے اس کا درشن ملنا نہایت کٹھن ہے۔ دیوتا بھی اس رُوپ کے دیکھنے کے لئے ہمیشہ ترستے رہتے ہیں۔
پھر فرماتے ہیں۔

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ।
शक्य एवंविधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मां यथा ॥

نہ ۔ اہم ۔ ویدے ۔ نہ ۔ تپسا ۔ نہ ۔ دانین ۔ نہ ۔ چا ۔ اپیکیسیا
شکیہ ۔ ایوم ۔ ودھو ۔ درشٹم ۔ درشٹوان ۔ سی ۔ مام ۔ یتھا ۵۳ ॥

ترجمہ ۔ اے ارجن ! جس طرح تُونے میرے درشن کئے ہیں ۔ ایسے درشن نہایت مشکل سے نصیب ہوتے ہیں ۔ یہ ویدوں کے پڑھنے ۔ تپ ۔ دان اور یگیہ کرنے سے بھی حاصل نہیں ہوتے ۔

لیکن اس کا یہ مطلب نہیں کہ وید نہیں پڑھنے چاہئیں یا تپ دان اور یگیہ نہیں کرنے چاہئیں ۔ ویدوں کا پڑھنا اور تپ دان اور یگیہ انسان پر فرض ہے اور ان فرائض کو ضرور انجام دینا چاہیئے ۔

بات صرف اتنی ہے کہ ان سے پرماتما کے درشن نصیب نہیں ہو سکتے ۔ پربھو درشن توانینہ (अनन्य) بھگتی (یکسوئے عبادت) سے ملتے ہیں ۔ جیساکہ بھگوان اگلے شلوک میں فرماتے ہیں ۔

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवंविधोऽर्जुन ।
ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परंतप ॥

بھکتیا ۔ تو ۔ اننیہ ۔ یا ۔ شکیہ ۔ اہم ۔ ایوم ۔ ودھو ۔ ارجن
گیاتُم ۔ درشٹُم ۔ چہ ۔ تتونین ۔ پرویشٹُم ۔ چہ ۔ پرن تپ ۵۴ ॥

ترجمہ ۔ تہ دل سے میری بھگتی کرنے سے میرا ایسا رُوپ جانا جا سکتا ہے دیکھا جا سکتا ہے ۔ اور مجھ میں سمایا جا سکتا ہے ۔

فیضیؔ صاحب نے اس شلوک کا ترجمہ یوں کیا ہے ؎

بمن محو کُن خویش را آنچناں کہ دیگر نہ بینی تُو خود را میاں

۱ ۔ دان سے ۔ ۲ ۔ یگیہ سے ۔ ۳ ۔ دیکھا جا سکتا ہوں ۔ ۴ ۔ دیکھا ہے ۔ ۵ ۔ جیسا تو نے ۔ ۶ ۔ جیسا کہ ۔ ۷ ۔ بھگتی سے
۸ ۔ جانا جا سکتا ہوں ۔ ۹ ۔ دیکھا جا سکتا ہوں ۔ ۱۰ ۔ تتو سے ۔ ۱۱ ۔ سمایا جا سکتا ہوں ۔

یعنی اپنے آپ کو مجھ میں اس طرح محو کر کہ تو خود کو مجھ سے علیحدہ نہ دیکھ سکے۔
فارسی میں ایک اور شعر ہے ؎

من تو شدم تو من شدی من تن شدم تو جاں شدی
تا کس نہ گوید بعد ازیں من دیگرم تو دیگری

ترجمہ۔ شاعر خدا سے کہتا ہے کہ میں تیری عبادت میں ایسا محو ہو جاؤں کہ تو مجھ میں سما جائے۔ اور میں تجھ میں سما جاؤں۔ میں جسم ہوں۔ تو تو اس کے اندر روح بن جائے تاکہ کوئی یہ نہ کہے کہ میں اور ہوں۔ اور تو اور ہے۔

سوامی رام تیرتھ جی بھی اسی موضوع پر فرماتے ہیں ؎

مجھ میں سما جا اس طرح تن پران کا جو طور ہے
جس سے نہ کوئی کہہ سکے میں اور ہوں تو اور ہے

مولانا روم نے بھی اس خیال کو اس طرح بیان کیا ہے ؎

از خودی بگذر کہ تا یابی خدا فانیٔ حق شو کہ تا یابی بقا

ترجمہ۔ خودی کو چھوڑ دے۔ یعنی اپنی ذات کو بھلا دے تاکہ تو خدا کو پائے۔ ذاتِ حق میں فنا ہو جا۔ تاکہ بقا حاصل ہو۔

مشہور عارف شمس تبریز کا شعر ہے ؎

دوئی را چوں بدر کردم دو عالم را یکے دیدم
یکے بینم یکے جویم یکے خوانم یکے دانم

ترجمہ۔ جب میں نے دوئی اور غیریت کو مٹا دیا۔ تو دونوں جہانوں میں ایک اُسی کو یعنی پرماتما کو دیکھا۔ اُسی ایک کو ہی ڈھونڈا۔ دیکھا اور پہچانا۔

کبیر بھگت کا واک ہے ؎

پریم گلی اتی سانکڑی اس میں دو نہ سمائیں
میں ہوں تو پربھو ناہیں پربھو ہے تو میں ناہیں

یعنی پریم گلی بہت تنگ ہے۔ اس میں دو نہیں سما سکتے۔ میں ہوں تو پرماتما نہیں اور اگر پرماتما ہے۔ تو پھر میں نہیں۔

مطلب یہ کہ جب تک اہم بھاو (میں ہوں) یعنی خودی ہے یعنی اپنی ذات کا احساس ہے۔ تب تک پرماتما نہیں ملتا۔ جب یہ جذبہ مٹ جائے۔ تو پھر یوں سمجھے کہ وہ پرماتما کی آغوش میں ہے۔

اسی لئے تو بھگوان کرشن ارجن سے کہتے ہیں۔ کہ اے ارجن! خودی کو مٹا کر میری بھگتی کر اور مجھ میں سما جا۔

چنانچہ اس ادھیائے کے آخر میں فرماتے ہیں۔

मत्कर्मकृन्मत्परमो मद्भक्तः संगवर्जितः।
निर्वैरः सर्वभूतेषु यः स मामेति पाण्डव॥

مت۔ کرم۔ کرن۔ مت پرمو۔ مد بھگتا۔ سنگ ورجتا[1]
نروَیرا۔ سرو۔ بھوتیشو۔ یا۔ سا۔ مام۔ ایتی[2]۔ پانڈو ۵۵

ترجمہ۔ اے ارجن! جو آدمی میرے لئے ہی کرم کرتا ہے میری شرن لیتا ہے میری بھگتی کرتا ہے۔ دنیاوی تعلقات سے آزاد ہے۔ جو کسی کے ساتھ بھی دشمنی نہیں کرتا۔ ایسا آدمی مجھے ضرور پالیتا ہے۔

لوکمانیہ تلک جی اپنی کتاب "گیتا رہسیہ" میں لکھتے ہیں کہ اس شلوک میں ساری گیتا کا خلاصہ آگیا ہے۔ اس سے صاف ظاہر ہے کہ گیتا کی تعلیم یہ نہیں کہ انسان دنیا چھوڑ کر اور بے کار بیٹھ کر آرام سے رام رام جپتا رہے۔ بلکہ یہ کہ بھگتی کے ساتھ ساتھ سرگرمی سے تمام دنیاوی کاروبار انجام دے

۱۔ شرن لے ۲۔ تعلق چھوڑ کر ۳۔ مجھے پاتا ہے

مگر سب کام نش کام بہاو سے یعنی پھل کی خواہش چھوڑ کر کرے۔

اوم تت ست

اوم

شری پرماتمنے نمہ

بارھواں اَدھیائے

بھگتی یوگ

بارہویں ادھیائے کو بھگتی یوگ کہتے ہیں۔ اس ادھیائے میں بھگت کے اَوصاف کا بیان ہے۔

بھگوان فرماتے ہیں کہ جو آدمی مجھ میں مَن لگا کر لگاتار میری بھگتی کرتے ہیں اور مجھ میں پَرم شردھا (مکمل عقیدت) رکھتے ہیں۔ وہ ہمیشہ مجھ میں رہتے ہیں

پھر فرماتے ہیں۔ اے ارجن! تُو سارے کرموں (اعمال) کو میری نذر کر دے اور سدا میرا دھیان کر اور دھیان یوگ سے مجھے حاصل کر۔ اگر تو مسلسل دھیان نہیں کر سکتا۔ تو گیان یوگ کے ذریعہ مجھے حاصل کر۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔

मय्येव मन आधत्स्व मयि बुद्धिं निवेशय।
निवसिष्यसि मय्येव अत ऊर्ध्वं न संशयः॥

مئی[1] - ایو - من - آدھتسو[2] - مئی - بُدھم - نویشیہ[3]
نوسشیسی[4] - مئی - ایو - ات - اُوردھوم[5] - نہ - سنشیہ

۱۲/۸

۱۔ مجھ میں ۲۔ من لگا ۳۔ بُدھ ۴۔ پرویش کرے گا ۵۔ اس کے بعد

ترجمہ - اے ارجن ! مجھ میں من لگا۔ مجھ میں اپنی بُدھی کو سمھر کر یعنی عقل کو ٹھہرا۔ ایسا کرنے سے تو مجھ ہیں نواس کرے گا۔ اس میں کوئی شک نہیں۔ آگے فرماتے ہیں کہ اگر یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو ابھیاس کے ذریعہ مجھے حاصل کرنے کی کوشش کر اور اگر یہ بھی نہیں کر سکتا۔ تو سارے کرم میری خاطر کر اور میری شرن (پناہ) لے۔ ایسا کرنے سے تو مجھ کو پا جائیگا۔

اِس سے آگے بھگوان اپنے بھگتوں کی خوبیاں بیان کرتے ہیں۔

فرماتے ہیں کہ جو آدمی سب جانداروں سے پریم کرتا ہے۔ سب کا ہتر ہے دیاوان (رحمدل) ہے۔ ممتا یا موہ سے پاک ہے۔ سُکھ دُکھ میں یکساں ہے کھما وان ہے یعنی دوسروں کی خطاؤں سے درگذر کرنے والا ہے۔ جو ہمیشہ اپنے من کو مجھ میں لگائے رکھتا ہے۔

اے ارجن !! ایسا بھگت ہی مجھے پیارا ہے۔

پھر فرماتے ہیں کہ جو آدمی کسی سے نہیں ڈرتا۔ اور نہ خود کسی کو ڈراتا ہے۔ جو ہرش۔ شوک۔ خوشی۔ غمی سے آزاد ہے۔ جو ہمیشہ ایشور کے بھروسے پر رہتا ہے۔ اندر اور باہر سے پاک ہے۔ جس نے سب اشبھ کرم (اعمال بد) کو ترک کر دیا ہے۔ اے ارجن ! ایسا بھگت مجھے پیارا ہے۔

اس کے بعد فرماتے ہیں۔ اے ارجن !

योो न हृष्यति न द्वेष्टि न शोचति न काङ्क्षति।
शुभाशुभपरित्यागी भक्तिमान्य: स मे प्रिय: ॥

یو[1]۔ نہ۔ ہرشیتی[2]۔ نہ۔ دویشٹی[3]۔ نہ۔ شوچتی[4]۔ نہ۔ کانکھیتی[5]
شبھ۔ اشبھ۔ پرتیاگی۔ بھکتی مان۔ یہ۔ سا۔ مے۔ پریا

۱۲/۱۷

۱۔ جو ۲۔ خوشی سے اُچھلنا ۳۔ دویش کرنا ۴۔ شوک کرنا ۵۔ خواہش کرنا

ترجمہ - جو نہ خوش ہوتا ہے۔ نہ رنج کرتا ہے۔ نہ اُسے کوئی فکر ہوتی ہے اور نہ کوئی خواہش رکھتا ہے۔ ایسا بھگت مجھے پیارا ہے۔

گورو تیغ بہادر جی بھگت کے لکشنوں (خوبیوں) کا ذکر یوں کرتے ہیں -

دُکھ - سُکھ جیہہ پرسے ناہیں لوبھ - موہ - ابھیمان
کہو نانک سن رے منا سو مُورت بھگوان
ہرکھ سوگ جا کے ناہیں ویری میت سمان
کہو نانک سن رے منا مُکت تاہیں تے جان

یعنے جو شخص دُکھ سُکھ کا احساس نہیں کرتا اور جس کا دل لالچ۔ غرور اور موہ (اُلفتِ دُنیا) سے خالی ہے۔ وہ بھگوان کا رُوپ ہے اور جس آدمی کی نظر میں خوشی اور غم ۔ دوست اور دُشمن یکساں حیثیت رکھتے ہیں۔ وہ زندگی میں ہی نجات پا چکا ہے۔

اوم تت ست

ادم

ہتری پرماتمنے نمہ

تیرھواں ادھیائے

ہر جگہ موجود ہے لیکن نظر آتا نہیں

بھگوت گیتا کے تیرھویں ادھیائے کو کھیتر۔ کھیترگیہ یوگ क्षेत्र क्षेत्रज्ञ योग کہا گیا ہے۔ اس ادھیائے میں جسم اور جیو (روح) کا بھید بتایا ہوا ہے۔ جو آدمی اس بھید کو سمجھ جاتا ہے وہ پرماتما کو جان لیتا ہے اور جیون مکت ہو جاتا ہے یعنے زندگی میں ہی نجات حاصل کر لیتا ہے۔

گیہہ (ज्ञेय) یعنے جاننے کے قابل ہستی یعنی پرماتما کی تعریف کرتے ہوئے بھگوان کرشن فرماتے ہیں۔

बहिरन्तश्च भूतानामचरं चरमेव च ।
सूक्ष्मत्वात्तदविज्ञेयं दूरस्थं चान्तिके च तत् ॥

بہر[1]۔ انتشچ[2]۔ بھوتانام[3]۔ اچرم[4]۔ چرم[5]۔ ایو۔ چہ
سوکھشم[6]۔ تواٹ۔ تت۔ ادگیم[7]۔ دورستھم[8]۔ چہ۔ انتکے[9]۔ چہ۔ تت ۱۳/۱۵

۱۔ باہر ۲۔ اندر ۳۔ جانداروں میں ۴۔ ساکن ۵۔ متحرک ۶۔ لطیف ۷۔ نہیں جانا جاسکتا ۸۔ دور ۹۔ ...نزدیک

ترجمہ ۔ اے ارجن! وہ پرماتما جانداروں کے باہر بھی ہے اور اندر بھی۔ وہ حرکت بھی کرتا ہے اور قائم بھی ہے ۔ سُوکشم یعنی لطیف ہونے کی وجہ سے وہ سمجھ میں نہیں آ سکتا ۔ وہ دُور بھی ہے اور نزدیک بھی ۔

اِسی طرح ایش اُپنشد کا ایک منتر ہے ۔

तदेजति तन्नैजति तद्दूरे तद्वन्तिके ।
तदन्तरस्य सर्वस्य तदु सर्वस्यास्य बाह्यतः ॥

تت ۔ ایجتی[1] ۔ تنت ۔ نہ ۔ ایجتی ۔ تت ۔ دُورے ۔ تت ۔ اُنتکے[2]

تت ۔ انتر[3] سیہ ۔ سروسیہ ۔ تدو ۔ سروسیہ ۔ باھئیہ[4] ۔ تا

ترجمہ ۔ وہ پرماتما حرکت کرتا ہے ۔ اور حرکت نہیں بھی کرتا ۔ وہ دُور ہے اور نزدیک بھی۔ وہ سب کے اندر ہے اور باہر بھی ہے۔

فیضی صاحب اس مضمون کو یوں ادا کرتے ہیں ؎

قریب از قریب و بعید از بعید
از چشم دل اُو را باید دید

ترجمہ ۔ پرماتما نزدیک سے نزدیک ہے ۔ اور دُور سے دُور ہے ۔ دل کی آنکھ سے اُسے دیکھنا چاہیئے ۔

سوامی رام تیرتھ جی بھی فرماتے ہیں ؎

ہم چل ہیں ۔ ہم چل ناہیں ۔ ہم نیڑے ہم دُور
ہم ہی سب کے اندر چاہنن ۔ ہم ہی باہر نور

آگے چل کر بھگوان کرشن ارجن سے کہتے ہیں ۔

۱۔ حرکت کرتا ہے ۲۔ نزدیک ۳۔ اندر ۴۔ باہر

ज्योतिषां तज्ज्योतिस्तमसः परमुच्यते ।
ज्ञानं ज्ञेयं ज्ञानगम्यं हृदि सर्वस्य विष्ठितम् ॥

جیوتی شام ۔ اپی ۔ تت جیوتی ۔ تمسا ۔ پرم ۔ اُچیتے
گیانم ۔ گیے یم ۔ گیان ۔ گمیم ۔ ہردے سروَسیہ وشٹھتم ۱۳/۱۷

ترجمہ ۔ اے ارجن! وہ پرماتما عین نورُ ہے ۔ روشنیوں کی بھی روشنی ہے اندھکار (جہالت) سے پرے ہے ۔ وہ مجسّم گیان ہے ۔ جاننے کے قابل ہے ۔ گیان سے جو حاصل ہوتا ہے ۔ وہ بھی وہی ہے ۔ وہ پرماتما سب کے دل میں بھرا ہوا ہے ۔

اسی بارے میں فارسی کا ایک مشہور شعر ہے ؎

آنچہ ما کردیم بر خود ہیچ نابینا نہ کرد
درمیانِ خانہ گم کردیم صاحب خانہ را

ترجمہ ۔ جو کچھ ہم نے اپنے ساتھ کیا ہے ۔ کوئی اندھا بھی اپنے ساتھ ایسا نہ کرے گا ۔ گھر کے اندر ہی گھر کے مالک کو گم کئے بیٹھے ہیں ۔

سُکھمنی صاحب میں آیا ہے ؎

سو انتر ۔ سو باہر ۔ اننت گھٹ گھٹ بیاپ رہیا بھگونت

مطلب ۔ وہ اندر ہے ۔ وہ باہر ہے وہ لا انتہا ہے اور ہر جاندار کے دل میں سما رہا ہے ۔

سرب جوت ماہیں جاکی جوت دھار رہیو سوامی اوت پوت

مطلب ۔ سب روشنیوں میں اُسی کی روشنی ہے ۔ سب جانداروں کی زندگی

۱۔ روشنیوں میں ۲۔ موگن ۳۔ دور ۴۔ گیان سے ملتا ہے ۵۔ بھرا ہوا ہے ۶۔ ہر وہ ۔ دل ۷۔ سمایا ہوا ۔ ۸۔ تار پود

کا سرچشمہ وہی ہے ۔ وہ سب کا مالک ہے ۔ اور ہر ایک چیز اُسی سے قائم ہے
سر اقبال کا شعر ہے ؎

از من بروں نیست منزل گہ من من بے نصیبم راہے ندارم

یعنے میری منزلِ مقصود مجھ سے باہر نہیں ہے ۔ مگر میں بے نصیب ہوں کہ راستہ نہیں ملتا ۔

بُلّے شاہ صاحب کہتے ہیں ؎

دل یترے دِچ یار پیارا تو کی بھالیں عالم سارا
جا بنارس مکّے ننگ اللہ شہ رگ تھیں نزدیک

ایک اور جگہ فرماتے ہیں ؎ اِکنے دنیا دِچ اندھیرا ہے ۔ اُسنے بلکن بازی دہیڑا ہے
اندر وڑ کے دیکھو کہیڑا ہے

باہر خفتن پئی ڈھونڈھیندی ہے ۔ مُنہ آئی بات نہ رہندی ہے

مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

جُستجو کُن جُستجو کُن جُستجو در درون ات ہیں کہ بیروں نیست اُو

یعنے خدا کی بار بار تلاش کر ۔ پھر تلاش کر ۔ اپنے اندر دیکھ کہ وہ باہر نہیں ہے ۔

اوم تت ست

ادم

ہنری پرماتمنے نمہ

چودھواں ادھیائے

پرکرتی کے تین گن

بھگوت گیتا کے چودھویں ادھیائے کو تین گن وِبھاگ یوگ (गुणत्रयविभाग) کہا گیا ہے۔ اس میں ستو۔ رج اور تم یعنے مادہ کی تین خاصیتوں کا ذکر ہے اور جو آدمی ان تینوں گنوں سے پار ہو جاتا ہے۔ اُس کی خوبیوں کو بیان کیا ہے۔

بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! پرکرتی (مادّہ) سے پیدا شُدہ تین گن یعنے ستوگن۔ رجوگن۔ تموگن اوناشی (غیرفانی) جیوآتما کو جسم میں باندھتے ہیں۔ ان میں سے ستوگن، جیوآتما کو گیان اور معرفت کی جانب مائل کرتا ہے۔ رجوگن، دُنیاوی سکھ اور آرام کا دِلدادہ بناتا ہے۔ اور تموگن نیند۔ بیکاری اور سستی پیدا کرتا ہے۔

آگے فرماتے ہیں۔

(شلوک اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

सर्वद्वारेषु देहेऽस्मिन्प्रकाश उपजायते।
ज्ञानं यदा तदा विद्याद्विवृद्धं सत्त्वमित्युत॥

سرو - دواریشُو - دیہے - اسمن - پرکاسش - اُپ - جاینے
گیانم - یدا - تدا - ودیات - وِروِدھم - ستوم - اِتی - اُت ۱۴/۱۱

ترجمہ - اے ارجن! جب آدمی میں گیان اور معرفت کی رغبت بڑھی ہوئی ہو - تب سمجھنا چاہیئے کہ ستوگنُ ترقی پر ہے -

लोभः प्रवृत्तिरारम्भः कर्मणामशमः स्पृहा।
रजस्येतानि जायन्ते विवृद्धे भरतर्षभ॥

لوبھا - پرورِتی - آرمبھا - کرمنڑا - اَشما - سپربہا -
رجس - ایتانی - جاینتے - وِردھے - بھرت ارشب ۱۴/۱۲

ترجمہ - جب لوبھ اور اشانتی اندر من کی چنچلتا اور وِشے بہوگ کی لالسا ہو یعنے دُنیاوی لذات کی دل میں بہت خواہش ہو - تب جانو کہ رجوگن ترقی پر ہے -

अप्रकाशोऽप्रवृत्तिश्च प्रमादो मोह एव च।
तमस्येतानि जायन्ते विवृद्धे कुरुनन्दन॥

اپرکاشو - اپرورتی - پرمادو - موہ - ایو - چا
تمس - ایتانی - جاینتے - وِردھے - کرُو نندن ۱۴/۱۳

ترجمہ - جب سُستی - آلس - نیند - جہالت زوروں پر ہوں - تو سمجھنا چاہیئے - کہ تموگن ترقی پر ہے -

۱- سب اندریوں میں ۲- پیدا ہوتا ہے ۳- بڑھا ہوا ۴- اشانتی ۵- خواہشات ۶- پیدا ہوتی ہیں ۷- اندھکار ۸- سُستی ۹- آلس ٭

آگے ارشاد کرتے ہیں ۔

ऊध्र्वं गच्छन्ति सत्वस्था मध्यं तिष्ठन्ति राजसाः
जघन्यगुणवृत्तिस्था अधो - गच्छन्ति तामसाः ॥

اُوردُوھم ۔ گچھنتی ۔ ستوستھا ۔ مدھیے ۔ تشٹھنتی ۔ راجسا
جگھن ۔ گُن ۔ ورِتستھا ۔ ادھو ۔ گچھنتی ۔ تامسا   ۱۴/۱۸

ترجمہ ۔ اے ارجن ! ستوگنی آدمی اُونچے لوکوں (طبقات) میں جاتے ہیں ۔ راجسی آدمی درمیان میں رہتے ہیں ۔ تامسی گُن والے نیچ گتی یعنے درجہ کو پاتے ہیں ۔

فیضی صاحب نے اس شلوک کا ترجمہ یوں کیا ہے ۔

بُود میلِ اوّل بطرفِ علا   میانہ بود محوِ حرص و ہوا
تموگن بہ تحت الثریٰ ے برد   ببیں از کجا تا کجا ے برد

مطلب ۔ ستوگنی روحانی ترقی کی خواہش رکھتا ہے ۔ رجوگنی دُنیاوی حرص و ہوا میں محو رہتا ہے اور تموگنی تحت الثریٰ یعنے پاتال کو جاتا ہے ۔

مہرشی کپل دیو جی سانکھیہ شاستر میں فرماتے ہیں ۔

" ऊध्र्वं सत्त्वविशालाः "

اُوردھوم ۔ ستو ۔ وِشالا

ترجمہ ۔ ستوگنی انسان بالائی طبقوں (سوَرگ) میں جاتے ہیں ۔

" तमो विशाला मूलतः "

۱ ۔ اوپر ۲ ۔ بجاتے ہیں ۔

تمو ۔ وِشالا ۔ مُولستا

ترجمہ ۔ تموگنی جیو پنچ گتی کو پاتے ہیں ۔ یعنی ۔ پرندوں اور حیوانوں اور کیڑوں مکوڑوں کی یونیوں میں جنم لیتے ہیں ۔

"मध्ये रजो विशाला:"

مدھیے ۔ رجو ۔ وِشالا

ترجمہ ۔ رجوگُن والے مدھیہ لوک میں جاتے ہیں ۔ یعنی انسانی جنم پاتے ہیں ۔

آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں ۔

गुणानेतानतीत्य त्रीन्देही देहसमुद्भवान् ।
जन्ममृत्युजरादुःखैर्विमुक्तोऽमृतमश्नुते ॥

گُنان ۔ ایتانی ۔ ایتت ۔ ترِین ۔ دیہی ۔ دِہ ۔ سم ۔ اُدبھوان
جنم ۔ مرتیو ۔ جرا ۔ دُکھے ۔ وِمکتو ۔ امرتم ۔ اشنوتے ۱۴/۲۰

ترجمہ ۔ اے ارجن ! جو آدمی ان تین گنوں کو عبور کر جاتا ہے ۔ وہ جنم اور مَوت بڑھاپا اور دُکھ سے چھُوٹ جاتا ہے اور امر ہو جاتا ہے یعنے حیاتِ جاوداں پاتا ہے ۔

اس پر ارجن جی سوال کرتے ہیں ۔ اے مہاراج ! گُن آتیت کے لکشن کیا ہیں ؟ یعنی جس آدمی نے گنوں کو عبُور کر لیا ہے ۔ اُس کے کیا اوصاف ہیں ۔

بھگوان کرشن جواب دیتے ہیں ۔

समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाश्मकाञ्चनः ।
तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिन्दात्मसंस्तुतिः ॥

سم۔ دُکھ۔ سُکھا۔ سُوَستھا۔ سم لوشٹ۔ آشم۔ کانچنا
تُلیہ۔ پریا۔ اپریو۔ دھیرا۔ تُلیہ۔ نِندیا۔ آتم۔ سنستتی ۱۴/۲۴

ترجمہ۔ اے ارجن! جو گیانی (عارف) سُکھ اور دُکھ کو برابر سمجھتا ہے۔ اپنی ذات میں ہی مست رہتا ہے۔ جسے مٹی کا ڈھیلا پتھر اور سونا مساوی نظر آتے ہیں۔ جو اچھی اور بُری چیز کے ملنے پر یکساں حالت میں رہتا ہے جو اپنی تعریف اور شکایت کو برابر سمجھتا ہے آگے کہتے ہیں۔

मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः ।
सर्वारम्भपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते ॥

مان۔ اپمان۔ یو۔ تُلیہ۔ تُلیو۔ مِتر۔ اری۔ پکشیو
سرو۔ آرمبھ۔ پرتیاگی۔ گُن۔ آتیتا۔ سا۔ اُچیتے ۱۴/۲۵

ترجمہ۔ جسے مان اور اپمان (عزت اور بے عزتی) ایک سمان ہے۔ جو دوست اور دشمن کو ایک نظر سے دیکھتا ہے۔ جس نے اعمال کے پھل کی خواہش کو بالکل چھوڑ دیا ہے اور نیکی جس کی فطرت بن گئی ہے۔ ایسا آدمی گُن آتیت کہلاتا ہے۔ یعنے اس نے تینوں گُنوں کو عبور کر لیا ہے۔

ایران کے مشہور شاعر عمرؔ خیامؔ کی رباعی ہے ؎

درچشم محققاں چہ زیبا دچہ زشت — منزلگہ عاشقاں چہ دوزخ چہ بہشت
پوشیدن بیدلاں چہ اطلس چہ پلاس — زیر سر عاشقاں چہ بالیں وچہ خشت

اُردو زبان کے ایک شاعر نے اس رباعی کا اُردو نظم میں یوں ترجمہ کیا ہے

محقق کی نظر میں کیا بُرا کیا اچھا
عاشق کے لئے بہشت کیا دوزخ کیا
بیدل کے لئے ٹاٹ اور اطلس سب ایک
عاشق کے سرہانے اینٹ ہو یا تکیہ

گُن آتیت آدمی کی تعریف کرتے ہوئے گورو تیغ بہادر جی بھی فرماتے ہیں

ے جو نر دُکھ میں دُکھ نہیں مانے۔ سُکھ سینہُ اور بھے نہیں جاں کے۔ کنچن ماٹی مانے

مطلب ۔ جو آدمی دُکھ میں دُکھی نہیں ہوتا اور سُکھ۔ موہ اور خوف سے آزاد ہوگیا ہے اور سونے کو مٹی کے برابر سمجھتا ہے۔

ے نہ نندیا نہ اُستت جاں کے۔ لوبھ موہ ابھیمانا ناں۔ ہرکھ سوگ تے رہے نیارا۔ نا ہنہ مان اپماناں

مطلب ۔ جسے اپنی شکایت اور تعریف مساوی معلوم ہوتی ہیں۔ جس نے لوبھ (حرص)، موہ (اُلفتِ دُنیا) اور غرور کو ہٹا دیا ہے۔ جو خوشی اور غمی کے احساس سے مُبرا ہے۔ جس کو عزت اور بے عزتی یکساں ہیں۔

ے آسا منسا سگل تیاگے جگ تے رہے نراسا۔ کام کرودھ جنہہ پرسے ناہیں تے گھٹ برہم نواسا

مطلب ۔ جس نے سب خواہشات اور کامنائیں چھوڑ دی ہیں اور جہان میں رہتا ہوا جہان سے آزاد ہے۔ جسے شہوت اور غصہ چھو بھی نہیں سکتے۔ ایسے آدمی کے دل میں ہی بھگوان بستے ہیں۔

اور ایسا آدمی ہی گُن آتیت کہلاتا ہے۔ اُس نے پرکرتی کو پار کر لیا ہے وہ اب حقیقت سے آشنا ہے۔

اوم تت ست

۱- موہ ۲- خوشی [illegible]

اوم

شری پرماتمنے نمہ

پندرھواں ادھیائے

پرشوتم یوگ

بھگوت گیتا کے پندرھویں ادھیائے کو پرشوتم یوگ کہا گیا ہے۔

اس ادھیائے کا پہلا شلوک ہے۔

ऊर्ध्वमूलमधः शाखमश्वत्थं प्राहुरव्ययम् ।
छन्दांसि यस्य पर्णानि यस्तं वेद स वेदवित् ॥

اوردھو[1]۔ مُولم[2]۔ ادھا۔ شاخم[3]۔ اشوتھم[4]۔ پراہو۔ اویہ۔ یم[5]

15/1 چھنداںسی[6]۔ یسیہ۔ پرنانی۔ یستم۔ وید۔ سا۔ وید۔ وِت[8]

ترجمہ۔ یہ جہان ایک درخت کی مانند ہے۔ جس کی جڑ اوپر ہے۔ اور شاخیں نیچے ہیں۔ وید اس کے پتے ہیں۔ یہ درخت لافانی ہے۔ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہے گا۔ جو شخص اس درخت کی اور اس کی جڑ کی ماہیت سمجھ جاتا ہے وہ وید کے اسرار کو پا لیتا ہے۔

آگے چل کر بھگوان کرشن ارجن سے کہتے ہیں۔

۱۔ اوپر ۲۔ جڑ ۳۔ نیچے ۴۔ پیپل ۵۔ اویناشی۔ لافانی ۶۔ وید ۷۔ پتے ۸۔ وید کے جاننے والا

न तद्भासयते सूर्यो न शशाङ्को न पावकः ।
यद्गत्वा न निवर्तन्ते तद्धाम परमं मम ॥

نہ ۔ تت ۔ بھا سیتے ۔ سُوریو ۔ نہ ۔ ششانکو ۔ نہ ۔ پاوکا

۱۵/۶
بیت ۔ گتوا ۔ نہ ۔ نِورتنتے ۔ تد ۔ دھام ۔ پرمم ۔ مم

ترجمہ ۔ اسے ارجن! جس کو نہ سورج روشن کرسکتا ہے ۔ اور نہ چاند اور نہ آگ ۔ جو اپنے پرکاسش سے ہی پرکاسش والا ہے یعنی جس کی ذات عین نور ہے ۔ وہ میں ہوں ۔ اس کو حاصل کرکے انسان پھر لوٹ کر اس دنیا میں نہیں آتے ۔

مُنڈک اُپ نشد میں آیا ہے ۔

न तत्र सूर्यो भाति न चन्द्रतारकं
नेमा विद्युतो भान्ति कुतोऽयमग्निः ।
तमेव भान्तमनुभाति सर्वं
तस्य भासा सर्वमिदं विभाति ॥

نہ ۔ تتر ۔ سُوریو ۔ بھاتی ۔ نہ ۔ چندر ۔ تارکم
ینما ۔ وِدیتو ۔ بھانتی ۔ کُتو ۔ ایم ۔ اگنی
تم ۔ ایو ۔ بھانتم ۔ انو بھاتی ۔ سروم
تسیہ ۔ بھا سا ۔ سروم ۔ اِدم ۔ وِبھاتی

ترجمہ ۔ جو سورج ۔ چاند ۔ ستاروں ۔ بجلی اور آگ کی روشنی سے بے نیاز ہے ۔ بلکہ جس کی روشنی سے یہ سب روشن ہیں ۔ وہ برہم ہے ۔

پھر بھگوان فرماتے ہیں۔

निर्मानमोहा जितसंगदोषा
अध्यात्मनित्या विनिवृत्तकामाः ।
द्वन्द्वैर्विमुक्ताः सुखदुःखसंज्ञै-
र्गच्छन्त्यमूढाः पदमव्ययं तत् ॥

نرمان موہا ۔ جت ۔ سنگ دوشا ۔ ادھیاتم ۔ نتیا ۔ ونی ورت ۔ کا ما
دوند ۔ وِمُکتا ۔ سُکھ ۔ دُکھ اسنگیٔ ۔ گچھنتی ۔ اموڑھا ۔ پدم ۔ اویم ۔ تت $\frac{15}{5}$

ترجمہ ۔ اے ارجن! جن آدمیوں کا غرور اور موہ مٹ گیا ہے ۔ جو ہمیشہ ایشور کا ہی دھیان رکھتے ہیں ۔ جو خواہشات اور سُکھ دُکھ کے احساسات سے چھوٹ گئے ہیں ۔ ایسے گیانی (عارف) لوگ مجھے پاتے ہیں ۔

آگے فرماتے ہیں ۔

ममैवांशो जीवलोके जीवभूतः सनातनः ।
मनः षष्ठानीन्द्रियाणि प्रकृतिस्थानि कर्षति ॥

مم[1] ۔ ایو ۔ آنشو[2] ۔ جیو ۔ لوکے[3] ۔ جیو ۔ بھوتا ۔ سناتنا
منا ۔ ششٹانی ۔ اندریانی ۔ پرکرتی ۔ ستھانی ۔ کرشتی $\frac{15}{7}$

ترجمہ ۔ اے ارجن! اس جسم میں رہنے والا یہ آتما میرا ہی انش (جزو) ہے جو اس دُنیا میں جیو ہوکر پرکرتی (مادہ) میں موجود پانچ اندریوں (حواس) اور من (نفس)، کو اپنے گرد کھینچتا ہے ۔ اور ان سے گھرا رہتا ہے ۔

آگے ارشاد کرتے ہیں ۔

۱۔ میرا ۲۔ جزو ۳۔ جیولوک میں ۴۔ پکڑی ہوئی ۵۔ کھینچتا ہے

शरीरम् यदवाप्नोति यच्चाप्युत्क्रामतीश्वरः।
गृहीत्वैतानि संयाति वायु र्गन्धानिवाशयात् ॥

شریم - یت - اداپنوتی - یت - چا - اپی - اتکرامتی - ایشورا
گرہیتوا - ایتانی - سنیاتی - وایو - گندھان - او - آشیات ۱۵/۸

ترجمہ - جیو آتما جب جسم کو چھوڑتا ہے - یا نیا جسم اختیار کرتا ہے - تو من اور پانچ اندریوں کو اس طرح اپنے ساتھ لے جاتا ہے - جیسے پھول میں سے گذرتی ہوئی ہوا خوشبو کو اپنے ساتھ لے جاتی ہے -

اگلا شلوک ہے -

उत्क्रामन्तं स्थितं वापि भुञ्जानं वा गुणान्वितम्।
विमूढा नानुपश्यन्ति पश्यन्ति ज्ञानचक्षुषः ॥

اتکرامنتم - ستھتم - وا - اپی - بھنجانم - وا - گنا - نوتم
ومورڈھا - نہ - انوپشینتی - پشینتی - گیان - چکشوشا ۱۵/۱۰

ترجمہ - اے ارجن! جیو آتما (روح) کو جسم چھوڑ کر جاتے ہوئے یا دوسرا جسم لیتے ہوئے اور جسم میں گنوں کا سہارا لے کر بھوگ بھوگتے ہوئے گیانی لوگ گیان کی آنکھ سے دیکھ لیتے ہیں - مگر اگیانی لوگ آتما کو نہیں دیکھ سکتے -

آگے چل کر فرماتے ہیں -

यदादित्यगतं तेजो जगद्भासयतेऽखिलम्।
यच्चन्द्रमसि यच्चाग्नौ तत्तेजो विद्धि मामकम् ॥

۱ - [illegible]

۷ - بھوگتے ہوئے ۸ - گنوں سے مل کر ۹ - دیکھتے ۱۰ - گیان کی آنکھ والے

بیت ۔ آدتیہ ۔ گتم ۔ تیجو ۔ جگت ۔ بھاسیتے ۔ چا ۔ ارکھلم
بیت ۔ چندرمسی ۔ بیت ۔ اگنو ۔ تت ۔ تیجو ۔ ودھی ۔ مامم ۔ کم ‏15/12

ترجمہ ۔ اے ارجن ! سورج کا تیج (جلال) جو سارے جگت (جہان) کو روشن کرتا ہے ۔ وہ میرا ہے جو تیج چاند اور آگ میں موجود ہے ۔ وہ بھی میرا ہی جان
پھر فرماتے ہیں ۔

सर्वस्य चाहं हृदि संनिविष्टो
मत्तः स्मृतिर्ज्ञानमपोहनं च ।
वेदैश्च सर्वैरहमेव वेद्यो
वेदान्तकृद्वेदविदेव चाहम् ॥

سروسیہ ۔ چا ۔ اہم ۔ ہردے ۔ سنوشٹو
متا ۔ سمرتی ۔ گیانم ۔ اپوہنم ۔ چا
ویدے ۔ چا ۔ سروے ۔ اہم ایو ۔ ویدیو
ویدانت ۔ کرت ۔ وید ودیو ۔ چا ۔ اہم ‏15/15

ترجمہ ۔ اے ارجن ! میں پرشوتم سب کے دل میں موجود ہوں ۔ مجھ سے ہی گیان ہوتا ہے ۔ ویدوں اور ویدانت کو پرگٹ (ظاہر) کرنے والا بھی میں ہوں اور اُن کے ذریعہ جاننے کے قابل بھی میں ہوں ۔
اگلے شلوکوں میں فرماتے ہیں ۔

اے ارجن ! میں پرکرتی (مادہ) اور جیو (روح) سے بھی پرے ہوں ۔ جو ویدوں اور لوکوں (دنیاؤں) میں پرشوتم نام سے مشہور ہوں ۔ اس لئے

۱۔ سورج ۲۔ ... [illegible]
۹۔ فراموشی ۱۰۔ ویدانت کے رچنے والا ۱۱۔ وید سے جانا جانے والا

اے ارجن!

यो मामेवमसंमूढो जानाति पुरुषोत्तमम् ।
स सर्वविद्भजति मां सर्वभावेन भारत ॥

یو - مام - ایوم - اسمور ڈھو - جا نا تی - پرشوتم

15/19

سا - سرو - ؤت - بھجتی مام - سرو - بھاوین - بھارت

ترجمہ - جو گیانی مجھ پرشوتم (سب سے افضل) کو اس طرح سے جانتا ہے - وہ سب کچھ جانتا ہے اور وہ پورے بھاو (جذبہ) سے دل لگا کر میرا بھجن کرتا ہے

اوم تتسا سنت

اوم
شری پرماتمنے نمہ

سولہواں ادھیائے

ملکوتی اور شیطانی سیرتیں

بہگوت گیتا کے سولہویں ادھیائے کو دیوُ اور آسُر سمپت وِبھاگ یوگ " दैवासुरसंपद्विभाग योग " کہتے ہیں۔ کیونکہ اس میں دیُوی اور آسُری (ملکوتی اور شیطانی) سیرتوں کا ذکر ہے۔

بھگوان فرماتے ہیں۔

अभयं सत्त्वसंशुद्धि ज्ञानयोगव्यवस्थितिः ।
दानं दमश्च यज्ञश्च स्वाध्यायस्तप आर्जवम् ॥

اَبھے یم۔ سَتو سنشُدھی[1]۔ گیان یوگ ویوستھتا[2]
دانم۔ دمشچ[3]۔ یگیہ۔ چا۔ سوادھیائے۔ تپ۔ آرجوم[4] $\frac{16}{1}$

ترجمہ۔ اُے ارجن! نِڈرتا۔ باطن کی صفائیُ۔ طبیعت میں گیان اور یوگ کا قیام۔ دان کرنا۔ اِندریوں (حواس) کو قابو میں لانا۔ یگیہ کرنا۔ دھرم پُستکوں کا پڑھنا

۱۔ بُدھی۔ باطن [illegible] اِندریوں کو وش میں کرنا [illegible] سیدھا پن

تپ (ریاضت)۔ سرتنا (راستبازی)

अहिंसा सत्यमक्रोधस्त्यागः शान्तिरपैशुनम्।
दया भूतेष्वलोलुप्त्वं मार्दवं ह्रीरचापलम्॥

اہنسا۔ ستیم۔ اکرودھا۔ تیاگا۔ شانتی۔ اپَیشنم
دیا بھوتیشو۔ الوپتوم۔ ماردوم۔ ہریر۔ اچاپلم ۱۶/۲

ترجمہ۔ اہنسا (بے آزاری) یت (صداقت) غصہ نہ کرنا۔ تیاگ شانتی (سکونِ قلب)، چغلی نہ کھانا۔ فراخ دلی۔ رحم۔ لالچ کا نہ ہونا۔ ہنرتا (انکساری) مریادا۔ حوصلہ

तेजः क्षमा धृतिः शौचमद्रोहो नातिमानिता।
भवन्ति संपदं दैवीमभिजातस्य भारत॥

تیجا۔ کھما۔ دھرتی۔ شوچم۔ ادروہا۔ نہ۔ اتی مانتا
بھونتی۔ سمپدم۔ دَیویم۔ ابھجاتسیہ۔ بھارت ۱۶/۳

ترجمہ۔ تیج (جلال)، کھشما (عفو)۔ پوترتا (پاکیزگی)، دُشمنی نہ کرنا۔ غرور کا نہ ہونا۔ یہ سب دَیوی یعنے دیوتا سیرت انسانوں کی خصلتیں ہیں۔
آگے فرماتے ہیں۔

दम्भो दर्पोऽभिमानश्च क्रोधः पारुष्यमेव च।
अज्ञानं चाभिजातस्य पार्थ संपदमासुरीम्॥

دمبھو۔ درپو۔ ابھیمان۔ چا۔ کرودھا۔ پاروشیم۔ ایو۔ چا
اگیانم۔ چا۔ ابھجاتسیہ۔ پارتھ۔ سمپدم۔ آسُریم ۱۶/۴

۱۔ غصہ نہ کرنا ۲۔ چغلی نہ کھانا ۳۔ آدمیوں پر دیا ۴۔ لالچ کا نہ ہونا ۵۔ نرم طبیعت ۶۔ پاپ کرنے میں شرم ۷۔ چنچلتا کا نہ ہونا ۸۔ حوصلہ ۹۔ بغض نہ رکھنا ۱۰۔ جانثار ۱۱۔ پیدا ہونا ۱۲۔ ۱۳۔ مکاری ۱۴۔ غرور ۱۵۔ ۱۶۔ شیطانی

ترجمہ۔ اے ارجن! مکاری۔ گھمنڈ۔ غرور۔ غصہ۔ سخت کلامی۔ اگیان (جہالت) یہ سب خصلتیں آسُر یعنی شیطان سیرت انسانوں کی ہوتی ہیں۔

آگے فرماتے ہیں۔

दैवी संपद्विमोक्षाय निबन्धायासुरी मता ।
मा शुचः संपदं दैवीमभिजातोऽसि पाण्डव ॥

دَیوی۔ سمپت۔ وِموکھیا سے۔ بندھائے۔ آسُری۔ متا
ما۔ شُچہ۔ سمپدم۔ دَیویم۔ ابھجاتو۔ اسی۔ پانڈو $\frac{16}{5}$

ترجمہ۔ دَیوی سمپت (दैवी संपत) (دیوتاؤں والی سیرت) نجات دینے والی ہے اور آسُری سمپت (شیطانی سیرت) بندھن میں ڈالنے والی ہے۔ اے ارجن! تُو فکر مت کر۔ کیونکہ تو دَیوی سمپت لے کر پیدا ہوا ہے۔

اگلے شلوکوں میں بھگوان نے آسُری سمپت والے لوگوں کا وضاحت سے بیان کیا ہے۔ فرماتے ہیں۔

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च जना न विदुरासुराः ।
न शौचं नापि चाचारो न सत्यं तेषु विद्यते ॥

پرَورتی۔ چا۔ نِورتی۔ چا۔ جنا۔ نہ۔ وِدُر۔ آسُرا
نہ۔ شوچم۔ نہ۔ اپی۔ چا۔ آچارہ۔ نہ۔ ستیم۔ تیشو۔ وِدیتے $\frac{16}{7}$

ترجمہ۔ اے ارجن! آسُر (بُرے) لوگ نہیں جانتے۔ کہ انہیں کیا کرنا چاہیئے اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ نہ اُن میں پَوِترتا (پاکیزگی) ہوتی ہے۔ نہ آچار یعنی نیک عمل

۱۔ سمپت ۔۔۔ [illegible] ۔۔۔ کیا کرنا چاہیئے
۲۔ کیا نہیں کرنا چاہیئے ۳۔ جانتے ہیں ۴۔ آچار۔ اخلاق ۵۔ اُن میں ۶۔ ہوتا ہے

असत्यमप्रतिष्ठं ते जगदाहुरनीश्वरम् ।
अपरस्परसंभूतं किमन्यत्कामहैतुकम् ॥

استیم ۔ اپرتِشٹھم ۔ تے ۔ جگت ۔ آہو ۔ اَن ۔ ایشورم
اپرس[2]پر ۔ سمبھوتم[3] ۔ کم[4] ۔ اینت[5] ۔ کام ۔ ہیتو[6] ۔ کم ۱۶/۸

ترجمہ ۔ آسُری لوگ کہتے ہیں کہ اس جہان کا کوئی ایشور نہیں ہے ۔ اُن کے خیال کے مطابق وِشے بھوگ (نفسانی لذّات)، ہی سب کچھ ہے ۔ ان سے بڑھ کر اور کوئی چیز نہیں۔

پھر فرماتے ہیں ۔

अहंकारं बलं दर्पं कामं क्रोधं च संश्रिताः ।
मामात्मपरदेहेषु प्रद्विषन्तोऽभ्यसूयकाः ॥

اہنکارم ۔ بلم ۔ درپم ۔ کامم ۔ کرودھم ۔ چا ۔ سمشرتا
مام ۔ آتم[9] ۔ پر ۔ دیہیشو[10] ۔ پردوی شنتو[11] ۔ ابھیہ[12] ۔ سُویکا ۱۶/۱۸

ترجمہ ۔ اے ارجن! یہ آسُر لوگ اہنکار (انانیت) ۔ بل ۔ گھمنڈ ۔ شہوت اور غصہ کا آسرا لینے والے ہیں ۔ بدکلام ہیں اور مجھ سے جو اُن میں اور دوسروں میں بھی رہنے والا ہوں ۔ نفرت کرنے والے ہیں ۔

اس لئے اے ارجن!

तानहं द्विषतः क्रूरान्संसारेषु नराधमान् ।
क्षिपाम्यजस्रमशुभानासुरीष्वेव योनिषु ॥

تانی[13] ۔ اہم ۔ دُوِشتنا[14] ۔ کروران[15] ۔ سنسارِشو[16] ۔ نرادھمان[17]
کھِپامی[18] ۔ اجسرم ۔ اشبھان[19] ۔ آسری بشیو ۔ یونی ۔ شو ۱۶/۱۹

۱۔ ... ۸۔ آسُترا ... پیدا ہونے والے ۹۔ اُن میں ۱۰۔ دوسروں میں ۱۱۔ بدنام کرتے ہیں ۱۲۔ نِندا کرنیوالے ۱۳۔ اُن کو ۱۴۔ دوش لگانیوالا ...

ترجمہ۔ ان ہینج اور بُرے کرموں والے اور بُری خواہشات والے لوگوں کو میں باربار آسُری یُونی (رذیل جنم) میں ڈالتا ہوں۔ اور

आसुरीं योनिमापन्ना मूढ़ा जन्मनि जन्मनि।
मामप्राप्यैव कौन्तेय ततो यान्त्यधमां गतिम्॥

آسُریم۔ یونم۔ آپنّا۔ مورڈھا۔ جنمنی۔ جنمنی
مام۔ اپراپیہ[۲]۔ ایو۔ کونتئے۔ تتو۔ یانتی[۳]۔ ادھماں[۴]۔ گتم　$\frac{16}{20}$

ترجمہ۔ اے ارجن! جنم جنم میں آسُری یُونی کو پاکر یہ مُورڈھ (جاہل) لوگ مجھ سے پرے ہٹتے چلے جاتے ہیں۔ اور مجھے نہ پاکر نیچ سے نیچ ترگتی کو پاتے ہیں۔

اگلے شلوک میں کہتے ہیں۔

त्रिविधं नरकस्येदं द्वारं नाशनमात्मनः।
कामः क्रोधस्तथा लोभस्तस्मादेतत्त्रयं त्यजेत्॥

ترِوِدھم۔ نرکسیہ[۶]۔ اِدم۔ دوارم۔ ناشنم[۸]۔ آتمنا
کاما۔ کرودھا۔ تتھا۔ لوبھاستسمات[۹]۔ ایتت[۱۰]۔ ترَیم[۱۱]۔ تیجیت[۱۲]　$\frac{16}{21}$

ترجمہ۔ اے ارجن! نرک (دوزخ) کے تین دروازے ہیں۔ کام (شہوت) کرودھ (غصہ)۔ لوبھ (لالچ) یہ تینوں آتما کو گراوٹ میں ڈالنے والے ہیں۔ اِس لئے آدمی کو چاہیئے کہ ان تینوں کو چھوڑ دے۔

فیضی صاحب نے اس شلوک کا ترجمہ یوں کیا ہے ؎

سہ دروازۂ دوزخ اندلے جواں　　طمع ہست و خشم است و شہوت بداں

۱- پاکر ۲- [illegible] ۳- جاتے ہیں ۴- نیچ گتی [illegible] ۶- نرک کے [illegible] ۸- [illegible] کرنیوالے ۹- اسلئے ۱۰- ان کو ۱۱- تینوں ۱۲- چھوڑ دے

یعنے اے انسان! شہوت۔ غصہ اور لالچ یہ دوزخ کے تین دروازے ہیں۔ ان تینوں کو چھوڑ دے۔

اوم تت سَت

اوم

شری پرماتمنے نمہ

سترھواں ادھیائے

تین قسم کی شردّھا

سترھویں ادھیائے میں ارجن جی کے پوچھنے پر شری بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! تین گنوں کے مطابق ہی تین قسم کی شردھا (عقیدت) ہوتی ہے۔ ساتوکی۔ راجسی۔ تامسی

بھگوان کہتے ہیں۔

सत्वानुरूपा सर्वस्यश्रद्धा भवति भारत।
श्रद्धामयोऽयं पुरुषो यो यच्छ्रद्धः स एव सः॥

ستو۔[1] انوروپا۔[2] سروسیہ۔[3] شردھا۔ بھوتی۔[4] بھارت

شردھامیو۔[5] ایم۔ پرشو۔[6] یو۔ یت۔[7] شردھا۔ سا۔[8] ایو۔ سا ۱۷/۳

ترجمہ۔ اے ارجن! سب آدمیوں کی شردھا (عقیدت) اپنے اپنے سوبھاؤ یعنی باطنی کیفیت کے مطابق ہوتی ہے۔ ہر شخص کو کسی نہ کسی چیز سے ضرور شردھا

۱۔ باطن ۲۔ کے مطابق ۳۔ سب کی ۴۔ ہوتی ہے ۵۔ شردھاوان ۶۔ جو ۷۔ جس کی شردھا ۸۔ ویسا

ہوتی ہے۔ اس لئے جیسی کسی کی شردھا ہوتی ہے۔ ویسے ہی اُس کا باطن ہوتا ہے
اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

यजन्ते सात्त्विका देवान्यक्षरक्षांसि राजसाः।
प्रेतान्भूतगणांश्चान्ये यजन्ते तामसा जनाः॥

یجنتے۔ ساتوِکا۔ دیوان۔ یکش۔ رکھشانسی۔ راجسا
پرتیان۔ بھوت۔ گنا۔ چہ۔ انینے۔ یجنتے۔ تامسا۔ جنا ۱۷/۴

ترجمہ۔ ساتوکی شردھا والے لوگ دیوتاؤں کا بھجن کرتے ہیں۔ راجسی شردھا والے لوگ راکھشوں کا بھجن کرتے ہیں۔ اور تامسی شردھا والے لوگ بھوت پریتوں کو پوجتے ہیں۔

آگے چل کر فرماتے ہیں۔ اے ارجن! پرکرتی کے مطابق کھان پان (خورد و نوشش) بھی تین طرح سے پیارا ہوتا ہے۔ اور ایسے ہی یگیہ۔ تپ (ریاضت) اور دان بھی تین قسم کا ہوتا ہے۔ تین طرح کی خوراک کا علیحدہ علیحدہ ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

आयुः सत्त्वबलारोग्यसुखप्रीतिविवर्धनाः।
रस्याः स्निग्धाः स्थिरा हृद्या आहाराः सात्त्विकप्रियाः॥

آیو۔ شتو۔ بل۔ آروگیہ۔ سُکھ۔ پریتی۔ ودردھنا
رشیا۔ سنگدھا۔ ستھرا۔ ہردیا۔ آہارا۔ ساتوک۔ پریہ ۱۷/۸

ترجمہ۔ اے ارجن! جو کھانا عمر کو بڑھانے والا ہو۔ دِل اور جسم کو طاقت بخشے۔ تندرستی اور سُکھ دے۔ رسیلا۔ چکنا اور مقوی ہو۔ مثلاً اناج پھل

۱۔ [illegible]
۸۔ رسیلا ۹۔ [illegible] ۱۰۔ ہردے کو طاقت دینے والا

ترکاریاں ۔ دودھ ۔ دہی ۔ مکھن ۔ گھی وغیرہ وغیرہ ایسے کھانے ساتوک لوگوں کو مرغوب اور پسند ہیں ۔

कट्वम्ललवणात्युष्णतीक्ष्णरूक्षविदाहिनः ।
आहारा राजसस्येष्टा दुःखशोकामयप्रदाः ॥

کٹو ۔ امل ۔ لونتر ۔ آتی ۔ اُشن تیکھشن ۔ روکھش ۔ وِداہنا
آہارا ۔ راجس ۔ اسیہ ۔ ایشٹا ۔ دُکھ ۔ شوک ۔ آمے ۔ پردا ۱۷/۹

ترجمہ ۔ کھٹے ۔ کھارے ۔ بہت گرم ۔ چٹپٹے ۔ رُوکھے اور جلن پیدا کرنے والے کھانے راجس لوگوں کو پیارے لگتے ہیں ۔ مثلاً لال مرچ ۔ املی ۔ کھٹائیاں اچار ۔ چٹنی وغیرہ وغیرہ ۔ ایسے کھانے دُکھ رنج اور بیماریوں کو پیدا کرتے ہیں ۔

यातयामं गतरसं पूति पर्युषितं च यत् ।
उच्छिष्टमपि चामेध्यं भोजनं तामसप्रियम् ॥

یات ۔ یامم ۔ گت رسم ۔ پُوتی ۔ پریُشتم ۔ چہ ۔ یت
اُچھشٹم ۔ اپی ۔ چا ۔ امیدھیم ۔ بھوجنم ۔ تامس پریہ یم ۱۷/۱۰

ترجمہ ۔ باسی ۔ بدبو دار ۔ جھوٹا ۔ خراب اور ناپاک کھانا تامس لوگوں کو اچھا لگتا ہے ۔ مثلاً گوشت ۔ مچھلی ۔ انڈا ۔ شراب و دیگر منشی اشیا ۔

صاحبان ! معلوم رہے کہ انسان جیسی غذا کھاتا ہے ۔ ویسا ہی اس کا من بنتا ہے ۔ غذا کا تعلق نہ صرف جسم سے ہے بلکہ من اور بدھی سے بھی ہے چھاندوگیہ اُپنشد میں آیا ہے ۔

ا ۔ پیارے ۔ بیماری ۔ پیدا کرنے والے

"आहारशुद्धौ सत्त्वशुद्धिः"

آہار۔ شُدھؤ۔ سَتو۔ شُدھی

یعنی شُدھ (پاک) غذا سے شُدھ من اور شُدھ بُدھی (عقل) پیدا ہوتے ہیں۔ ساتوک بھوجن کھانے سے ساتوک من اور ساتوک بُدھی پیدا ہوتے ہیں۔ راجسی بھوجن کھانے سے راجسی من اور راجسی بُدھی اور تامسی بھوجن سے تامسی من اور تامسی بُدھی پیدا ہوتے ہیں۔ اِس سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ خیالات اور غذا کا باہمی کس قدر گہرا تعلق ہے۔ گویا خیالات کی بُنیاد غذا پر ہی قائم ہے۔ لہذا ہمیں چاہیئے کہ جہاں تک ہو سکے ساتوک غذا کھانے کی کوشش کریں۔

اِس کے بعد بھگوان، شریر (جسم)۔ بانی (زبان) اور من (نفس) کے تپوں (ریاضتوں) کو بیان کرتے ہیں۔

देवद्विजगुरुप्राज्ञपूजनं शौचमार्जवम्।
ब्रह्मचर्यमहिंसा च शारीरम् तप उच्यते ॥

دیو[1]۔ دوِج[2]۔ گرو۔ پراگیہ[4]۔ پوجنم۔ شَوچم۔ آرجوِم[5]
برہم چریم۔ اہنسا۔ چا۔ شاریرم۔ تپ۔ اُچیتے[6] ۱۷/۱۴

ترجمہ۔ اے ارجن! نیک لوگوں۔ وِدوان۔ گورو اور بزرگوں کی عزت کرنا برہمچریہ (تجرّد)۔ اہنسا (بے آزاری)۔ یہ شریر کے تپ ہیں۔

अनुद्वेगकरं वाक्यं सत्यं प्रियहितं च यत्।
स्वाध्यायाभ्यासनं चैव वाङ्मयं तप उच्यते ॥

۱۔ بُدھی ۲۔ دیوتا ۳۔ دوجنما ۴۔ وِدوان ۵۔ سیدھا پن ۶۔ کہتے ہیں

انو۔ دویگ۔ کرم۔ واکیم۔ ستیم۔ پریہ۔ ہتم۔ چہ۔ یت
سوادھیائے۔ ابھیسنم۔ چہ۔ ایو۔ وانگ۔ میم۔ تپ۔ اچینے ۱۷/۱۵

ترجمہ۔ دکھ نہ دینے والا اور پریم سے بھرا ہوا بچن (بات) بولنا۔ دھرم گرنتھوں کا پڑھنا۔ اور اوم کے جپ کا ابھیاس (مشق) کرنا یہ بانی کا تپ کہلاتا ہے۔

मनः प्रसादः सौम्यत्वं मौनमात्मविनिग्रहः ।
भावसंशुद्धिरित्येतत्तपो मानसमुच्यते ॥

منا۔ پرسادا۔ سوم۔ یتوم۔ موئم۔ آتم۔ ونگرہا
بھاو۔ سنشدھی۔ اتی۔ اتیت۔ تپو۔ مانسم۔ اچیتے ۱۷/۱۶

ترجمہ۔ من کی سچی پرسنتا (تسکین)۔ من کی ستھرتا (ٹھیراؤ) مون یعنی خاموشی من کو قابو میں رکھنا اور نیت کی صفائی من کا تپ کہلاتا ہے۔

آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں۔ اے ارجن! یہ تینوں قسم کے تپ اگر پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کئے جاویں اور پوری شردھا سے کئے جاویں۔ تو یہ ساتوک تپ کہلاتے ہیں۔

اگر دکھاوے کی خاطر اور پھل کی خواہش سے کئے جاویں۔ تو راجسی تپ کہلاتے ہیں۔

اور اگر دوسروں کا نقصان کرنے کے لئے اور ضد سے تکلیف اٹھا کر کئے جاویں۔ تو یہ تامسی تپ کہلاتے ہیں۔

(نوٹ۔ ہم نے اپنی کتاب "گیتا گیان" میں تپوں کے مسئلہ پر نہایت وضاحت سے روشنی ڈالی ہے۔ ناظرین اس کے مطالعہ سے فائدہ اٹھاویں)

۱۔ دکھ نہ دینے والا ... [illegible] ... من کے

تین قسم کے دان کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

दातव्यमिति यद्दानं दीयतेऽनुपकारिणे ।
देशे काले च पात्रे च तद्दानं सात्त्विकं स्मृतम् ॥

۱۷/۲۰

داتویم ۔ اِتی ۔ یت ۔ دانم ۔ دی [2] یتے ۔ اَن اُپکار [3] نے
دیشے ۔ کالے ۔ چہ ۔ پاترے ۔ چہ ۔ تت ۔ دانم ۔ ساتوکم ۔ سمرتم [4]

ترجمہ ۔ دان دینا میرا دھرم ہے ۔ جو ایسا سمجھ کر دان دے اور ایسی جگہ دے جہاں سے کسی صلے کی اُمید نہ ہو ۔ اور دیش (جگہ)، کال (وقت)، پاتر (حق) کو دیکھ کر جو دان دیا جائے ۔ وہ ساتوک دان کہلاتا ہے ۔

यत्तु प्रत्युपकारार्थं फलमुद्दिश्य वा पुनः ।
दीयते च परिक्लिष्टं तद्दानं राजसं स्मृतम् ॥

۱۷/۲۱

یت ۔ تو ۔ پرتی [5] ۔ اُپکار ۔ ارتھم ۔ پھلم ۔ اُدیش [6] ۔ وا ۔ پُناہ
دی یاتے ۔ چہ ۔ پری ۔ کلشٹم [7] ۔ تت ۔ دانم ۔ راجسم ۔ سمرتم

ترجمہ ۔ جو دان صلے کی خاطر اور پھل کی خواہش سے دیا جائے اور تنگ دلی سے دیا جائے ۔ وہ راجسی دان ہے ۔

अदेशकाले यद्दानमपात्रेभ्यश्च दीयते ।
असत्कृतमवज्ञातं तत्तामसमुदाहृतम् ॥

۱۷/۲۲

ادیش [8] ۔ کالے ۔ یت ۔ دانم ۔ اپاترے ۔ بھیش چ ۔ دی یتے
است [9] ۔ کرتم ۔ ادگیاتم [10] ۔ تت ۔ تامسم ۔ اُداہرتم

ترجمہ ۔ جو دان دیش ۔ کال ۔ پاتر کا سوچ وچار کئے بغیر دیا جاوے اور دان

۱۔ [illegible] ۲۔ دیا جائے ۳۔ جہاں سے واپسی کی امید نہ ہو ۴۔ کیا گیا ہے ۵۔ واپسی صلہ ۶۔ نظر میں ۷۔ تکلیف سے ۸۔ نامناسب جگہ ۹۔ بے عزتی کر کے ۱۰۔ اپمان سے

لینے والے کی بے عزتی کرکے دیا جاوے۔ وہ تامسی دان کہلاتا ہے۔

اس ادھیائے کے آخری شلوک میں بھگوان فرماتے ہیں۔

अश्रद्धया हुतं दत्तं तपस्तप्तं कृतं च यत्।
असदित्युच्यते पार्थ न च तत्प्रेत्य नो इह ॥

اشردھیا۔ ہُتم۔ دتّم۔ تپس۔ تپتم۔ کرتم۔ چا۔ یت
اسَت۔ اِتی۔ اُچیتے۔ پارتھ۔ نہ۔ چہ۔ تت۔ پریتیہ۔ نو۔ اِہ ۱۷/۲۸

ترجمہ۔ اے ارجن! بغیر شردھا کے کیا ہوا یگیہ۔ دیا ہوا دان۔ تپا ہوا تپ اور کیا ہوا کرم فضول ہے۔ اُس کا نہ تو اس لوک (دُنیا) میں فائدہ ہوتا ہے اور نہ پرلوک (عاقبت) میں۔

اوم تت ست

۱۔ شردھا کے بغیر ... [illegible]

اوم

شری پرلے تمنے نمہ

اٹھارہواں ادھیائے

مُکتی کا راز

اٹھارہویں ادھیائے کو موکھش سنیاس یوگ मोक्ष संन्यास योग کہا گیا ہے۔

اس کے متعلق مہاتما گاندھی جی اپنی کتاب اناسکتی یوگ شاستر میں لکھتے ہیں۔ کہ یہ ادھیائے پچھلے سترہ ادھیاؤں کا خلاصہ ہے۔ اس ادھیائے کا بلکہ ساری گیتا کا بنیادی منتر یہ کہا جا سکتا ہے۔ "سب دھرموں کو چھوڑ کر میری شرن لے" یہ سچا سنیاس ہے۔ لیکن سب دھرموں کے چھوڑ دینے کا مطلب سب کرموں کا چھوڑنا نہیں ہے۔ بلکہ پرا پکار (خدمت خلق) کے سب کرموں کو انجام دے کر انہیں بھگوان کی نذر کر دینا اور پھل کی خواہش چھوڑ دینا۔ اسی کا نام ہی سب دھرموں کا تیاگ ہے۔ اور یہی سنیاس ہے۔

ارجن جی پوچھتے ہیں۔ اے بھگوان! میں اب سنیاس اور تیاگ کے

بھید کو الگ الگ جاننا چاہتا ہوں - اس کا جواب دیتے ہوئے سری بھگوان فرماتے ہیں -

यज्ञदानतपः कर्म न त्याज्यं कार्यमेव तत् ।
यज्ञो दानं तपश्चैव पावनानि मनीषिणाम् ॥

یگیہ - دان - تپا - کرم - نہ - تیاجیم - کاریم - ایو - تت
یگیو - دانم - تپا - ایو - پاونانی - منی - اشی نام ۱۸/۵

ترجمہ - اے ارجن! یگیہ - دان اور تپ کبھی نہ چھوڑنے چاہئیں - ان کو کرنا عین دھرم ہے - یگیہ - دان اور تپ انسان کو پاک کرنے والے ہیں -

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں -

एतान्यपि तु कर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा फलानि च ।
कर्तव्यानीति मे पार्थ निश्चितं मतमुत्तमम् ॥

ایتان - اپی - تو - کرمانی - سنگم - تیکتوا - پھلانی - چہ
کرتویانی - اتی - مے پارتھ - نشچتم - متم - اُتمم ۱۸/۶

ترجمہ - یگیہ - دان اور تپ اور دوسرے سارے نیک کرم بھی آسکتی (تعلق) اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کرنے چاہئیں - اے ارجن! ایسا میرا نشچت اور اتم مت ہے - یہی میری مسلمہ اور اعلیٰ ہدایت ہے -

پیارے بھائیو! بھگوان نے ان دو شلوکوں میں پھر اس بات کو زور دار الفاظ میں واضح کر دیا ہے کہ انسان کے لئے کرم (عمل) چھوڑنا بالکل دھرم

۱ - تیاگ کرنا ۲ - کرنا ۳ - پاک کرنے والے ۴ - من کو جیتے ہوئے ۵ - کرم ۶ - لگاوٹ ۷ - چھوڑ کر ۸ - کرنے چاہئیں

کے خلاف ہے۔ کرم پھل چھوڑ کر کرم کرنا ہی بھگوت گیتا کا اُتم اُپدیش ہے یہی بھگوان کا نشچت اُتم مت ہے اور اسی بات کو بھگوان نے اِس غرض سے بار بار دُہرایا ہے تاکہ ارجن مغالطے میں نہ رہے اور اسے اچھی طرح سمجھ کر اس کی پیروی کرے۔

فیضی صاحب اس کا ترجمہ یوں کرتے ہیں ؎

گناہ ہست بر آدمی ترک فرض — کہ بر ذمہ اش ہست مانند قرض

مطلب۔ فرض انسان پر قرض کی مانند ہے۔ اس کا ترک کرنا گناہ ہے۔

آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں۔ کہ گُنوں کے مطابق (بُدھی) عقل بھی تین قسم کی ہوتی ہے۔

प्रवृत्तिं च निवृत्तिं च कार्याकार्ये भयाभये।
बन्धं मोक्षं च या वेत्ति बुद्धिः सा पार्थ सात्त्विकी॥

پرورتی۔ چہ۔ نورتی[2]۔ چہ۔ کاریہ[3]۔ اکاریہ[4]۔ بھے۔ ابھے
بندھم۔ موکشم۔ چہ۔ یا۔ ویتی[5]۔ بُدھی۔ سا۔ پارتھ۔ ساتوکی ۱۸/۳۰

ترجمہ۔ اے ارجن! جس عقل کے ذریعے دھرم اور ادھرم کی ماہیت معلوم ہو جائے۔ یعنی یہ سمجھ میں آجاوے کہ کیا کرنا چاہیئے۔ اور کیا نہیں کرنا چاہیئے۔ کِس سے ڈرنا اور کِس سے نہیں ڈرنا چاہیئے۔ مُکتی (نجات) کا راستہ کونسا ہے اور بندھن کا باعث کیا ہے اور جو بُدھی ان باتوں کو ٹھیک سمجھ لے وہ ساتوک بُدھی ہے۔

اور

۱۔ کیا کرنا چاہیئے ۲۔ کیا کرنا چاہیئے ۳۔ کرم ۴۔ اکرم ۵۔ جانتا ہے

यया धर्ममधर्मं च कार्यं चाकार्यमेव च ।
अयथावत्प्रजानाति बुद्धिः सा पार्थ राजसी ॥

ییا - دھرمم - ادھرمم - چہ - کاریم - چہ - اکاریم - ایو - چہ
ایتھاوُت - پرجانانی - بُدھی - سا - پارتھ - راجسی ۱۸/۳۱

ترجمہ - جس عقل سے دھرم اور ادھرم - کرتویہ (جائز فعل) - اکرتویہ (ناجائز فعل) کی شناخت پوری طرح نہ ہو سکے - وہ بُدھی راجسی ہے -

اور

अधर्मं धर्ममिति या मन्यते तमसावृता ॥
सर्वार्थान्विपरीतांश्च बुद्धिः सा पार्थ तामसी ॥

ادھرمم - دھرمم - اِتی - یا - منیتے - تمسا - ورِتا
سروَ - ارتھان - وپریتان - چہ - بُدھی - سا - پارتھ - تامسی ۱۸/۳۲

ترجمہ - اے ارجن! جو عقل ، اندھکار (جہالت) سے گھری ہوئی ہو - ادھرم کو دھرم مانتی ہو - اور سب باتیں جسے اُلٹی دکھائی دیں - وہ تامسی بُدھی ہے -

اِس کے بعد بھگوان تین قسم کے سُکھوں کا ذکر کرتے ہیں -

यत्तदग्रे विषमिव परिणामेऽमृतोपमम् ।
तत् सुखं सात्त्विकं प्रोक्तमात्मबुद्धिप्रसादजम् ॥

یت - تت - اگرے - وِشم - ایو - پرنیامے - امرت - اوپمم
تت - سُکھم - ساتوکم - پروکتم - آتم - بُدھی - پرسادجم ۱۸/۳۷

۱- جس [illegible] ۷- باتیں
۸- اُلٹا ۹- شروع ۱۰- زہر ۱۱- انجام ۱۲- آتما کی پرسنتا سے ۱۳- پیدا ہوا

ترجمہ ۔ اَے ارجن! جو سُکھ شروع میں تو زہر کی طرح کڑوا لگے اور آخر میں امرت کی طرح میٹھا ہو۔ اور جس سُکھ سے رُوح اور عقل کی تسکین ہو۔ وہ ساتوک سُکھ ہے۔

اَور

विषयेन्द्रियसंयोगाद्यत्तदग्रेऽमृतोपमम् ।
परिणामे विषमिव तत्सुखं राजसं स्मृतम् ॥

وِشے۔ اِندر یے۔ سَینوگات۔ یت۔ تت۔ اگرے[2]۔ امرت۔ اوپم
پرینامے[3]۔ وِشم۔ اِو۔ تت۔ سُکھم۔ راجسم۔ سمرتم[4] ۱۸/۳۸

ترجمہ ۔ جو سُکھ وِشے اور اندریوں کے ملاپ سے پیدا ہو یعنے لذتِ نفس کی صورت میں ہو۔ جو شروع میں امرت کی طرح میٹھا ہو آخر میں زہر کی مانند کڑوا ہو۔ وہ راجس سُکھ ہے۔

اَور

यदग्रे चानुबन्धे च सुखं मोहनमात्मनः ।
निद्रालस्यप्रमादोत्थं तत्तामसमुदाहृतम् ॥

یت۔ اگرے[5]۔ چہ۔ انوبندھے[6]۔ چہ۔ سُکھم۔ موہنم۔ آتمنا
ندرا۔ آلسیہ۔ پرماد[8]۔ اوتھم۔ تت۔ تامس۔ اُداہرتم[9] ۱۸/۳۹

ترجمہ ۔ جو سکھ شروع اور آخیر میں آتما کو موہ میں ڈالنے والا ہو۔ اور نیند۔ سستی اور فضول حرکات سے پیدا ہو۔ وہ تامس سُکھ کہلاتا ہے۔

آگے چل کر بھگوان برہمن۔ کھشتری۔ وَیش۔ شُودر کے سُوبھاوک کرموں

۱۔ [illegible] ۲۔ [illegible] شروع [illegible] آخر میں ڈالنے والے ۸۔ آلس ۹۔ کہتے ہیں۔

(فطری اعمال) کا بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

शमो दमस्तपः शौचं क्षान्तिरार्जवमेव च ।
ज्ञानं विज्ञानमास्तिक्यं ब्रह्मकर्म स्वभावजम् ॥

شمو[1] ۔ دمس[2] ۔ تپا ۔ شوچم ۔ کھیا نتی ۔ آرجوم[3] ۔ ایو ۔ چہ
گیانم ۔ وگیانم[4] ۔ آستکیم[5] ۔ برہم ۔ کرم ۔ سوبھاو ۔ جم ۱۸/۴۲

ترجمہ ۔ من (نفس) ۔ اندریوں (حواس) کا قابو کرنا ۔ تپ (ریاضت) شدھتائی (پاکیزگی) ۔ کھشما (عفو) ۔ راستبازی ۔ گیان اور پرماتما میں پورن وشواس (مکمل یقین) ، یہ برہمن کے سوبھاوک کرم ہیں ۔

शौर्यं तेजो धृतिर्दाक्ष्यं युद्धे चाप्यपलायनम् ।
दानमीश्वरभावश्च क्षात्रं कर्म स्वभावजम् ॥

شوریم[6] ۔ تیجو ۔ دھرتی[7] ۔ داکھشیم[8] ۔ یدھے ۔ چہ ۔ اپیہ ۔ پلائیم[9]
دانم ۔ ایشور ۔ بھاو ۔ شچ ۔ کھیاترم[10] ۔ کرم ۔ سوبھاو ۔ جم ۱۸/۴۳

ترجمہ ۔ بہادری ۔ شجاعت ۔ تیج ۔ رعب ۔ دھیرج (استقلال) ہوشیاری جنگ میں پیٹھ نہ دکھانا ۔ دان دینا اور حکومت کرنا یہ کھشتری کے سوبھاوک کرم ہیں ۔

कृषिगौरक्ष्यवाणिज्यं वैश्यकर्म स्वभावजम् ।
परिचर्यात्मकं कर्म शूद्रस्यापि स्वभावजम् ॥

کرشی[11] ۔ گئو ۔ رکھش ۔ وا ۔ نجیم ۔ ویش ۔ کرم ۔ سوبھاو ۔ جم
پری ۔ چریا[12] تمکم ۔ کرم ۔ شودرسیہ ۔ اپی ۔ سوبھاوجم ۱۸/۴۴

۱ ۔ من کا وش کرنا ۲ ۔ اندریوں کا وش کرنا ۳ ۔ سیدھا پن ۴ ۔ الوہیت گیان ۵ ۔ پرماتما میں وشواس
۶ ۔ بہادری ۷ ۔ حوصلہ ۸ ۔ چستی ۹ ۔ پیٹھ نہ دکھانا ۱۰ ۔ کھتری ۱۱ ۔ کھیتی ۱۲ ۔ خدمت

ترجمہ - کھیتی باڑی کرنا - گائے پالنا - تجارت کرنا ویش کے سوبھاوک کرم ہیں اور برہمن - کھشتری - ویش کی سیوا کرنا شودر کا سوبھاوک کرم ہے -

اگلے شلوک میں بھگوان فرماتے ہیں -

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः।
स्वकर्मनिरतः सिद्धिं यथा विन्दति तच्छृणु ॥

سوئے سوئے - کرمنڑی - ابھی رتا - سم سدھم - لبھتے - نرا
۱۸/۴۵ سوکرم - نرتی - رتا - سدھم - یتھا - وندتی - تت - شرنڑو

ترجمہ - اپنے اپنے کرم (فرائض) میں لگا ہوا آدمی پرم سدّھی یعنی نجات کو پاتا ہے -

صاحبان! ان شلوکوں میں بھگوان نے صاف کہدیا ہے - کہ اپنے اپنے فرائض کو پورا کرنے سے ہی انسان مکتی پاتے ہیں -

چنانچہ لوکمانیہ تلک جی اس مسئلہ کی تشریح کرتے ہوئے فرماتے ہیں - کہ کرموں میں کوئی اونچ نیچ نہیں - اونچ نیچ تو صرف بھاؤں میں ہے یعنی ساتوک بھاو سے کرم کرنے والے خواہ وہ برہمن ہوں یا کھشتری - ویش ہوں یا شودر سب پرم سدّھی یا نجات کے حق دار ہیں -

مہاتما گاندھی جی بھی فرماتے ہیں - کہ سوسائٹی میں ایک آدمی کی ڈیوٹی جھاڑو دینے کی ہے - اور دوسرے کی حساب رکھنے کی - حساب رکھنے والا ہر چند برتر سمجھا جائے - لیکن جھاڑو دینے والا اگر اپنا کام چھوڑ دے تو حساب رکھنے والے کے لئے اپنا کام کرنا مشکل ہو جائے - اور سوسائٹی کو نقصان پہنچے - ایشور کے دربار

۱-۱ اپنے ۲- کرم میں ۳- لگا ہوا ۴- آدمی ۵- پاتا ہے ۶- رد ۷- سن

ہیں دونوں کی سیوا کا مول اُن کی نیتوں کے مطابق کیا جائے گا۔ اگر دونوں اپنا اپنا فرض نِشکام بھاو سے انجام دے کر اسے پرماتما کی نذر کر دیں۔ تو دونو ہی یکساں طور پر نجات کے مستحق ہوں گے۔

اس سے آگے بھگوان، ارجن سے کہتے ہیں۔ اَے ارجن! تو میرا کہنا مان کر جنگ میں لگ جا۔ اور اپنا کھشتری دھرم پورا کر۔ اگر تُو ایسا نہیں کرے گا۔ تو پاپی بنے گا۔

بھگوان پھر کہتے ہیں۔

अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनङ्क्ष्यसि।

اتھ۔ چیت۔ توم۔ اہنکارات۔ نہ۔ شروشیسی۔ ونکھشسی $\frac{18}{52}$

ترجمہ۔ اَے ارجن! اگر تُو اہنکار (انانیت) کے قابو میں ہو کر میرا کہنا نہیں مانے گا۔ تو تباہ ہو جاوے گا۔

آگے چل کر بھگوان، ارجن سے سوال کرتے ہیں۔

कच्चिदेतच्छ्रुतं पार्थ त्वयैकाग्रेण चेतसा ।
कच्चिदज्ञानसंमोहः प्रनष्टस्ते धनंजय ॥

کچت۔ ایتت۔ شرُتم۔ پارتھ۔ توئی۔ ایکاگرین۔ چیت۔ سا
کچت اگیان۔ سنموہا۔ پرنشٹس۔ تے۔ دھنن۔ جے $\frac{18}{72}$

ترجمہ۔ اَے ارجن! کیا تُو نے میرا اُپدیش پوری توجہ سے سُنا؟ کیا تیرا موہ جو اگیان سے پیدا ہوا تھا۔ جاتا رہا ہے۔ یا ابھی باقی ہے۔

اس پر ارجن جی بولے۔ اَے بھگوان!

۱۔ اگر۔ ۲۔ تو۔ ۳۔ اہنکار سے۔ ۴۔ سنیگا۔ ۵۔ ناش ہو جائے گا۔ ۶۔ کیا۔ ۷۔ یہ۔ ۸۔ ایکاگر چت۔ ۹۔ ...
۱۰۔ موہ۔ ۱۱۔ نشٹ ہو گیا۔

नष्टो मोहः स्मृतिर्लब्धा त्वत्प्रसादान्मयाच्युत ।
स्थितोऽस्मि गतसंदेहः करिष्ये वचनं तव ॥

نشٹو ۔ موہا ۔ سمرتی[1] ۔ لبدھا ۔ توت ۔ پرساداٗت[2] ۔ میا ۔ اُچیت
ستھتو[3] ۔ اسمی ۔ گت ۔ سندیہا[4] ۔ کرشئے ۔ وچنم ۔ تو　　۱۸/۷۳

ترجمہ ۔ آپ کی مہربانی سے میرا موہ بالکل مٹ گیا ہے ۔ اب مَیں سمجھ گیا ہوں ۔ میرا شک دُور ہوگیا ہے ۔ مَیں اب آپ کا حکم بجا لاؤں گا

یہ کہہ کر ارجن نے زمین پر پھینکا ہوا دھنش (کمان) پھر سے اُٹھا لیا ۔ اور پوری سرگرمی سے لڑائی میں مشغول ہوگیا اور فتح پائی ۔

شریمد بھگوت گیتا کا آخری شلوک ہے ۔

यत्र योगेश्वरः कृष्णो यत्र पार्थो धनुर्धरः ।
तत्र श्रीर्विजयो भूतिर्ध्रुवा नीतिर्मतिर्मम ॥

یتر[5] ۔ یوگیشورا ۔ کرشنو ۔ یتر ۔ پارتھو ۔ دھنش[6] ۔ دھرا
تتر[7] ۔ شری[8] ۔ وجے ۔ بھوتی[9] ۔ دُھروا[10] ۔ نیتی ۔ متی[11] ۔ مم　　۱۸/۷۸

ترجمہ ۔ سنجے راجہ دھرت راشٹر سے کہتا ہے ۔ اے راجن ! اَور کیا کہوں ؟ جس طرف یوگیشور شری بھگوان کرشن ہیں ۔ اور دھنش دھاری ارجن ہے ۔ اُس طرف فتح ہی فتح ہے ۔ اقبال ہی اقبال ہے ۔ یہ امر مُسلّمہ ہے ۔

صاحبان ! اس شلوک کے مفہوم کو بخوبی واضح کرتے ہوئے لوکمانیہ تلک جی مہاراج اپنی کتاب "گیتا رہسیہ" میں لکھتے ہیں ۔ کہ فتح وہاں ہوگی جہاں یُکتی اور شکتی یعنی حکمت عملی اور طاقت دونوں جمع ہوں گی ۔ صرف حکمت عملی

۱ ۔ یادداشت ۲ ۔ مہربانی سے ۳ ۔ قائم ۴ ۔ شک ۵ ۔ جہاں ۶ ۔ تیر کمان سے مسلح ۷ ۔ وہاں ۸ ۔ شوبھا ۹ ۔ جلال ۱۰ ۔ پختہ ۱۱ ۔ مسلمہ بات

یا صرف طاقت کامیاب نہیں ہو سکتی۔ حکمتِ عملی کے بغیر طاقت اندھی ہے اور طاقت کے بغیر حکمتِ عملی بے کار ہے۔

اوم تت ست

سَم بُدھی (عقل قائم) - اننیہ بھگتی (یکسو عبادت) - کرم کوشلم (کام کرنیکی لیاقت و ہوشیاری)

سجنو! شریمد بھگوت گیتا کا خلاصہ ادھیائے وار میں نے آپ کے سامنے رکھ دیا ہے۔ اب میں بھگوت گیتا کے چیدہ چیدہ اُپدیشوں کو بیان کرتا ہوں۔

مہاتما گاندھی جی اپنی کتاب " اناسکتی یوگ " میں لکھتے ہیں کہ بھگوت گیتا کے تین اُتم (اعلیٰ) اُپدیش ہیں۔ سَم بُدھی (عقل قائم)۔ اننیہ (अनन्य) بھگتی (یکسو عبادت) اور کرم کوشلم (कौशलम) (کام کرنے کی لیاقت وہوشیاری)۔

ان تینوں اُپدیشوں کو باری باری سے بیان کیا جاتا ہے۔

اوم

سَم بُدّھی
یعنی عقلِ قائم
Equilibrium of intellect.

بھگوت گیتا کے چپّے چپّے پر۔ واک میں سَم بُدھی۔ سَم درشٹی۔ سَم بھاو اور سَمتا یعنی یکسانیت کی مہاں (عظمت) گائی گئی ہے۔

دوسرے ادھیائے کے پندرھویں شلوک میں بھگوان فرماتے ہیں۔

समदुःखसुखं धीरं सोऽमृतत्वाय कल्पते।

سَم[۱]۔ دُکھ۔ سکھم۔ دھیرم[۲]۔ سو[۳]۔ امرت[۴]۔ توائے۔ کلپتے[۵] ۲/۱۵

ترجمہ۔ اے ارجن! بُدھیمان (عقلمند) وہی ہے۔ جو سکھ اور دُکھ میں ایک جیسا رہے۔ اور ایسا شخص ہی مُکتی کا مستحق ہوتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔

सुखदुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ।
ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि॥

سُکھ۔ دُکھے۔ سمے۔ کرتوا[۶]۔ لابھ۔ الابھو[۷]۔ جے۔ اجے[۸]۔ یو
تتو۔ یُدھائے۔ یجسو[۹]۔ نیوم۔ پاپم۔ اواپ۔ سیسی ۲/۳۸

۱۔ یکساں ۲۔ عقلمند ۳۔ وہ ۴۔ ہمیشگی ۵۔ حقدار ۶۔ برابر کرکے ۷۔ نقصان ۸۔ ہار ۹۔ میدان میں جُٹ جا۔ ۱۰۔ پاپ نہیں لگے گا۔

ترجمہ ۔ اے ارجن ! سکھ اور دُکھ ۔ ہار اور جیت ۔ نفع اور نقصان کو برابر جان کر تُو جنگ میں لگ جا ۔ ایسا کرنے سے تجھے پاپ نہیں لگے گا ۔

سِتھت پرگیہ یعنے قائم العقل انسان کے اوصاف بتاتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں ۔

दु:खेष्वनुद्विग्नमना: सुखेषु विगतस्पृह: ।
वीतरागभयक्रोध: स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥

دُکھ [1] ۔ اینشو ۔ انو ۔ دُوِگن [2] ۔ منا ۔ سُکھ ۔ اینشو ۔ وِگت ۔ سپریہا [3]
ویت [4] ۔ راگ ۔ بھے ۔ کرودھا ۔ ستھت [5] ۔ دھی ۔ مُنی ۔ اُچیتے ۲/۵۶

ترجمہ ۔ اے ارجن ! جو آدمی دُکھ سے دُکھی نہ ہو اور سکھ کی خواہش نہ کرے اور راگ (اُلفتِ دُنیا) خوف اور غصہ سے خالی ہو ۔ ایسا سِتھر بُدھی والا (قائم العقل انسان مُنی (عارف) کہلاتا ہے ۔

اِسی بات کی پھر وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں ۔

य: सर्वत्रानभिस्नेहस्तत्तत्प्राप्य शुभाशुभम् ।
नाभिनन्दति न द्वेष्टि तस्य प्रज्ञा प्रतिष्ठिता ॥

یا ۔ سروتر ۔ اَن ۔ ابھی ۔ سینہ [6] ۔ اس ۔ تت ۔ تت ۔ پراپیہ ۔ شُبھ ۔ اشُبھم
نہ ۔ ابھی ۔ نند تی [7] ۔ نہ ۔ دویشٹی [8] ۔ تسیہ ۔ پرگیہ [9] ۔ پرتشٹھتا [10] ۲/۵۷

ترجمہ ۔ اے ارجن ! جو انسان شُبھ اور اشُبھ ۔ اچھی اور بُری ۔ پسندیدہ اور ناپسندیدہ چیزوں کے ملنے پر نہ تو خوش ہوتا ہے اور نہ افسوس کرتا ہے ۔ وہ سِتھر بُدھی والا ہے ۔

۱۔ دُکھ [illegible] ۸۔ بُرا ماننا
۹۔ عقل ۱۰۔ ٹھیری ہوئی

فیضی صاحب کا شعر ہے ؎

نہ شادی نہ شاداں۔ نہ از غم غمی ہمان است در پیشِ من آدمی

مطلب۔ جو خوشی میں خوش نہ ہو اور غم سے دُکھی نہ ہو۔ میرے نزدیک وہی انسان ہے۔

مرزا غالب کہتے ہیں ؎

شادی سے گذر کہ غم نہ ہووے اُردی جو نہ ہو تو دے نہیں ہے

مطلب۔ اگر تو بہار میں خوش نہ ہو تو خزاں سے تجھے غم نہیں ہوگا۔

گوروارجن دیوجی سکھ منی صاحب میں فرماتے ہیں۔

تیسا ہرکھ۔ تیسا اُس سوگ سدا آنند۔ تاں نہیں وِجوگ

تیسا سوُرن۔ تیسی اُس ماٹی تیسا امرت۔ تیسی وِکھ کھاٹی

تیسا مان۔ تیسا ابھمان تیسا رنک۔ تیسا راجان

جو ورتائے سائی جگت نانک اوپر کھ۔ کہئے جیون مکت

مطلب۔ جس شخص کو سُکھ اور دُکھ۔ خوشی اور غمی۔ سونا اور مٹی۔ امرت اور زہر۔ مان اور اپمان۔ راجہ اور فقیر برابر ہوں۔ وہ شخص جیون مکت ہے۔ یعنی اُس نے زندگی میں ہی نجات کو پا لیا ہے۔

گورو گرنتھ صاحب میں آیا ہے ؎

راج دیوے تاں کی وڈیائی بھیک منگائے تاں کی گھٹ جائی

مطلب۔ گیانی (عارف) کی نظر میں راج اور فقیری برابر ہیں۔ اگر اُسے راج مل جائے تو وہ مغرور نہیں ہوتا۔ اور اگر فقیری ملے تو اس میں ذلت محسوس نہیں کرتا

۱۔ بہار ۲۔ خزاں ۳۔ خوشی ۴۔ غمی ۵۔ سونا ۶۔ مٹی ۷۔ زہر ۸۔ نفس ۹۔ کنگال ۱۰۔ آدمی ۱۱۔ فقیر

اس کے لیئے ہر دو حالتوں میں تسکینِ قلب یعنی آنند ہے۔

اسی مضمون کو حکیم عمر خیام اپنے انداز میں اس طرح بیان کرتے ہیں ؎

من با تو نگویم کہ چناں دار مرا زآں ساں کہ دلت خواست چناں دار مرا

مطلب۔ اے خدا! میں تجھ سے نہیں کہتا کہ مجھے اس طرح رکھ یا اُس طرح رکھ۔ جس حالت میں تیرا دل چاہے۔ مجھے اُسی طرح رکھ۔ میں ہر حالت میں راضی ہوں۔

ایک اردو شاعر نے خیام کے شعر کا ذیل کے الفاظ میں ترجمہ کیا ہے ؎

میں تجھ سے نہیں کہتا ہوں۔ یُوں رکھ۔ وُوں رکھ
جو تیری خوشی یار۔ ہُوں راضی برضا

اُردو کے مشہور شاعر نظیر اکبر آبادی کا اسی انداز کا شعر ہے ؎

راضی ہیں ہم اُسی میں جس میں تری رضا ہے
یاں یوں بھی واہ وا ہے اور وُوں بھی واہ وا ہے

نشکام کرم (بے غرضانہ عمل) کا اپدیش کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

"समत्वं योग उच्यते"

(سمتوم۔ یوگ۔ اُچیتے)

ترجمہ۔ اے ارجن! سم بھاو یعنی ہر حالت میں من کی کیفیت ایک رہے۔ وہ خارجی واقعات یا دنیاوی سُکھ دُکھ سے متاثر نہ ہو۔

اس یکسانیت کا نام یوگ ہے۔

بھگوت گیتا کے پانچویں ادھیائے میں آتا ہے۔

विद्याविनयसंपन्ने ब्राह्मणे गवि हस्तिनि ।
शुनि चैव श्वपाके च पण्डिताः समदर्शिनः ॥

وِدیا۔ وِنے[1]۔ سمپنّے[2]۔ براہمنے۔ گوی۔ ہستنی
شُنی[3]۔ چیو۔ شوپاکے[4]۔ چہ۔ پنڈتا۔ سم۔ درشنا $\frac{5}{18}$

ترجمہ۔ پنڈت یا وِدوان وہی ہے۔ جو برہمن۔ گائے۔ ہاتھی۔ کتے۔ چنڈال ان سب میں سمم بھاو رکھتا ہے۔ یعنی انہیں ایک نظر سے دیکھتا ہے۔

اگلے شلوک میں کہتے ہیں۔

इहैव तैर्जितः सर्गो येषां साम्ये स्थितं मनः ।
निर्दोषं हि समं ब्रह्म तस्माद् ब्रह्मणि ते स्थिताः ॥

اِہ۔ ایو۔ تیر[6]جِتا۔ سرگو[7]۔ ییشام۔ سامئے۔ ستھتم۔ منا
نِردوشم۔ ہی۔ سمم۔ برہم۔ تسمات۔ برہمنڑی[8]۔ تے۔ ستھتا[9] $\frac{5}{19}$

ترجمہ۔ اے ارجن! جس آدمی کا من سمم بھاو (یکسانیت) میں ٹھیر گیا ہے۔ اُس نے اس زندگی میں ہی اِس دُنیا کو جیت لیا ہے۔ کیونکہ پرماتما بھی سمم بھاو والے ہیں۔ اس لئے سمم بھاو والا آدمی ہی پرماتما کو پاتا ہے۔

پھر فرماتے ہیں۔

न प्रहृष्येत् प्रियं प्राप्य नोद्विजेत्प्राप्य चाप्रियम्
स्थिरबुद्धिरसंमूढो ब्रह्मविद् ब्रह्मणि स्थितः ॥

نہ۔ پرہرشیت[10]۔ پریم۔ پراپیہ۔ نہ۔ اُدوِجیت[11]۔ پراپیہ۔ چا۔ اپریم
ستھر۔ بُدھی۔ اسمُوڑھو[12]۔ برہم۔ وِت[13]۔ برہمنڑی۔ ستھتا $\frac{5}{20}$

۱۔ حلیمی [illegible]
۱۰۔ خوش نہیں ہوتا ۱۱۔ غمگین نہیں ہوتا ۱۲۔ بدھیمان ۱۳۔ برہم کو جاننے والا

ترجمہ - جو آدمی اچھی چیز کو پاکر خوش نہیں ہوتا اور بُری چیز سے دُکھی نہیں ہوتا - اُس کی بُدھی (عقل) ستھر (قائم) ہے - اُس کا موہ ہٹ گیا ہے - وہ ایشور کو جانتا ہے - اور اُس میں سما جاتا ہے -

شری رام چندر جی کو ایک دن یوراج (ولیعہد) بنائے جانے کی خبر ملتی ہے اور دوسرے دن چودہ سال کا بن باس مل جاتا ہے - مگر دونوں صورتوں میں اُن کے دل کی حالت اور چہرے کی رنگت میں کوئی فرق نہیں پڑتا -

چنانچہ رامائن میں آیا ہے ؎

राज सुनाय दीन बनवासू,
सुन मन भयो न हर्ष हरासू ।

راج سُنائے دین بن باسو   سُن مَن بھیو - نا ہرش ہراسو

مطلب - راجہ دشرتھ نے راج سُنا کر بن باس دیا - مگر شری رام چندر جی کے دِل کی حالت دونوں صورتوں میں ایک جیسی رہی -

گورو گوبند سنگھ جی کے چاروں بیٹے مارے گئے - دو میدان جنگ میں شہید ہوئے اور دو صوبہ دار سرہند کے حکم سے زندہ دیوار میں چُنے گئے لیکن گورو جی کے چہرے پر ذرہ بھر بھی ملال نہ آیا - جب اُن سے رانی جی نے پُوچھا ؟ کہ میرے لال کہاں ہیں - تو آپ نے فرمایا -

چارے پُتر نیترے - ہتھیں بنھ سہرے - لاڑی موت دے نال - پرنا آیاں
جیہڑا قرض کرتاردا - دیونا سی - بھاگاں والیئے ! اج چُکا آیاں

مطلب ۔ تمہارے چاروں پتروں کی موت روپی دُلہن کے ساتھ شادی کرآیا ہوں۔ اے خوش نصیب! پرماتما کا جو قرضہ ہم نے دینا تھا۔ اُسے آج ادا کر آیا ہوں۔

پیارے بھائیو! یہ ہے سم بھاو کی مثال ۔کہ ایک نہیں ۔دو نہیں ۔تین نہیں بلکہ چاروں بیٹوں کی موت سے بھی گورو جی کے من کی حالت میں کچھ بھی فرق نہ آیا۔

بھگوت گیتا کے چھٹے ادھیائے میں یوگی کے لکشنوں (اوصاف) کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں۔

जितात्मनः प्रशान्तस्य परमात्मा समाहितः ।
शीतोष्णसुखदुःखेषु तथा मानापमानयोः ॥

جت ۔ آتما ۔ پرشانت ۔ اسیہ ۔ پرماتما ۔ سماہتا
شیت ۔ اُدشن ۔ سکھ ۔ دُکھ ۔ ایشو ۔ تتھا ۔ مان ۔ اپمان ۔ یو ٦/٧

ترجمہ ۔ اے ارجن! جس نے اپنا من جیت لیا ہے۔ جس کا آتما شانت (سکون پذیر) ہو گیا ہے ۔ ایسے آدمی کو سردی ۔ گرمی ۔ سکھ دُکھ ۔ مان اپمان (مدح و ذم) نہیں ستاتے۔

آگے فرماتے ہیں۔

सुहृन्मित्रार्युदासीनमध्यस्थद्वेष्यबन्धुषु ।
साधुष्वपि च पापेषु समबुद्धिर्विशिष्यते ॥

سُہرد ۔ مِتر ۔ اری ۔ اُداسین ۔ مدھیستھ ۔ دویشو ۔ بندھوشو
سادھو ۔ شوپی ۔ چہ ۔ پاپیہ ۔ ایشو ۔ سم ۔ بُدھی ۔ وشیشیتے ۔ ٦/٩

۱۔ فانی والا [illegible]
۹۔ مخالف ۱۰۔ دوست ۱۱۔ وششٹ ہے ۔ برتر ہے

ترجمہ - جو دوست - دشمن - طرف دار اور غیر طرف دار - واقف اور ناواقف سب کو ایک نظر سے دیکھتا ہے - وہ شرشیٹھ (بزرگ) ہے -

سکھ منی صاحب میں گورو ارجن دیو جی لکھتے ہیں -

برہم گیانی - سدا سم درسی برہم گیانی کی درِشٹ[1] امرت برسی

مطلب - برہم گیانی (عارف) ہمیشہ یکساں نظر رکھتا ہے - اس کی نگاہوں سے سدا امرت (آبِ حیات) برستا ہے -

برہم گیانی کے ایکے رنگ برہم گیانی کے بسے پربھ سنگ[2]

مطلب - برہم گیانی کی طبیعت کا ہمیشہ ایک ہی رنگ رہتا ہے اور پرماتما دائم اس کے ساتھ رہتا ہے -

برہم گیانی کے متر شتر[3] دسمان برہم گیانی کے ناہیں ابھیمان

مطلب - برہم گیانی دوست اور دشمن کو برابر سمجھتا ہے - اور اسے غرور بالکل نہیں ہوتا -

ایشن اُپ نشد کا منتر ہے -

यस्तु सर्वाणि भूतान्यात्मन्येवानुपश्यति।
सर्वभूतेषु चात्मानं ततो न विजुगुप्सते॥

یستو - سروانی - بھوتانی - آتمنی - ایو - انوپشینی
سرو بھوتیشو - چا - آتمانم - تتو - نہ - وِجگپت - اُپسنے

ترجمہ - جو آدمی سب میں پرماتما کو دیکھتا ہے اور پرماتما میں سب کو دیکھتا ہے - وہ کسی سے بھی نفرت نہیں کرتا -

۱ - نظر ۲ - ساتھ ۳ - دشمن ۴ - جب ۵ - سب ۶ - جانداروں ۷ - پرماتما ۸ - دیکھتا ہے ۹ - جانداروں میں ۱۰ - نفرت کرتا

ایک اور منتر ہے۔

यस्मिन् सर्वाणि भूतानि आत्मैवाभूद् विजानतः।
तत्र को मोहः कः शोकः एकत्वमनुपश्यतः॥

یسمِن۔ سروانی۔ بھوتانی۔ آتم۔ ایو۔ آبھوت۔ وِجانتا
تتر۔ کو۔ موہا۔ کا۔ شوکا۔ ایکتوم۔ انوپشیتا۔

ترجمہ۔ جو سب انسانوں میں ایک پرماتما کو دیکھتا ہے۔ اس کو موہ اور شوک (رنج) بالکل نہیں ہوتا۔

شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں ؎

بنی آدم اعضائے یک دیگراند کہ در آفرینش زیک جوہراند

مطلب۔ تمام انسان ایک دوسرے کے اعضا ہیں۔ ان سب کی پیدائش ایک جوہر (تتو) سے ہوئی ہے۔

چوں عضوے بدرد آورد روزگار۔ دگر عضو ہا را نماند قرار

مطلب۔ جب ایک عضو میں درد ہوتا ہے۔ تو دوسرے اعضا بھی بے قرار رہتے ہیں۔

تو کز محنتِ دیگراں بے غمی۔ نہ شاید کہ نامت نہند آدمی

مطلب۔ اے انسان! تو کہ دوسروں کی مصیبت سے بے غم ہے۔ تیری اس روش کو دیکھتے ہوئے تجھے آدمی کہنا مناسب نہیں۔

بھگوان پھر فرماتے ہیں۔

(شلوک اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

۱۔ جو ۲۔ جانتا ہے ۳۔ ایک پرماتما ۴۔ دیکھتا ہے ۵۔ پیدائش

आत्मौपम्येन सर्वत्र समं पश्यति योऽर्जुन ।
सुखं वा यदि वा दुःखं स योगी परमो मतः ॥

آتم ۔ اُپمّین ۔ سروتر ۔ سمم ۔ پشیتی ۔ یو ۔ ارجن
سُکھم ۔ وا ۔ یدی ۔ وا ۔ دُکھم ۔ سا ۔ یوگی ۔ پرمو ۔ متا ٦/٣٢

ترجمہ ۔ اَے ارجن ! جو یوگی ساری مخلوق کو ایک نظر سے دیکھتا ہے ۔ اور سب کو اپنے سمان جانتا ہے ۔ اور اپنے و بیگانے کے سُکھ دُکھ کو برابر سمجھتا ہے ۔ ایسا یوگی سب سے بڑا مانا گیا ہے ۔

بارھویں ادھیائے میں اپنے بھگتوں کی خوبیوں کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں ۔

समः शत्रौ च मित्रे च तथा मानापमानयोः ।
शीतोष्णसुखदुःखेषु समः सङ्गविवर्जितः ॥

سما ۔ شترو ۔ چہ ۔ مترے ۔ چہ ۔ تتھا ۔ مان ۔ اپمان ۔ یو
شیت ۔ اُشن ۔ سُکھ ۔ دُکھ ۔ ایشو ۔ سما ۔ سنگ ۔ وِورجتا ١٢/١٨

ترجمہ ۔ دوست ۔ دُشمن ۔ مان اپمان (مدح و ذم) ۔ سردی گرمی ۔ سُکھ دُکھ ان سب میں جو آدمی یکساں ہے ۔ جس نے آسکتی (لگاوٹ) چھوڑ دی ہے ۔

तुल्यनिन्दास्तुतिर्मौनी संतुष्टो येन केनचित् ।
अनिकेतः स्थिरमतिर्भक्तिमान्मे प्रियो नरः ॥

تُلیہ ۔ نِندا ۔ ستُتی ۔ مَونی ۔ سنتشٹو ۔ ییں ۔ کین ۔ چیت
انی ۔ کیتا ۔ ستھر متی ۔ بھکتی مان ۔ مے ۔ پریو ۔ نرا ١٢/١٩

۱۔ اپنی [illegible] تعلق [illegible] پیارا
وہ شخص

ترجمہ۔ جو نندا (مذمت) اور استتی (تعریف) کو برابر جانتا ہے۔ کوشش کرنے پر جو کچھ بھی مل جاوے۔ اُس پر سنتوشی (قانع) ہے۔ جو کسی استھان (جگہ) سے موہ (اُلفت) نہیں رکھتا جو ستھر چیت والا ہے یعنی سکونِ دل رکھتا ہے۔ اے ارجن! ایسا بھگت مجھے پیارا ہے۔

اسی طرح چودھویں ادھیائے میں بھی گُن آتیت (گُنوں سے پار انسان) کا ذکر کرتے ہوئے بھگوان سَم بھاو (یکسانیت) کی مہماں گاتے ہیں۔

समदुःखसुखः स्वस्थः समलोष्टाश्मकाञ्चनः।
तुल्यप्रियाप्रियो धीरस्तुल्यनिन्दात्मसंस्तुतिः॥

سم۔ دُکھ۔ سُکھا۔ سوستھا۔ سم۔ لوشٹ[2]۔ اشم[3]۔ کانچنا[4]
تُلیہ۔ پریا۔ اپریو۔ دھیرا۔ تُلیہ۔ نندا۔ آتم[5]۔ سنستُتی[6]　　۱۴/۲۴

ترجمہ۔ اے ارجن! جو گیانی سُکھ اور دُکھ کو برابر سمجھتا ہے اپنی ذات میں ہی مست رہتا ہے۔ جسے مٹی کا ڈھیلا پتھر اور سونا سمان نظر آتے ہیں۔ جو اچھی اور بُری چیز کے ملنے پر یکساں حالت میں رہتا ہے۔ جو اپنی تعریف اور شکایت کو برابر جانتا ہے۔

मानापमानयोस्तुल्यस्तुल्यो मित्रारिपक्षयोः।
सर्वारम्भपरित्यागी गुणातीतः स उच्यते॥

مان۔ اپمان۔ یو۔ تُلیہ۔ تُلیو۔ متر۔ اری۔ پکشیو[8]
مہرو۔ آرمبھ۔ پری۔ تیاگی۔ گُن[9]۔ آتیت۔ سا۔ اُچیتے[10]　　۱۴/۲۵

ترجمہ۔ جسے مان اور اپمان سمان ہیں۔ جو دوست اور دُشمن کو ایک نظر

۱۔ اپنے میں ٹھیرا ہُوا ۲۔ مٹی ۳۔ پتھر ۴۔ سونا ۵۔ اپنی ۶۔ تعریف ۷۔ دشمن ۸۔ طرف ۹۔ گُنوں سے پار ۱۰۔ کہتے ہیں

سے دیکھتا ہے۔ جس نے اعمال کے پھل کی خواہش کو بالکل چھوڑ دیا ہے۔ ایسا آدمی گُن آتیت کہلاتا ہے۔ یعنی اُس نے تینوں گنوں کو عبور کر لیا ہے۔

گورو تیغ بہادر جی کا شبد ہے سے

اُستت نندیا ناہیں جیہہ۔ کنچن لوہ سمان۔ کہو نانک سُن رے منا۔ مُکت تاہیں تے جان

مطلب۔ جو اپنی تعریف اور شکایت کو برابر جانتا ہے جسے سونا اور مٹی یکساں نظر آتے ہیں۔ ایسا آدمی ہی مُکت ہے یعنی نجات پا چکا ہے۔

دُکھ سکھ جیہہ پرسے ناہیں۔ لوبھ موہ ابھیمان۔ کہو نانک سُن رے منا۔ سو مورت بھگوان

مطلب۔ جو آدمی دُکھ اور سُکھ سے متاثر نہیں ہوتا۔ جسے لالچ موہ اور غرور نہیں ہے۔ ایسا شخص بھگوان کی مورت ہے۔

شریمد بھگوت گیتا کے اٹھارہویں ادھیائے میں بھگوان پھر فرماتے ہیں:-

ब्रह्मभूत: प्रसन्नात्मा न शोचति न कांक्षति ।
सम: सर्वेषु भूतेषु मद्भक्तिं लभते पराम् ॥

برہم۔ بھوتا۔ پرسن۔ آتما۔ نہ۔ شوچیتی۔ نہ۔ کانکشتی
سما۔ سروئیشو۔ بھوت۔ ایشو۔ مد۔ بھکتم۔ لبھتے۔ پرام ۱۸/۵۴

ترجمہ۔ اے ارجن! سب انسانوں میں سم بھاؤ ہوا پُرش یعنی سب انسانوں کو برابر سمجھنے والا میری پرم بھگتی کو پراپت کرتا ہے۔ وہ نہ تو غم کرتا ہے۔ نہ کوئی خواہش رکھتا ہے۔ پرسن چِت (مطمئن) ہو کر وہ ایک ہی بھاؤ (جذبہ) سے برہم میں ٹھیرا ہوا ہے۔ ایسا آدمی میرے اصلی روپ (ماہیت) کو پا جاتا ہے۔

۱۔ چھونا ۲۔ برہم کو ۳۔ رنج ۴۔ خواہش ۵۔ برابر ۶۔ سب ۷۔ جانداروں ۸۔ میری ۹۔ انتہائی

سسم بُدھی (عقل قائم) کے بغیر پرم گتی (نجات) کی پراپتی ناممکن ہے۔
کٹھ اُپ نشد میں پرم گتی کی یوں تعریف کی گئی ہے۔

यदा पञ्चावतिष्ठन्ते ज्ञानानि मनसा सह ।
बुद्धिश्च न विचेष्टते तामाहुः परमां गतिम् ॥

یدا ۔ پنچ ۔ اوَ تِشٹھنتے ۔ گیانانی ۔ منسا ۔ ساہ
بُدھی ۔ نہ ۔ وِچیشٹتے ۔ تام ۔ آہو ۔ پرماں ۔ گتم   ۱۴۴

ترجمہ ۔ جب پانچوں گیان اندریاں (حواس خمسہ) من کے ساتھ آتما میں ٹھہر جاتی ہیں ۔ یعنی آتما میں محو ہو جاتی ہیں ۔ اور جب بُدھی سسم یعنی غیر متحرک ہو جاتی ہے تو اس اوستھا یا کیفیت کا نام پرم گتی ہے۔

صاحبان! آپ دیکھا کرتے ہیں کہ جب تک ندی کے پانی میں ہلچل رہتی ہے ۔ کنارے پر کھڑے ہوئے درخت کا سایہ اُس کے اندر نظر نہیں آتا ۔ اسی طرح بُدھی (عقل) جب تک سسم (قائم) نہیں ہوتی ۔ اُس میں برہم کا عکس دکھائی نہیں دیتا۔

اسی بات کو کٹھ اُپ نشد میں ایک نہایت موزوں اور نفیس استعارے کی صورت میں بیان کیا گیا ہے۔

आत्मानं रथिनं विद्धि शरीरं रथमेव तु ।
बुद्धिं तु सारथिं विद्धि मनः प्रग्रहमेव च ॥
इन्द्रियाणि हयानाहुर्विषयांस्तेषु गोचरान् ।
आत्मेन्द्रियमनोयुक्तं भोक्तेत्याहुर्मनीषिणः ॥

[illegible]
۱۰۸ انتہائی منزل ۔ پرم گتی

آتمانم[1] ۔ رتھنم[2] ۔ وِدھی[3] ۔ شریرم ۔ رتھم ۔ ایو ۔ تو
بُدھم ۔ تو ۔ سارتھم ۔ وِدھی ۔ منا ۔ پرگرہم[4] ۔ ایو ۔ چہ
اِندریانی ۔ ہیان[5] ۔ آہو[6] ۔ وِشیان[7] ۔ تیشو ۔ گوچران[8]
آتم ۔ اِندریے ۔ منو ۔ یُکتم[9] ۔ بھوکتت[10] ۔ اتی ۔ آہو منی[11] ۔ اِیشنا

ترجمہ ۔ آتما (روح) رتھ کا مالک ہے ۔ جسم رتھ ہے ۔ بُدھی (عقل) کوچوان ہے ۔ من (نفس امارہ) لگام ہے ۔ اِندریاں (حواس) گھوڑے ہیں ۔ وِشے (لذات) رستے ہیں ۔ آتما ، اِندریوں اور من سے مل کر ان وِشیوں کو بھوگتا ہے لہٰذا اگر رتھ وان یعنی بُدھی خبردار اور آتما کی فرماں بردار ہے ۔ تو لگام یعنی من اور گھوڑے یعنی اِندریاں قابو میں رہیں گی ۔ جس سے وِشے یعنی رستے بے خطر ہو جائیں گے رتھ یعنی جسم خیریت سے رہے گا ۔ زندگی کا منزل آرام سے طے ہو گی ۔ انجام کار آتما سُکھ پائے گا ۔

برعکس اس کے اگر رتھ وان یعنی بُدھی غافل و چنچل مزاج اور نافرماں بردار ہے ۔ تو من اور اندریاں قبضے میں نہ رہیں گی ۔ جس کا لازمی طور پر نتیجہ یہ ہو گا کہ رستے پُرخطر ہو جائیں گے ۔ رتھ یعنی جسم کو تکلیف پہنچے گی اور آتما دُکھ پائے گا ۔

اِسی لئے بھگوت گیتا میں سم بُدھی (عقلِ قائم) کا نہایت زوردار الفاظ میں اور بار بار ذکر کرتے ہوئے بتایا گیا ہے ۔ کہ اِس کے بغیر آدمی نہ تو کرم یوگی بن سکتا ہے ۔ نہ بھگت ہو سکتا ہے ۔ اور نہ گیان آتمیت ہو سکتا ہے ۔ خلاصہ یہ کہ اِس کے بغیر

۱- آتما روح ۲- رتھ کا مالک ۳- جان ... ۴- لگام ۵- گھوڑے ۶- کہتے ہیں ۷- اُن کے
۸- راستے ۹- مل کر ۱۰- بھوگتا ہے ۱۱- من کو کوشش کرنے والے

مکتی (نجات) ناممکن ہے۔

اوم تت ست

اوم

شری پرماتمنے نمہ

اننیہ بھگتی

(अनन्य भक्ति)

یکسو عبادت

(Single minded devotion to God)

سم بدھی کے بعد بھگوت گیتا کا دوسرا انکھید (اعلیٰ) اپدیش اننیہ بھگتی ہے۔ یعنی ایسی بھگتی جس میں دوئی کی بو بھی نہ ہو۔ جس میں میں اور تو کا جھگڑا ہی مٹ جاوے۔ جس میں من وشیوں سے ہٹ کر پرماتما میں لین یعنی محو ہو جائے۔ نویں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

समोऽहं सर्वभूतेषु न मे द्वेष्योऽस्ति न प्रियः।
ये भजन्ति तु मां भक्त्या मयि ते तेषुचाप्यहम्॥

سمو[1]۔ اہم[2]۔ سرو[3]۔ بھوتیشو[4]۔ نہ۔ مے[5]۔ دویشیو[6]۔ استی۔ نہ۔ پریا
یے۔ بھجنتی[7]۔ تو۔ مام۔ بھکتیا[8]۔ مئی[9]۔ تے[10]۔ تیشو[11]۔ چہ۔ اپی۔ اہم[12]

۹/۲۹

۱- یکساں ۲- میں ۳- سب ۴- جانداروں میں ۵- میرا ۶- دشمن ۷- بھگتی کرتے ہیں ۸- دل سے
۹- مجھ میں ۱۰- وہ ۱۱- اُن میں ۱۲- میں

ترجمہ۔ اے ارجن! میں سب پرانیوں (جانداروں) میں سم بھاو سے رہتا ہوں۔ نہ کوئی میرا دوست ہے اور نہ میں کسی کا دشمن ہوں۔ مگر جو دل سے میری بھگتی کرتے ہیں، وہ میرے ہیں۔ اور میں اُن کا ہوں۔

بھگت کبیر جی کا واکیہ ہے۔

کبیرا من نرمل بھیا۱ جوں گنگا کا نیر۲ پیچھے پیچھے ہری پھریں کہت کبیر کبیر

یعنی بھگتی سے میرا من گنگا کے پانی کی طرح صاف ہوگیا ہے۔ اب پرماتما میرے پیچھے پیچھے کبیر کبیر کی رٹ لگائے پھرتے ہیں۔

بھگت اگر بھگوان کی جستجو میں ہے۔ تو بھگوان بھی بھگت کی تلاش میں پھرتا ہے۔

اسی خیال کو سر محمد اقبال نے اس طرح بیان کیا ہے ؎

ما از خدائے گم شدہ ایم او بجستجوست چوں ما نیاز مند و گرفتار آرزوست

مطلب۔ میں خدا سے گم ہوگیا ہوں۔ اور وہ میری تلاش میں ہے۔ میری طرح وہ بھی نیاز مند اور خواہش میں گرفتار ہے۔

مولانا روم بھی ایک جگہ کہتے ہیں۔

تشنہ مے نالد کہ کو آب گوار۳ آب ہم نالد کہ کو آں آب خوار

مطلب۔ پیاسا روتا ہے۔ اور چلاتا ہے۔ کہ میٹھا پانی کہاں ہے۔ پانی بھی چلاتا ہے۔ کہ پینے والا کہاں ہے۔

یعنی اگر بھگت بھگوان سے ملنے کے لئے بے قرار ہے۔ تو بھگوان بھی اپنے بھگت کے لئے بے چین ہے۔ ان کی حالت ایسی ہی ہے۔ جیسی ماں اور بچہ کی

۱۔ ہوگیا ۲۔ پانی ۳۔ میٹھا

جب بچہ، اپنی ماں سے بچھڑ جاتا ہے۔ تو ماں، بچہ کے لئے اور بچہ، ماں کے لئے بیتاب رہتا ہے۔ اسی طرح بھگت اور بھگوان ایک دوسرے کی محبت میں مضطرب رہتے ہیں۔

پربھو کے دیو اسنے سرمد فرماتے ہیں ؎

سرمد اگرش وفاست خود مے آید　　در آمدنش رواست خود مے آید

مطلب۔ اے سرمد! اگر وہ یعنی پرماتما وفادار ہے اور تجھے ملنا مناسب سمجھتا ہے۔ تو خود تیرے پاس آئے گا۔

پھر کہتے ہیں ؎

بیہودہ چرا در پئے او مے گردی　　بنشیں! اگر او خداست خود مے آید

مطلب۔ تو کیوں اس کی تلاش میں بے ہودہ پھر رہا ہے۔ ایک جگہ پر بیٹھا رہ۔ اگر وہ تیرا مالک ہے۔ تو خود بخود کو ڈھونڈ کر تجھے ملیگا۔

آگے چل کر بھگوان کرشن، ارجن سے کہتے ہیں ؎

अपि चेत्सुदुराचारो भजते मामनन्यभाक् ।
साधुरेव स मन्तव्यः सम्यग्व्यवसितो हि सः ॥

اپی۔ چیت۔ سُدُراچارو۔ بھجتے۔ مام۔ اننیہ۔ بھاک
سادھو۔ ایو۔ سا۔ منتویہ۔ سمیک۔ ویوستو۔ ہی۔ سا　　۹/۳۰

ترجمہ۔ اے ارجن! اگر بڑے سے بڑا دُراچاری (پاپی) بھی یک دل ہو کر میری بھگتی کرے تو اُس کو سادھو ہی ماننا چاہیئے۔ کیونکہ اب اُس نے نیک ارادہ کر لیا ہے۔ کہ بھگوان ہے اور اس کی تلاش کرنی لازمی ہے۔

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں ۔

क्षिप्रं भवति धर्मात्मा शश्वच्छान्तिं निगच्छति।
कौन्तेय प्रति जानीहि न मे भक्तः प्रणश्यति॥

کھپرم[1] ۔ بھَوَتی[2] ۔ دھرماتما ۔ ششوت[3] ۔ شانتم ۔ نگچھتی[4]
کونتیے ۔ پرتی[5] ۔ جانی ہی[6] ۔ نہ ۔ مے ۔ بھکتا ۔ پرنشیتی ۔ [9] ۳۱

ترجمہ ۔ ایسا شخص جلدی ہی دھرماتما ہو جاتا ہے ۔ اور ہمیشہ رہنے والی شانتی (تسکین) کو پاتا ہے ۔ اے ارجن! تو یقین کر جان کہ میرے بھگت کا کبھی بھی ناش نہیں ہوتا ۔

پیارے بھائیو! بھگوان جس طرح اپنے بھگتوں کی رکھشا (حفاظت) کرتے ہیں ۔ یہ کچھ چھپی ہوئی بات نہیں ہے ۔ نند انائی ۔ سدنا قصائی ۔ چلیا چار ۔ بھگت پرہلاد ۔ اور مہارانی دروپدی کی جس طرح رکھشا بھگوان نے کی ۔ ان واقعات کو آپ بخوبی جانتے ہیں ۔ مگر یاد رہے کہ دل کی بھگتی ہی بھگوان قبول کرتے ہیں ۔ صرف زبانی جمع خرچ سے کچھ نہیں بنتا ۔

کبیر بھگت جی کا واک ہے ؎

مالا پھیریاں جُگ گیا مِٹا نہ من کا پھیر ۔ کر کا منکا ڈار کے من کا منکا پھیر
یعنے ہاتھ کے منکے کو پھینک کر دل کے منکے کو پھیر کہ اسی کا نام سچی بھگتی ہے ۔

ایک اور جگہ کہتے ہیں ؎

مالا میری کاٹھ کی دھاگے سیتے پروئے من میں گھنڈی[9] پاپ کی تیرے نام جپے کیا ہوئے

۱ ۔ جلدی ... [illegible]
۸ ۔ [illegible] ۹ ۔ گانٹھ

گورو ارجن دیو جی سکھمنی صاحب میں فرماتے ہیں ؎

رہت اور۔ کچھ اور کماوت　　من نہیں پریت مُکھوں گنڈھ لاوت

مطلب ۔ اے انسان! تُو کہتا کچھ اور ہے۔ کرتا ہے کچھ اور زبان سے رام رام کہہ رہا ہے۔ لیکن من میں پریت ہے ۔

جاننہار پربھو پرَبین　　باہر بھیکھ ۔ نہ کاہو بھین

مطلب ۔ مگر پربھو انترجامی (عالم الغیب) ہیں ۔ وہ باہر کے سوانگ سے خوش ہونے والے نہیں ۔

اور اُپدیسے ۔ آپ نہ کرے　　آوت جاوت ۔ جنمے مرے

مطلب ۔ تُو اوروں کو اُپدیش کرتا ہے ۔ لیکن خود بے عمل ہے ۔ اِس واسطے بار بار پیدا ہوتا اور مرتا ہے ۔

جس کے انتر بسے نرنکار　　تس کی سیکھ ۔ ترے سنسار

مطلب ۔ جس نے پرماتما کو اپنے اندر پہچانا ہے ۔ اُس کی ہدایت سے ایک جہان سُدھر جاتا ہے ۔

جو تم بھانے ۔ تن پربھ جاتا　　نانک اُن کے چرن پرانا

مطلب ۔ جو پربھو کے پیارے ہیں وہی پربھو کو جانتے ہیں ۔ گورو جی مہاراج فرماتے ہیں ۔ کہ ایسے آدمیوں کے تو پاؤں چھونے کو دِل چاہتا ہے

سر اقبال کا ایک شعر ہے ؎

کبھی سر بسجدہ ہُوا جو میں، تو زمیں سے آنے لگی صدا
تیرا دل تو ہے صنم آشنا تجھے کیا ملیگا نماز میں

مطلب ۔ جب کبھی میں نے نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کیا۔ تو زمین سے آواز آئی کہ تیرے دل میں تو لذتِ دنیا سمائی ہوئی ہے۔ تجھے نماز سے کیا حاصل ہوگا۔

اسی مضمون کو فارسی زبان کا ایک شاعر اس طرح بیان کرتا ہے۔

بہ زمین چو سجدہ کردم ز زمین ندا بر آمد
که مرا خراب کردی تو بہ سجدۂ ریائی

مطلب ۔ شاعر کہتا ہے ۔ میں نے جب نماز پڑھتے ہوئے سجدہ کیا تو زمین سے آواز آئی کہ او مکار اور ظاہردار بندے! تیرے اس ریا آمیز سجدہ نے جو صدق و خلوص سے بالکل خالی ہے ۔ مجھے بھی ذلیل اور خراب کیا ہے ۔

مولانا روم کی مثنوی معنوی میں ایک واقعہ درج ہے کہ ایک گڈریا جنگل میں بیٹھ کر خدا سے کہہ رہا تھا

تو کجائی تا شوم من چاکرت　　چارقت دوزم کنم شانہ سرت

مطلب ۔ اے خدا! تو کہاں ہے کہ میں تمہاری نوکری کروں ۔ تیرا جوتا سیئوں ۔ اور تیرے سر میں کنگھی کروں ۔

پھر کہا

تو کجائی تا کہ خدمت ہا کنم　　جامہ اَت را دوزم و بخیہ زنم

مطلب ۔ اے خدا! تو کہاں ہے کہ تیری خدمت کروں اور تیرے لئے کپڑے سیئوں ۔

پھر کہا ؎

جامہات شویم شپشہا بیت کُشم ․․․ شیر پیش ات آورم اے مُحتشم

مطلب - اے خدا! تو میرے پاس آ - میں تیرے کپڑے دھوؤنگا - تیری جوئیں ماروں گا - اور تجھے دودھ پلاؤں گا -

پھر کہا ؎

ور ترا بیماری آید بہ پیش ․․․ من ترا غمخوار باشم ہمچو خویش

مطلب - اگر تو بیمار ہوگا - تو میں اپنوں کی طرح تیری تیمار داری کرونگا

پھر کہا ؎

دستکت بوسم بمالم پایکت ․․․ وقت خواب آید بروبم جایکت

مطلب - تیرے ہاتھ چوموں گا اور تیرے پاؤں کی مالش کرونگا - اور سونے کے وقت تیری جگہ پر جھاڑو دونگا -

پھر کہا ؎

گر بہ بینم خانہ ات را من دوام ․․․ روغن و شیرت بیارم صبح و شام

مطلب - اگر میں تیرا گھر دیکھ لوں - تو ہمیشہ صبح و شام تیرے لئے گھی اور دودھ لاؤں -

پھر کہا ؎

ہم پنیرو نانہائے روغنیں ․․․ خمرہا جغرات ہائے نازنیں

سازم و آرم بہ پیشت صبح و شام ․․․ از من آوردن ز تو خوردن طعام

مطلب - اور لذیذ دہی کے مٹکے بھی تیرے پاس لاؤں اور صبح و شام پر اٹھے

۱- جوئیں ۲- مالش کرونگا ۳- پاؤں ․․․ ۴- دہی

اور پنیر بنا کر تجھے کھلاؤں۔

گڈریا ایسی بے تکلفانہ باتیں خدا کی شان میں کہہ رہا تھا۔ کہ حضرت موسےٰ کوہ طُور کی طرف جاتے ہوئے وہاں سے گذرے۔ گڈریے کی یہ باتیں سُنکر اُس سے پُوچھنے لگے کہ تُو یہ باتیں کس کو کہہ رہا ہے۔ گڈریے نے جواب دیا کہ خدا کو جس نے کہ مجھے پیدا کیا ہے اور جس نے یہ زمین و آسمان بنائے ہیں۔

یہ سُن کر حضرت موسےٰ طیش میں آ گئے اور کہنے لگے۔

رہیں چہ ژاژ[۱] است ایں چہ کفر است و فشار
پنبہ[۲] اندر دہان خود فشار[۳]
گند کفرِ تو جہاں را گندہ کرد
کفرِ تو دیبائے[۴] دیں را ژندہ[۵] کرد

مطلب۔ او گڈریے! یہ کیا کُفر بک رہا ہے۔ اپنے منہ کو بند کر۔ تمہارے کُفر کی بدبُو سے جہان گندہ ہو رہا ہے۔ تمہارے کُفر نے دِین کے ریشمی کپڑے کو چیتھڑا بنا دیا ہے۔

پھر کہا۔ اَے بیوقوف گڈریے! خدا بھی کہیں بیمار ہوتا ہے۔ کیا اُسے بھی دودھ اور دہی کی ضرورت پڑتی ہے۔ کیا وہ پراٹھے اور گھی کھاتا ہے کیا اُس کے سر میں بھی جُوئیں پڑتی ہیں؟

گڈریا یہ سُنکر سہم گیا اور عرض کی کہ یا حضرت! مجھ سے غلطی ہو گئی ہے آئندہ ایسا کبھی نہ کہوں گا۔

جب حضرت موسےٰ کوہ طُور پر پہنچے۔ تو

۱- بکواس ۲- روئی ۳- صاف کر ۴- ریشمی کپڑا ۵- چیتھڑا

وحی آمد سوئے موسےٰ از خدا بندۂ[1] ما را ز ما کردی جدا
تو برائے وصل[2] کردن آمدی یا برائے فصل[3] کردن آمدی

مطلب غیب سے آواز آئی ۔ اَے موسےٰ ! تُو نے میرا پیارا بندہ مجھ سے جُدا کر دیا ہے ۔ تُو بچھڑے ہوؤں کو ملانے آیا ہے ۔ یا ملے ہوؤں کو جُدا کرنے آیا ہے ۔

خدا نے پھر فرمایا ؎

ما برون را ننگریم[5] و قال[6] را ما درون را بنگریم و حال[7] را

مطلب ۔ موسےٰ ! ہم ظاہری حالت اور زبانی باتوں پر نظر نہیں رکھتے ہم تو دِل کی کیفیت کو دیکھتے ہیں ۔

پھر فرمایا ؎

ناظرِ قلبیم اگر خاشع[8] بود گرچہ گفتِ لفظ ناخاضع[9] بود

مطلب ۔ اَے موسےٰ ۔ ہم تو دل کی عاجزی کو دیکھنے والے ہیں ۔ اگرچہ لفظ نامناسب ہی کیوں نہ ہوں ۔

پھر فرمایا ؎

چند ازیں الفاظ و اِضمار و مجاز سوز خواہم سوز با آں سوز ساز

مطلب ۔ اے موسےٰ ! ہم ان ظاہری الفاظ کی پرواہ نہیں کرتے ۔ ہم سوز یعنی دلی تڑپ کو چاہتے ہیں ۔ تُو سوز پیدا کر ۔ تڑپ پیدا کر

پھر فرمایا ؎

آتشے از عشق در جاں[10] بر فروز سر بسر[11] فکر و عبادت را بسوز[12]

۱ ۔ آکاش بانی ۲ ۔ ملاپ ۳ ۔ علیحدگی ۴ ۔ جُدا کرنے ۵ ۔ نہیں دیکھتے ۶ ۔ زبانی باتیں ۷ ۔ دل کی کیفیت
۸ ۔ عاجز ۹ ۔ نامناسب ۱۰ ۔ روح میں ۱۱ ۔ سراسر ۱۲ ۔ خیالات

مطلب ۔ اے موسےٰ! تو دل میں عشق کی آگ روشن کر اور اپنی عبادت میں سچا درد اور تڑپ پیدا کر۔

پھر فرمایا ؎

موسیا آداب دانان دیگر اند سوختہ جان[1] و روانان[2] دیگر اند

مطلب ۔ اے موسےٰ! عقلمندوں اور داناؤں کے انداز اور ہیں ۔ اور دل جلوں اور عاشقوں کے طور طریقے کچھ اور ہیں ۔

پھر فرمایا ؎

تو ز سرمستان قلاؤزی مجو جامہ چاکان را چہ فرمائی رفو

مطلب ۔ اے موسےٰ! تو میرے مستوں میں دانشمندی اور علم و ادب مت ڈھونڈ ۔ تو دیوانوں کو یہ کیا ہدایت کر رہا ہے کہ وہ اپنے جامہ کے چاک رفو کریں ۔ دیوانے کو اس بات کا ہوش کہاں کہ اس کا کپڑا سلامت ہے یا پھٹا ہوا ہے ۔

خلاصہ یہ کہ مست اور دیوانہ آدمی تمیز اور سلیقہ سے بالاتر ہوتا ہے ۔

پھر فرمایا ؎

ملّتِ عشق از ہمہ دیں ہا جدا است عاشقاں را ملّت و مذہب خدا است

مطلب ۔ مذہبِ عشق اور تمام مذاہب سے نرالا ہے عاشقوں کا مذہب فقط خدا ہے یعنی وہ ظاہری آداب و رسوم سے آزاد ہیں ۔ اور ہر وقت خدا کی محبت میں غرق اور مدہوش رہتے ہیں ۔ اس کے سوا اور انہیں کچھ خبر نہیں ہوتی ۔

آخر موسےٰ کو حکم ہوا ۔ کہ اس گڈریے سے معافی مانگو ۔ چنانچہ حضرت موسےٰ

۱۔ جلے دل ۲۔ روح ۳۔ رہنمائی، ہوشیاری ۴۔ دانشمندی

سنے واپس جاکر گڈریے سے معافی مانگی۔

معزز حاضرین! سچی بھگتی دل کا معاملہ ہے۔ اس میں علمیت اور زبان دانی کو دخل نہیں۔ کوئی شخص پرماتما کی تعریف میں فصاحت و بلاغت کے دریا بہا دے لیکن اگر اُس کے دل میں پرماتما کی سچی لگن نہیں تو اس کے مرصّع الفاظ کوئی قدر و قیمت نہیں رکھتے۔ علم سے یا کتابوں کے پڑھنے سے پرماتما نہیں مل سکتا۔ پرماتما ملتا ہے دلی تڑپ یا صادق طلب سے۔ کبیر بھگت۔ نرلوچن بھگت۔ رَوداس چمار ان پڑھ تھے۔ دھنا جاٹ تو سراسر گنوار ہی تھا۔ مگر چونکہ یہ لوگ سچے بھگت تھے۔ اس لئے پرماتما کو پا گئے۔

کبیر بھگت جی کا ایک واک ہے ؎

پڑھ پڑھ کے سب جگ مُؤا پنڈت بھیا نہ کوئے
ڈھائی اُکھر پریم کے پڑھے سو پنڈت ہوئے

کٹھ اُپنشد کا منتر ہے۔

नायमात्मा प्रवचनेन लभ्यो न मेधया न बहुना श्रुतेन
यमेवैष वृणुते तेन लभ्यस्तस्यैष आत्मा विवृणुते तनुं स्वाम्

نہ۔ ایَم۔ آتما۔ پروچنین۔ لبھیو۔ نہ۔ میدھیا۔ نہ۔ بہونا۔ شرتین
یم۔ ایو۔ ایشہ۔ ورنوتے۔ تین۔ لبھیاستسیہ۔ ایش۔ آتما۔ وِور نوتے تنُم سوام

ترجمہ۔ پرماتما نہ تو بہت بولنے سے ملتا ہے۔ نہ کتابوں کے پڑھنے سے۔ نہ بہت اُپدیش سننے سے۔ جو شخص پرماتما سے ملنے کی سچی خواہش کرتا ہے۔ اُسی کو ہی پرماتما کے درشن نصیب ہوتے ہیں۔

۱۔ پرماتما ۲۔ بولنے سے ۳۔ معانی حفظ کرنے سے ۴۔ خواہش کرتا ہے ۵۔ خواہش کرتا
۶۔ اپنے آپ کو ظاہر کرتے ہیں۔

بعینہٖ ، یہی بات منڈک اُپ نشد میں بھی آئی ہے۔

مولانا رومؔ کہتے ہیں ؎

ہر کجا درد ے دوا آنجا رسد ہر کجا فقرے[1] نوا[2] آنجا رسد

مطلب ۔ جہاں درد ہوتا ہے ۔ دوا بھی وہاں پہنچتی ہے ۔ جسے بھوک ہوتی ہے روٹی بھی اُسے ملتی ہے ۔

خواجہ حافظ کا شعر ہے ؎

عاشق کہ شد کہ یار بحالش نظر نہ کرد ۔ اے خواجہ درد نیست وگرنہ طبیب ہست

مطلب ۔ وہ عاشق کیا اگر محبوب اس پر مہربان نہیں یعنی اس کا عشق خام ہے۔ سچے عاشق کو محبوب ضرور ملتا ہے ۔ اے خواجہ ! تیرے دل میں درد نہیں ورنہ طبیب تو موجود ہے ۔ یعنی اگر تو دل میں سچی تڑپ پیدا کرے تو محبوب فوراً مل جائیگا۔

اسی لئے تو بھگوان ، بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں ۔

नाहं वेदैर्न तपसा न दानेन न चेज्यया ।
शक्य एवंविधो द्रष्टुं दृष्टवानसि मां यथा ॥

نہ ۔ اہم[3] ۔ ویدئی[4] ۔ نہ ۔ تپسا ۔ نہ ۔ دانین ۔ نہ ۔ ججیہ[5] ۔ یا
شکیہ ۔ ایوم ۔ ودھو[6] ۔ درشٹم ۔ درشٹوان[7] سی ۔ مام[9] یتھا[10] $\frac{11}{53}$

ترجمہ ۔ اے ارجن ! تُو نے میرے جو درشن کئے ہیں ۔ ایسے درشن نہ تو وید پڑھنے سے ، نہ تپ کرنے سے ، نہ دان دینے سے نہ یگیہ کرنے سے ملتے ہیں ۔

بلکہ

۱ ۔ بھوک ۲ ۔ روٹی ۳ ۔ میں ملتا ہوں ۴ ۔ ویدوں کے مطالعہ سے ۵ ۔ یگیہ کرنے سے ۶ ۔ اس طرح
۷ ۔ [illegible]

भक्त्या त्वनन्यया शक्य अहमेवंविधोऽर्जुन ।
ज्ञातुं द्रष्टुं च तत्त्वेन प्रवेष्टुं च परंतप ॥

بھکتیا ۔ توانینیہ یا ۔ شکیہ ۔ اہم ایوم ۔ ودھو ۔ ارجن
گیاتم ۔ ورشٹم ۔ چہ ۔ تتتوین ۔ پرویشٹم ۔ چہ ۔ پرم تپ ۵۴/۱۱

ترجمہ ۔ سچی بھگتی سے ہی میرا ایسا روپ دیکھا جا سکتا ہے ۔ جانا جا سکتا ہے اس میں سمایا جا سکتا ہے ۔

بلکہ بھگوان تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ اے ارجن !

मां हि पार्थ व्यपाश्रित्य येऽपि स्युः पापयोनयः ।
स्त्रियो वैश्यास्तथा शूद्रास्तेऽपि यान्ति परां गतिम् ॥

مام ۔ ہی ۔ پارتھ ۔ ویپاشرتیہ ۔ یے ۔ اپی ۔ سیو ۔ پاپ یونیا ۔
استریو ۔ ویشیا ۔ تتھا ۔ شودراستے ۔ اپی ۔ یانتی ۔ پرام ۔ گتم ۳۲/۹

ترجمہ ۔ سچی بھگتی سے تو پاپی لوگ اور استریاں ۔ ویش اور شودر بھی مجھے پا جاتے ہیں ۔

किं पुनर्ब्राह्मणाः पुण्या भक्ता राजर्षयस्तथा ।
अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम् ॥

کم ۔ پنیاہ ۔ براہمنا ۔ پنیا ۔ بھکتا ۔ راج ۔ رشیہ ۔ تتھا
انیتم ۔ اسکھم ۔ لوکم ۔ اِمم ۔ پراپیہ ۔ بھجسو ۔ مام ۳۳/۹

ترجمہ ۔ تو پھر پنیہ وان (نیک) ۔ برہمنوں اور میرے بھگت ۔ راج رشیوں کا کہنا ہی کیا ہے ۔ اس لئے اے ارجن ! تو اِس فانی اور سکھ سے خالی

۱ ۔ بھگتی سے ۲ ۔ لائق ۳ ۔ تتو سے ۴ ۔ پرویش ۔ داخل ۵ ۔ آشرا لے کر ۶ ۔ جو اہم پیشہ ۷ جاتے ہیں ۸ ۔ کیا
۹ ۔ [illegible]

دُنیا میں رہتا ہُوا میرا بھجن کر۔

سمجھو! بالمیک ایک ڈاکو تھے۔ ایک سادھو کی سنگت میں پڑنے سے رام کا اُلٹ (مرا مرا) جاپ کرنے سے ہی رشی بن گئے۔

اِس پرگوسائیں تلسیداس جی کہتے ہیں ؎

اُلٹا نام جپت جگ جانا   بالمیک بھئے[1] برہم[2] سمانا

مطلب۔ دُنیا کو معلوم ہے کہ بالمیک رام کا اُلٹ مرا مرا کا جاپ کرنے سے ہی برہم میں سما گئے۔

سُکھمنی صاحب میں آیا ہے ؎

گُر کی مَت تُو سے آیا نے   بھگتی بناں بہوں ڈُوبے سیانے

مطلب۔ اے نادان! گورو کی ہدایت پر چل۔ سچی بھگتی کے بغیر بڑے بڑے دانا بھی اِس زندگی کے سمندر کو پار نہ کر سکے۔ اور ڈُوب گئے۔ یعنی پرماتما تک نہ پہنچ سکے۔

بھگتی بھائے[3] ترئیے سنسار   بن بھگتی تن ہوسی چھار[4]

مطلب۔ بھگتی سے ہی اِس سمندر کو عبور کیا جا سکتا ہے۔ بھگتی کے بغیر انسان محض مٹی کا تودہ ہے۔

اِسی گرنتھ میں ایک اور جگہ لکھا ہے ؎

سو کیوں وِسرے۔ جیہ گھالی[5] نہ بھانے[6]۔ سو کیوں وِسرے۔ جیہ کیا جانے
سو کیوں وِسرے۔ جیہ سب کچھ دِیا۔ سو کیوں وِسرے۔ جیہ جِیدن[7] جیا
سو کیوں وِسرے۔ جیہ اگن[8] میں راکھے۔ گُر پرسادکو[9]۔ وِرلا[10] لا[11] کھے[12]

۱۔ ہوئے [illegible] ۴۔ [illegible] ۸۔ زندگی کا جی زندگی
۹۔ آگ ۱۰۔ دَیا۔ مہربانی ۱۱۔ کوئی ۱۲۔ دیکھتا ہے۔

سوکیوں دِسرے جیہہ سُکھ تنے کاڈھے جنم جنم کا ٹوٹا گانڈھے
گرُ پورے نت ایہہ سےبھجھایا۔ پربھ اپنا نانک جن دِھیایا

مطلب۔ جو پربھو انتریامی (عالم الغیب) ہے اور ہمارے سب کاموں کو دیکھ رہا ہے۔ جس نے ہمیں سب کچھ دیا ہے۔ اُس کو کبھی بھی نہیں بھولنا چاہیئے۔ اگر بھگت ما بھگوان کا بھجن کرتا ہے۔ تو بھگوان بھی بھگت کو یاد کرتے ہیں۔

چنانچہ بھگوت گیتا میں بھگوان فرماتے ہیں۔

ये यथा मां प्रपद्यन्ते तांस्तथैव भजाम्यहम् ।

یے۔ یتھا۔ مام۔ پرپدینتے۔ تام۔ تتھیو۔ بھجامی۔ اہم

ترجمہ۔ اے ارجن! جو جس طرح میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں بھی اُسی طرح اُنہیں یاد کرتا ہوں۔

لیکن پیارے بھائیو! یہی بھگتی ہر ایک کا حصہ نہیں۔ یہ بھی اچھے نصیبوں کی بات ہے۔ انسان انیک (بےشمار) جنموں میں نیکی کرتا ہے تب جاکر یہ چیز ملتی ہے۔

گوسائیں تلسیداس جی کہتے ہیں سے

سُت۔ دارا۔ اور لکشمی پاپی گرہ بھی ہو۔ سنت سماگم۔ ہری کتھا تلسی دُربھ دو۔

مطلب۔ دھن۔ بیوی۔ بیٹا پاپی کے گھر میں بھی موجود ہوتے ہیں۔ مگر سنتوں کی سنگت اور پربھو کا بھجن یہ دو چیزیں مشکل سے ملتی ہیں۔

گورو نانک دیوجی کا بھی واک ہے سے

[illegible]
۸۔ اُن کو ۹۔ ویسے ۱۰۔ لڑکا ۱۱۔ بیوی ۱۲۔ گھر

سادھ سنگت۔ ہری کیرتن۔ سُرکر[۲] مَن کے کرما[۳] ں
کہو نانک تِس بھیو پراپت جِس پُورب[۴] لِکھے کا لہنا[۵] ئی

مطلب۔ سنتوں کی سنگت اور پرماتما کا بھجن یہ سب کاموں میں سے اعلیٰ ترین کام ہیں۔ لیکن یہ اس کے نصیب میں آتے ہیں جس نے پچھلے جنم میں بہت نیکیاں کی ہوں۔

عبادت کے متعلق انگلستان کا مشہور شاعر ٹینی سن Tennyson اپنی نظم Morte D'Arthur میں کہتا ہے۔

More things are wrought by prayer.
Than this world dreams of,
For what are men better than sheep or goats
That nourish a blind life within the brain,
If knowing God, they lift not hands of prayer
Both for themselves and those who call them friends?

ترجمہ۔ عبادت سے ایسے ایسے کام سرانجام ہوتے ہیں جو لوگوں کے خواب و خیال میں بھی نہیں آ سکتے۔ انسان کیونکر بکریوں اور بھیڑوں سے برتر کہلا سکتا ہے۔ اگر وہ جاہل ہے اور دماغی اعتبار سے تاریک زندگی بسر کرتا ہے۔ خدا کو مانتا ہوا بھی اپنے اور اپنے دوستوں کی خاطر دُعا کے لئے ہاتھ نہیں اُٹھاتا۔

صاحبان! ارجن کے دل پر بھگتی کی عظمت کا نقش بٹھانے کی غرض

۱۔ سرتاج ۲۔ کام ۳۔ پچھلے جنم ۴۔ وصولی ۔ جمع

سے بھگوان ، بھگوت گیتا میں بار بار بھگتی کی مہماں کا ورنن کرتے ہیں ۔

آٹھویں ادھیائے میں فرماتے ہیں ۔

पुरुषः स परः पार्थ भक्त्या लभ्यस्त्वनन्यया।
यस्यान्तःस्थानि भूतानि येन सर्वमिदं ततम्॥

پُرُشا ۔سا ۔پرا ۔ پارتھ ۔ بھکتیا ۔ لبھیس ۔ تو ۔اننیہ ۔ یا
لیسیہ ۔ انتاستھانی ۔ بھوتانی ۔ ین ۔ سروم ۔ اِدم ۔ تتم ۸/۲۲

ترجمہ ۔ اے ارجن ! جس پرماتما سے یہ ساری مخلوق پیدا ہوئی ہے اور جو سارے جگت (جہان) میں سمایا ہوا ہے ۔ وہ اننیہ بھگتی (یکسُو عبادت) سے ہی مل سکتا ہے ۔

اسی طرح نویں ادھیائے میں فرماتے ہیں ۔

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु।
मामेवैष्यसि युक्त्वैवमात्मानं मत्परायणः॥

من ۔ منا ۔ بھو ۔ مد بھکتو ۔ مد ۔ یاجی ۔ مام ۔ نمسکرو
مام ۔ ایو ۔ ایشیسی ۔ یکتا ۔ ایوم ۔ آتمانم ۔ مت ۔ پرایناَ ۹/۳۴

ترجمہ ۔ اے ارجن ! تو مجھ میں من لگا ۔ میری عبادت (بھگتی) کر ۔ میرے لئے یگیہ کر ۔ میرا آسرا لے کر اپنے آتما کو مجھ میں لگا ۔ تو مجھ کو ہی پائے گا ۔

اسی بات کو اٹھارہویں ادھیائے میں گیتا کا نچوڑ نکالتے ہوئے پھر دُہراتے ہیں ۔

(شلوک اگلے صفحہ پہ درج ہے)

۱۔ پرماتما [illegible] بھگتی [illegible] یگیہ کر
۸۔ مجھے پاسے گا ۹۔ اسی طرح جڑ کر ۱۰۔ میری شرن لے کر

मन्मना भव मद्भक्तो मद्याजी मां नमस्कुरु।
मामेवैष्यसि सत्यं ते प्रतिजाने प्रियोऽसि मे॥

من - منا - بھو - مد - بھکتو - مد - یا جی - مام - نمسکرو

۱۸/۶۵ مام - ایو - ایشیسی - سیتم - تے - پرتی جانے - پریو - اسی - مے

ترجمہ - اے ارجن! تو مجھ میں من لگا - میرا بھگت بن - میرے لئے یگیہ کر - مجھے نمسکار کر - تو مجھے ہی پائے گا - میں تم سے سچی پرتگیا کرتا ہوں - تو میرا پیارا ہے -

پیارے بھائیو! بھگوان، بھگت کے ہردے (دل) میں ہی بستے ہیں - بھگت کا ہردا ہی بھگوان کا مندر ہے - بھگوت گیتا میں بار بار یہ بات کہی گئی ہے - دسویں ادھیائے میں اپنی وبھوتیوں کا بیان کرتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں -

अहमात्मा गुडाकेश सर्वभूताशयस्थितः।

۱۰/۲۰ اہم - آتما - گڑاکیش - سرو - بھوت - آشیے - ستھتا

ترجمہ - اے ارجن! سب کے ہردے (دل) میں ٹھہرا ہوا آتما میں ہوں -

پندرہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں -

सर्वस्य चाहं हृदि सन्निविष्टः।

۱۵/۱۵ سرو سیہ - چہ - اہم - ہردے - سم - نوشٹا

ترجمہ - اے ارجن! میں سب کے دل میں موجود ہوں -

پھر اٹھارہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں -

ईश्वरः सर्वभूतानां हृद्देशेऽर्जुन तिष्ठति।

ایشورا ۔ سروبھوتانام ۔ ہرد لیشے ۔ ارجن ۔ تشٹھتی $\frac{18}{61}$

ترجمہ ۔ اے ارجن! ایشور سب جانداروں کے دل میں ٹھہرا ہوا ہے ۔

کٹھ اُپنشد میں آیا ہے ۔

अङ्गुष्ठमात्रः पुरुषोऽन्तरात्मा
सदा जनानां हृदि सन्निविष्टः।

انگشٹ ۔ ماترا ۔ پرشو ۔ انتر ۔ آتما ۔ سدا جنانام ۔ ہردی ۔ سنم ۔ نوشٹا

ترجمہ ۔ پرماتما سب جانداروں کے دل میں رہتا ہے ۔

اسی مضمون کا ایک اور منتر ہے ۔

अणोरणीयान् महतो महीयान्
आत्मास्य जन्तोर्निहितो गुहायाम्।

انڑو ۔ انڑی یام ۔ مہتو ۔ مہی یان ۔ آتما ۔ اسیہ ۔ جنتو ۔ ہتو ۔ گوہایام

ترجمہ ۔ لطیف سے لطیف اور عظیم سے عظیم یعنی پرماتما گوشۂ دل میں موجود ہے ۔

گورو نانک دیوجی فرماتے ہیں ؎

پُہپ ۔ مدھیہ ۔ جیوں ۔ باس ۔ بستا ہے
مکر ۔ ماہیں ۔ جیوں ۔ چھائی ،
تیسے ہی ہری بست ہے
گھٹ ہی کھوجو بھائی ،

۱۔ دل میں ۲۔ ٹھہرا ہوا ۳۔ آدمیوں ۴۔ ٹھہرا ہوا ۵۔ نہایت سے نہایت ۶۔ بڑے سے بڑا ۷۔ آدمی [illegible]
۸۔ چھپا ہوا ۹۔ بدھی کے گوشہ میں ۱۰۔ پھول ۱۱۔ میں ۱۲۔ خوشبو ۱۳۔ آئینہ ۱۴۔ ہردہ ۔ دل

مطلب۔ جیسے پھول کے اندر خوشبو بستی ہے۔ اور آئینہ کے اندر عکس۔ اسی طرح تمہارے اندر بھگوان رہتے ہیں۔ اے بھائی! پرماتما کو اپنے دل میں ہی ڈھونڈو۔

اسی بات کو پھر ایک اور جگہ پر گورو جی مہاراج یوں بیان کرتے ہیں

گھٹ[1] گھٹ واسی سرب[2] نواسی
پربھ نیہڑے ہی تے نیہڑا

مطلب۔ پربھو سب کے دلوں میں بستے ہیں۔ اور نزدیک سے نزدیک ہیں۔

سر محمد اقبال کا شعر ہے

جنہیں میں ڈھونڈھتا تھا آسمانوں میں زمینوں میں
وہ نکلے میرے ظلمت[3] خانۂ دل کے مکینوں میں

خواجہ حافظ فرماتے ہیں

ما در پیالہ عکسِ رخِ یار دیدہ ایم
اے بے خبر ز لذت شرب مدام ما

ترجمہ۔ میں ہر وقت اپنے دل میں یار کے چہرہ کا عکس دیکھتا ہوں۔ اور اس سے میں ہمیشہ مست رہتا ہوں۔ جہان کو اس مستی کی کیا خبر۔

بلھے شاہ صاحب کہتے ہیں

دل بیڑے وچ یار پیارا توں کی بھالیں عالم سارا
جا بنارس مکے تیک اللہ شاہ رگ نھیں نزدیک

یعنی اے انسان! تو خدا کو ڈھونڈھنے کے لئے کیوں بنارس اور مکے

۱۔ دل ۲۔ سب میں ۳۔ تاریک خانہ ۴۔ رہنے والے ۵۔ دل ۶۔ بیابان ۷۔ ڈھونڈھنا ۸۔ تک ۹۔ سے

جا رہا ہے۔ وہ تو تیرے دِل میں بستا ہے۔ اِسے اپنے دِل میں ہی ڈھونڈھو۔

مشہور عارف شمس تبریز کہتے ہیں ؎

در زمین و آسمان و عرش نیز — من نہ گنجم ایں یقین داں اے عزیز

در دلِ مومن به گنجم اے عجب — گر مرا جوئی دراں دلہا طلب

مطلب۔ خدا کہتا ہے۔ کہ میں نہ تو زمین میں سما سکتا ہوں نہ آسمان میں اور نہ عرش میں۔ میں سما سکتا ہوں تو فقط اپنے بھگت کے دِل میں۔ اگر مجھے ڈھونڈھنا ہو۔ تو میرے بھگتوں کے دِل میں ڈھونڈھو۔

مولانا رومؒ فرماتے ہیں ؎

من نہ گنجیدم بہ[۱] افلاک و خلا[۳] — در عقول[۴] و در نفوس[۵] باہُدا[۶]

در دلِ مومن بہ گنجیدم چوں ضیف[۷] — بے ز چون و بے چگونہ بے زکیف

مطلب۔ خداوند تعالےٰ فرماتے ہیں۔ کہ میں نہ تو آسمانوں میں سما سکتا ہوں۔ نہ خلا میں اور نہ عقل میں اور نہ تربیت یافتہ نفس میں۔ یعنی انسان کی عقل کتنی ہی ترقی کیوں نہ کر جائے۔ لیکن مجھے نہیں پا سکتی۔

ہاں! اپنے بھگت کے دِل میں میں اس طرح سما جاتا ہوں۔ جس طرح مہمان جو کہ کسی قسم کی چون و چرا کئے بغیر دوسرے کے گھر میں سما جاتا ہے۔

سنسکرت کا ایک شلوک ہے۔

नाहं वसामि वैकुण्ठे योगिनां हृदये न च।
भक्ता मे यत्र गायन्ति तत्र तिष्ठामि नारद ॥

۱۔ سماں ۲۔ بھگت ۳۔ آکاش ۴۔ عقل ۵۔ من ۶۔ ہدایت یافتہ ۷۔ مہمان

نہ۔ اہم۔ وسامی۔ ویکنٹھے۔ یوگینا۔ ہردیے۔ نہ۔ چا
بھکتا۔ مے۔ یتر۔ گاینتی۔ تتر۔ تشٹھامی۔ نارد

ترجمہ۔ بھگوان فرماتے ہیں۔ اَے نارد مُنی! نہ تو میں بیکنٹھ (بہشت) میں رہتا ہوں۔ اور نہ یوگیوں کے دلوں میں۔ جس جگہ بھگت میرا بھجن کرتے ہیں۔ میں وہاں ہی رہتا ہوں۔

رامائن میں آیا ہے کہ شری رام چندر جی مہاراج بن باس کو جاتے ہوئے بالمیک آشرم میں پہنچ کر بالمیک رشی سے پوچھتے ہیں۔ مہاراج! کُٹیا بنانے کی جگہ بتائیے۔ بالمیک رشی جواب میں کہتے ہیں۔

कर नित करहिं राम पद पूजा
राम भरोस हृदय नहीं दूजा।
चरन रामतीर्थ चलि जाही
राम बसहुं तिन्हके मन माहीं॥

کر۔ نت۔ کریں۔ رام۔ پد۔ پُوجا
رام۔ بھروس۔ ہردے۔ نہیں۔ دُوجا
چرن۔ رام۔ تیرتھ۔ چل۔ جاہیں
رام۔ بسو۔ تن۔ کے۔ من۔ ماہیں

ترجمہ۔ مہاراج! جن کے ہاتھ نت شری رام چندر جی کے چرنوں کی پُوجا کرتے ہیں۔ اور جن کو شری رام چندر جی کا ہی بھروسہ ہے۔ کسی دوسرے کا نہیں اور جو پیادہ پا چل کر شری رام چندر جی کے تیرتھوں کی یاترا کرتے ہیں۔ اَے

۱۔ بستا ہوں ۲۔ یوگیوں کے دل میں ۳۔ گاتے ہیں ۴۔ وہاں ٹھہرتا ہوں ۵۔ ہاتھ ۶۔ پاؤں ۷۔ بھروسہ ۸۔ دوسرا ۹۔ ان میں

مہاراج! آپ اُن کے من کے مندر میں بسیرا کیجیے۔

تو پیارے بھائیو! پرماتما دل میں ہی رہتا ہے۔ لیکن دل کے پاک ہو جانے پر ہی اس میں نظر آسکتا ہے۔ دِل کے پاک ہونے پر ہی چشمِ باطن پیدا ہوتی ہے۔ جس سے پرماتما کا دیدار نصیب ہوتا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکے۔ ہم دل کو پاک کرنے کی کوشش کریں۔ جنم جنمانتر کے جوانی سنسکار (تاثرات) مَن پر بیٹھے ہوئے ہیں۔ جن کی صفائی مطلوب ہے۔ چنانچہ من کا صیقل (مانجھنا) کرنا ضروری ہے۔

مولانا رومؒ کہتے ہیں ؎

پس چُوں آہن گرچہ تیرہ ہیکلے[۱] صیقلے کُن صیقلے کُن صیقلے

مطلب۔ اگر تیرا من لوہے کی طرح بھی سیاہ ہو۔ تو اس کو صیقل کر۔ بار بار صاف کر۔

خواجہ حافظ کا شعر ہے ؎

آئینہ زنگار را صیقل ز تقوےٰ[۳] پاک کُن

پاک بنگر اندراں آئینہ جانانہ[۴] را

مطلب۔ دل کے شیشہ کی سیاہی کو تپ (ریاضت) سے صاف کر۔ پھر اُس کے اندر تجھے محبوب یعنی پرماتما نظر آئے گا۔

پس جو شخص دِل سے کوشش کرے گا۔ ایشور کے درشن پائے گا

سر اقبال کا شعر ہے ؎

دل ہی جائیگی کبھی منزل لیلےٰ اقبال کوئی دن اور ابھی بادیہ پیمائی[۵] کر

۱۔ سیاہ ۲۔ شکل ۳۔ ریاضت، تپ ۴۔ محبوب ۵۔ جنگل میں ڈھونڈھ

یعنی تم برابر چلتے رہو۔ کبھی نہ کبھی دن ضرور منزلِ مقصود پر پہنچ جاؤ گے۔

انسان کا جنم دُرلبھ (نایاب) ہے یہ بار بار نہیں ملتا۔ اِس کا انتہائی مقصد یہی ہے۔ کہ اِسی جنم میں ہی پربھو کے درشن ہو جائیں۔

گُورو گرنتھ صاحب میں آیا ہے ؎

پوڑی چھُٹکی۔ پھر ہتھ نہ آوے۔ اَہلا جنم گنوایا

یعنے سیڑھی کے چھُوٹ جانے سے پھر وہ سیڑھی ہاتھ نہیں آتی۔ اور آدمی دھم سے زمین پر آپڑتا ہے۔

اِسی طرح بھگوان کے درشن کئے بغیر یہ جنم گذر گیا۔ تو پھر خبر نہیں۔ یہ انسانی جنم کب نصیب ہو۔ اِس لئے اَے انسان! تُو موجودہ جنم کو غنیمت سمجھ اور اِسی جنم میں ہی ایشور پراپتی کر لے۔

کٹھ اُپ نشد کا منتر ہے۔

इह चेदशकद् बोद्धुं प्राक्शरीरस्य विस्रसः।
ततः सर्गेषु लोकेषु शरीरत्वाय कल्पते॥

اِہ[۱]۔ چیت۔ اشکت[۲]۔ بُودھم۔ پراک[۳]۔ شریرسیہ۔ وِسرسا[۴]
تتا۔ سرگیشو۔ لوکیشو[۵]۔ شریر[۶]۔ توائے[۷]۔ کلپتے[۸]

ترجمہ ۔ اگر انسان اس جنم میں موت سے پہلے پرماتما کو پالے تو بہتر ورنہ وہ جنم مرن یعنی آواگون (تناسخ) کے چکر میں پھنسا رہے گا۔ اور جب تک مکتی (نجات) نہیں پائے گا۔ بار بار پیدا ہوتا اور مرتا رہے گا۔

کین اُپ نشد میں بھی آیا ہے۔

۱۔ فضول ۲۔ اس جنم میں ۳۔ اگر ۴۔ ناقابل ۵۔ پہلے ۶۔ جسم چھوٹنے سے ... ۸۔ ... جسم ... دھارن کرتا رہتا ہے۔

इह चेदवेदीदथ सत्यमस्ति
न चेदिहावेदीन्महती विनष्टि: ।
भूतेषु भूतेषु विचिन्त्य धीरा:
प्रेत्यास्माल्लोकादमृता भवन्ति ॥

اِہ۔ چیت۔ اویدیدَتھ۔ ستیم۔ استی۔ نہ۔ چیت۔ اِہ۔ اویدین۔ مہتی۔ ونشٹی
بھوت۔ ایشو بھوت۔ ایشو۔ وچنتیہ۔ دھیرا۔ پریتیت۔ اسمات۔ لوکات۔ امرتا بھونتی

ترجمہ۔ اگر بھگوان کا گیان اس جنم میں ہو گیا۔ تو بہتر ورنہ پھر تیری تباہی میں کوئی شک نہیں۔ اس واسطے سمجھدار آدمی ہر جگہ اور ہر وقت پرماتما کے دھیان میں ہی رہتے ہیں۔ اور مرنے کے بعد نجات پاتے ہیں۔ یعنے پھر دُنیا میں لوٹ کر نہیں آتے۔

اس لئے آدمی کو چاہیئے کہ اپنے اس جنم کو نہایت قیمتی خیال کرے اور اسی جنم میں ہی بھگوت پراپتی (وصالِ حق) کی تہ دل سے کوشش کرے بھگتی اس مقصدِ اعلےٰ کے حصول کا بہترین ذریعہ ہے۔

چنانچہ بھگوان فرماتے ہیں۔

अनित्यमसुखं लोकमिमं प्राप्य भजस्व माम

انتیم۔ اسکھم۔ لوکم۔ اِمم۔ پراپیہ۔ بھجسو۔ مام ۹/۳۳

ترجمہ۔ اے ارجن! اس عارضی سُکھ سے خالی اور دُکھ سے بھرے ہوئے جہان میں آکر تو میرا بھجن کر۔ میری بھگتی کر۔ کیونکہ

(شلوک اگلے صفحہ پر ملاحظہ ہو)

۱۔ اس جنم میں ۲۔ اگر ۳۔ جان گیا ۴۔ سنئیہ ۵۔ بڑا ۶۔ ناش ۷۔ انسانوں میں ۸۔ دھیان کر کے ۹۔ بدھیمان
۱۰۔ [illegible]

भक्त्या मामभिजानाति यावान्यश्चास्मि तत्त्वतः।
ततो मां तत्त्वतो ज्ञात्वा विशते तदनन्तरम् ॥

بھکتیا۔ مام۔ ابھی۔ جانا تی۔ یاوان۔ یہ۔ چا۔ اسمی۔ تتوتا
تتو۔ مام۔ تتوتو۔ گیاتوا۔ وشتے۔ تت۔ انتترم ۱۸/۵۵

ترجمہ - میں کیا ہوں اور کون ہوں۔ یہ بھگتی کے ذریعہ سے ہی انسان سمجھ سکتا ہے۔ اے ارجن! اسی طرح مجھے جان کر بھگت مجھ میں ہمیشہ کے لئے سما جاتا ہے۔

اوم تت سدت

۱۔ بھگتی سے ... ۸۔ جان کر ۹۔ سما جاتے ہیں ۱۰۔ اس کے بعد

اوم

شری پرماتمنے نمہ

کرم کوشلم

(कर्म कौशलम)

(Efficiency in action)

سمبدھی اور اننیہ بھگتی کے بعد بھگوت گیتا کا تیسرا مکھیہ اپدیش ہے۔ کرم کوشلم یعنی کام کی لیاقت اور ہوشیاری

یہ اپدیش باقی دو اپدیشوں سے کم اہمیت نہیں رکھتا۔ بلکہ یہ اپدیش بھگوت گیتا کی امتیازی شان کو ظاہر کرتا ہے۔ عموماً ہر ہندو شاستر میں بھگتی اور گیان کی ہدایت کی گئی ہے۔ مگر یہ سہرا بھگوت گیتا کے سر ہے۔ کہ بھگتی اور گیان کا اکھٹ بھنڈار (نہ ختم ہونے والا خزانہ) ہوتے ہوئے بھی وہ سب سے پہلے کرم یوگ شاستر ہے۔

مہاتما گاندھی جی فرماتے ہیں۔ کہ بھگوت گیتا کا مرکزی مسئلہ کرم یوگ ہے۔ اس کے گرد اگرد بھگتی۔ گیان وغیرہ کو بطور سجاوٹ کے چُنا گیا ہے۔ دوسرے ہندو شاستروں میں کہیں بھگتی اور کہیں گیان کو پردھان (افضل) مانا گیا ہے۔

مگر بھگوت گیتا میں کرم (عمل) پر دہان ہے۔ بھگتی اور گیان کرم کے معاون ہیں
اسی بات میں ہی بھگوت گیتا کی مہانتا (عظمت) ہے۔

پہلے ادھیائے میں ارجن جی موہ کے وَشش (قابو) میں ہو کر لڑنے
سے انکار کرتے ہوئے کہتے ہیں۔

अहो बत महत्पापं कर्तुं व्यवसिता वयम्।
यद्राज्यसुखलोभेन हन्तुं स्वजनमुद्यताः ॥

اہو۔ بت۔ مہت[2]۔ پاپم۔ کرتُم[3]۔ ویوسِتا۔ وَیم[4]
یدِ۔ راج۔ سُکھ۔ لوبھین۔ ہنتم[5]۔ سوَجنم[6]۔ اُدیتا　　$\frac{1}{45}$

ترجمہ۔ نہایت افسوس کی بات ہے۔ کہ ہم لوگ عقل رکھتے ہوئے بھی
بڑا بھاری پاپ کرنے پر تُلے ہوئے ہیں۔ یعنے راج اور سُکھ کے لالچ سے
اپنے رشتہ داروں تک کو مارنے کے لئے تیار ہو گئے ہیں۔

چنانچہ ارجن جنگ کرنے سے انکار کر دیتا ہے۔

اس پر بھگوان فرماتے ہیں۔

अथ चेत्त्वमिमं धर्म्यं संग्रामं न करिष्यसि।
ततः स्वधर्मं कीर्तिं च हित्वा पापमवाप्स्यसि ॥

اتھ۔ چیت۔ توَم۔ دھرمیم۔ سنگرامم[9]۔ نہ۔ کرشیسی[10]
تتا۔ سوَدھرمم[11]۔ کیرتم۔ چہ۔ ہِتوا[12]۔ پاپم۔ اواپ[14]سیسی　　$\frac{2}{33}$

ترجمہ۔ اے ارجن! اگر تُو یہ دہرم یُدھ نہ کرے گا۔ تو اپنے کھشتری دہرم
اور نیک نامی کو کھو بیٹھیگا۔ اور پرماتما کی نظر میں گناہ گار ٹھیرے گا۔

۱۔ افسوس ۲۔ بڑا ۳۔ تُلے ہوئے ۴۔ ہم ۵۔ مارنے کے لئے ۶۔ اپنے رشتہ دار ... ۹۔ جنگ ... اگر

اسگلے شلوک میں فرماتے ہیں

अकीर्तिं चापि भूतानि कथयिष्यन्ति तेऽव्ययाम्।
संभावितस्य चाकीर्तिर्मरणादतिरिच्यते ॥

اکیرتم۔ چا۔اپی۔ بھوتانی۔کتھ۔یشینتی[۲]۔ تے۔ اویَیام[۳]
سنبھاوی۔تسیہ۔چہ۔اکیرتی۔مرنہڑات[۵]۔اتی۔رِچینتے[۶] $\frac{2}{34}$

ترجمہ۔ اے ارجن! تو کائرتا (بزدلی) کی مثال بن جائے گا۔ اور لوگ ہمیشہ تیری بدنامی کیا کریں گے۔ عزت دار آدمی کے لئے بدنامی کی بہ نسبت مرنا بہتر ہے۔

پیارے بھائیو! ارجن یُدھ کو پاپ سمجھ کر میدان جنگ سے بھاگنے پر آمادہ ہے۔ مگر بھگوان اُسے سمجھاتے ہیں۔ کہ ایسے دھرم یدھ میں پیٹھ دکھانا پاپ ہے۔ لڑنا عین دھرم ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम्।
तस्मादुत्तिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृतनिश्चयः ॥

ہتو۔ وا۔ پراپشیسی[۸]۔ سُورگم۔ جتوا[۹]۔ وا۔ بھو کھشیسے[۱۰]۔ مہیم[۱۱]
تسمات۔ اُتشٹھ[۱۲]۔ کونتے۔ یدھائے[۱۳]۔ کرت۔ نشچیا $\frac{2}{37}$

ترجمہ۔ اے ارجن! اگر تو اس جنگ میں مارا گیا۔ تو سورگ پائے گا۔ اگر جیت گیا تو راج کرے گا۔ اس لئے اُٹھ اور یدھ کر۔

پھر بھگوان اُسے نِشکام کرم (عمل بلا واسطہ) کا اُپدیش دیتے ہیں۔ کہ

۱۔ لوگ ۔ ۲۔ کہیں گے ۳۔ ہمیشہ تک ۴۔ عزت دار ۵۔ مرنے سے ۶۔ بڑی ہے ۷۔ مارا گیا ۸۔ پائے گا ۹۔ جیت گیا
۱۰۔ بھوگے گا ۱۱۔ پرتھوی ۱۲۔ اٹھ ۱۳۔ یدھ کے لئے

ہے ارجن! کرم (عمل) ضرور کر۔ مگر آسکتی (لگاوٹ) اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر۔ کیونکہ

"कृपणाः फलहेतवः" کرپنا۔ پھل۔ ہیتوا

یعنی کرم کے پھل کی خواہش تچھ یعنے باعث ذلت ہے۔

ایشں اُپ نشد میں بھی آیا ہے۔

कुर्वन्नेवेह कर्म्माणि जिजीविषेत् शतं समाः ।
एवं त्वयि नान्यथेतोऽस्ति न कर्म लिप्यते नरे ॥

کوروَن۔ ایو۔ اِم۔ کرمانی۔ جیجیوشیت۔ شتم۔ سما

ایوم۔ توئی۔ نہ۔ اینیتھ۔ ایتو۔ استی۔ نہ۔ کرم۔ لپیتے۔ نرے

ترجمہ۔ آدمی کرم کرتا ہوا سو سال جینے کی خواہش رکھے۔ اور کرم میں آسکت بھی نہ ہو۔ اِس کے علاوہ کرم بندھن سے چھوٹنے کا اور کوئی راستہ نہیں ہے۔

عام طور پر یہ کہا جاتا ہے کہ کرم کرنے سے کرم بندھن پڑ جاتے ہیں۔ یعنی کرم کرنے سے اِنسان کو اُن کا پھل بھوگنے کے لئے پھر دنیا میں آنا پڑتا ہے اِس واسطے نہ کرم کریں گے اور نہ کرم بندھن میں پڑیں گے۔

بھگوان فرماتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ کرم بندھن سے چھوٹنے کا طریقہ یہ ہے۔ کہ نِش کام بھاؤ سے کرم کئے جاویں۔ یعنی لگاوٹ اور پھل کی خواہش چھوڑ کر کرم کرنے چاہئیں۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔

۱۔ حقیقی ۲۔ کرنے چاہئیں ۳۔ جینے کی خواہش کرے ۴۔ سو ۵۔ سال ۶۔ اور راستہ ۷۔ انسان ۸۔ آدمی

बुद्धियुक्तो जहातीह उभे सुकृतदुष्कृते ।
तस्माद्योगाय युज्यस्व योगः कर्मसु कौशलम् ॥

بُدھی یُکتا ۔ جہاتی ۔ اُبھے ۔ سُکرِت ۔ دُشکرتے

تسمات ۔ یوگائے یُجسو ۔ یوگا ۔ کرمسو ۔ کوشلم ۵۰/۲

ترجمہ ۔ اَے ارجن! نِشچے آتمک بُدھی (عقلِ قائم) سے کرم کرنے والے آدمی کو پاپ اور پُنیہ نہیں لگتے۔ یعنی وہ ان سے بے لاگ رہتا ہے۔ اس لئے تُو کرم یوگی بن کے کرم کر۔ کرم کوشلم ہی یوگ ہے۔

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں ۔

कर्मजं बुद्धियुक्ता हि फलं त्यक्त्वा मनीषिणः ।
जन्मबन्धविनिर्मुक्ताः पदं गच्छन्त्यनामयम् ॥

کرم ۔ جم ۔ بُدھی یُکتا ۔ ہی ۔ پھلم ۔ تیکتوا ۔ من ۔ ایشنا

جنم ۔ بندھ ۔ وِنر مُکتا ۔ پدم ۔ گچھنتی ۔ انامیم ۵۱/۲

ترجمہ ۔ اَے ارجن! سَم بُدھی والے (قائم العقل) اِنسان کرم سے پیدا ہونے والے پھل کو تیاگ (ترک) کر کے جنم کے بندھن سے چھوٹ جاتے ہیں ۔ اور مُکتی کو پاتے ہیں ۔

موہ کے قابو میں آیا ہوا ارجن سری بھگوان کرشن چندر جی کے اُپدیش کو پوری طرح نہیں سمجھ سکا۔ وہ جنگ سے بیزار ہو چکا ہے ۔

چنانچہ تیسرے ادھیائے کے شروع میں ارجن بھگوان سے سوال کرتا ہے ۔

۱ ۔ چھوڑ دیتا ہے ۲ ۔ نیک کرموں کا پھل ۳ ۔ بُرے کرموں کا پھل ۴ ۔ کرم سے پیدا ہونے والے ۵ ۔ تیاگ کر ۱۱ ۔ مُکت ۷ ۔ ناش نہ ہونے والا ۔

ज्यायसी चेत्कर्मणस्ते मता बुद्धिर्जनार्दन ।
तत्किं कर्मणि घोरे मां नियोजयसि केशव ॥

جیاییسی ۔ چیت ۔ کرمنڑستے ۔ مستا ۔ بدھی ۔ جنارد ھن
تت ۔ کِم ۔ کرمنڑی ۔ گھورے ۔ مام ۔ نیوجیسی ۔ کیشو ۳/۱

ترجمہ ۔ اے مہاراج ! اگر آپ یہ جانتے ہیں کہ نشکام بدھی (عقل قائم) سب سے اُتم (افضل) ہے ۔ تو مجھے کیوں کُشت و خون میں لگا رہے ہیں ۔

آگے کہتا ہے

व्यामिश्रेणेव वाक्येन बुद्धिं मोहयसीव मे ।
तदेकं वद निश्चित्य येन श्रेयोऽहमाप्नुयाम् ॥

ویا ۔ مشرین ۔ ایو ۔ واکیین ۔ بُدھم ۔ موہ ۔ سیو ۔ مے
تت ۔ ایکم ۔ وَد ۔ نشچتیہ ۔ ییَن شرے ۔ یو ۔ اہم ۔ آپنو یام ۳/۲

ترجمہ ۔ اے بھگون ! آپ کی ملی جلی باتوں سے میرا دماغ اور بھی چکرا گیا ہے ۔ آپ صاف صاف فرمائیے کہ میرے لئے کون سا راستہ کلیان کاری یعنی بہتری کا باعث ہے ۔

اس پر بھگوان جواب دیتے ہیں ۔ اے ارجن ! کرم یوگ سے بڑھ کر تمہارے لئے اور کوئی راستہ نہیں ہے ۔
چنانچہ فرماتے ہیں ۔

(شلوک اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمادیں)

न कर्मणामनारम्भान्नैष्कर्म्यं पुरुषोऽश्नुते ।
न च संन्यसनादेव सिद्धिं समधिगच्छति ॥

نہ ۔ کرمنام ۔ انارمبھات ۔ نیشکرمیم ۔ پرشو ۔ اشنوتے[۱]
نہ ۔ چہ ۔ سنیناست ۔ ایو ۔ سدھم ۔ سم ۔ ادھی ۔ گچھتی[۴] ۳/۴

ترجمہ ۔ اے ارجن! کرم نہ کرنے سے انسان نشکرمتا کو حاصل نہیں کر سکتا ۔ اور نہ ہی کرم کے بیرونی تیاگ سے سدھی پراپت ہوتی ہے ۔

یعنی آدمی اگر یہ سمجھے کہ میں کرم نہ کرنے سے کرم بندھن سے چھوٹ جاؤنگا تو یہ سراسر غلط ہے ۔ کرم بندھن سے چھٹکارا حاصل کرنے کا طریقہ یہ نہیں ہے ۔ کہ آدمی کرم نہ کرے بلکہ یہ ہے ۔ کہ کرم تو ضرور کرے مگر پھل یا صلہ کی خواہش چھوڑکر ۔ اس طرح کرم کرنے سے آدمی کرم بندھن میں بھی نہیں پڑتا ۔ اور مکتی بھی حاصل کر لیتا ہے ۔

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں ۔

न हि कश्चित्क्षणमपि जातु तिष्ठत्यकर्मकृत् ।
कार्यते ह्यवशः कर्म सर्वः प्रकृतिजैर्गुणैः ॥

نہ ۔ ہی ۔ کشچت[۵] ۔ کھشنم[۶] ۔ اپی ۔ جاتو ۔ تشٹھتی[۷] ۔ اکرم ۔ کرت
کاریتے ۔ ہی ۔ ادشا ۔ کرم ۔ سروا ۔ پرکرتی ۔ جے[۸] ۔ گنڑے[۹] ۳/۵

ترجمہ ۔ اے ارجن! سریر دھاری (جسم رکھنے والا) کبھی بھی کرم کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ پرکرتی (مادہ) سے پیدا شدہ تین گنوں سے بے اختیار ہوکر سب لوگ کرم کرتے ہیں ۔

۱۔ شروع نہ کرنے سے ۲۔ نشکرمتا ۳۔ ہوگیا ہے ۴۔ پاتا ہے ۵۔ کوئی ۶۔ لمحہ ۷۔ بیٹھتا ہے
۸۔ پرکرتی سے پیدا ہوئے ۹۔ گنوں سے

آگے فرماتے ہیں۔

कर्मेन्द्रियाणि संयम्य य आस्ते मनसा स्मरन्।
इन्द्रियार्थान्विमूढात्मा मिथ्याचारः स उच्यते ॥

کرم۔ اندریانی سینیم۔ یا۔ آستے۔ منسا۔ سمرن
اندریا۔ ارتھان۔ وِموڑھ۔ آتما۔ متھیا۔ آچارا۔ سا۔ اُچیتے　۳/۶

ترجمہ۔ جو آدمی کرم کرنے والی اندریوں (حواس) کو روکتا ہے یعنی ہاتھ پاؤں کو نہیں ہلاتا۔ اور کرم نہیں کرتا۔ مگر دل میں خواہشات کا خیال کرتا رہتا ہے وہ تیاگی نہیں ہے۔ بلکہ وہ مورکھ اور دھوکے باز ہے۔

اس کے برعکس

यस्त्विन्द्रियाणि मनसा नियम्यारभतेऽर्जुन।
कर्मेन्द्रियैः कर्मयोगमसक्तः स विशिष्यते ॥

یستو۔ اندریانی۔ منسا۔ نیمیہ۔ آربھتے۔ ارجن
کرم۔ اندریے۔ کرم یوگم۔ آشکتا۔ سا۔ وشیشیتے　۳/۷

ترجمہ۔ جو شخص اندریوں کو من سے روک کر اور پھل کی خواہش و تعلق چھوڑ کر کرم کرتا ہے۔ وہ شریشٹھ یعنی بزرگ ہے۔

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

नियतं कुरु कर्म त्वं कर्म ज्यायो ह्यकर्मणः।
शरीरयात्रापि च ते न प्रसिद्ध्येदकर्मणः ॥

نیتم۔ کرو۔ کرم۔ توم۔ کرم۔ جیایو۔ ہی۔ اکرمنہ
شریر۔ یاترا۔ اپی۔ چہ۔ تے۔ نہ۔ پرسدھیت۔ اکرمنہ　۳/۸

۱۔ روک کر ۲۔ بیٹھتا ہے ۳۔ [illegible]
۹۔ بہتر ۱۰۔ کرم نہ کرنے سے ۱۱۔ سدھ نہیں ہوگی

ترجمہ - اس لئے اے ارجن! تو ہمیشہ شاستر کی ہدائت کے مطابق کرم کرتا چل - کرم نہ کرنے کی بہ نسبت کرم کرنا اچھا ہے - کرم کرنے کے بغیر تو شریر یاترا بھی پورے طور پر نہیں ہو سکتی - شریر یاترا کا مطلب انسانی زندگی کی نشو و نما یا اس کا قائم اور برقرار رہنا ہے - اگر انسان کرم نہ کرے یعنی کمانا اور کھانا پینا ترک کر دے تو زندہ نہیں رہ سکتا -

پھر فرماتے ہیں -

यज्ञार्थात्कर्मणोऽन्यत्र लोकोऽयं कर्मबन्धनः ।
तदर्थं कर्म कौन्तेय मुक्तसङ्गः समाचर ॥

یگیہ - ارتھات - کرمنڑو - انیتر - لوکو - ایم - کرم - بندھنا
تد - ارتھم - کرم - کونتیہ - مکت - سنگا - سماچر ۹/۳

ترجمہ - یگیہ سمجھ کر - پر اپکار کی خاطر یعنی دوسروں کی بھلائی کے لئے جو کچھ کیا جائے وہ سچا کرم ہے - اور ایسے کرم سے کرم بندھن نہیں ہوتا - اس لئے اے ارجن! تو موہ چھوڑ کر اور یگیہ سمجھ کر کرم کر -

آگے ارشاد ہوتا ہے -

"सर्वगतं ब्रह्म नित्यं यज्ञे प्रतिष्ठितम् ।"

سروگتم - برہم - نتیم - یگیے - پرتشٹھتم

ترجمہ - سرو ویاپک پرماتما ہمیشہ یگیہ (پراُپکار) میں موجود ہے -

اس واسطے

"ब्रह्मैव तेन गन्तव्यं ब्रह्मकर्मसमाधिना"

۱ - کیلئے [illegible]

برہم - ایو - تین - گنتویم - برہم - کرم - سمادھی - نا ۲۴/۲۴

ترجمہ - پرماتما کی خاطر کرم کرنے والا آدمی پرماتما میں ہی سما جاتا ہے۔
سجنو! یہ بھگوت گیتا کا اصلی رُوپ ہے جس کو پڑھنے والے عام طور پر
سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے۔ اَور کہہ دیتے ہیں ؎

کہ جن پڑھی گیتا گھر کا ہے کو کیتا

گھر بار کا چھوڑنا ستیاس نہیں ہے۔ نہ ہی کرم کا تیاگ سنیاس ہے۔ بلکہ
نش کام بھاؤ سے کرم کرنے اور گھر بار رکھتے ہوئے دھن دَولت۔ بچوں
کے موہ میں نہ پھنسنے کا نام ہی سچا سنیاس ہے۔

شیخ سعدی صاحب کہتے ہیں ؎

چُوں ہر ساعت از تو بجائے رُود دل۔ بہ تنہائی اندر صفائی نہ بینی
ورت مال و جاہ است وزرع وتجارت۔ چو دل با خدائے ست خلوت نشینی

مطلب - اگر تیرا دل ہر گھڑی اِدھر اُدھر بھٹکتا ہے تو تنہائی میں رہتے ہوئے
بھی اسپنے اندر صفائی اور پاکیزگی نہ دیکھے گا۔ اور اگر مال و دولت۔ مرتبہ ہوتے
ہوئے بھی تمہارا دل خدا کے ساتھ ہے۔ تو سمجھو کہ تُم تارک الدنیا یعنی تیاگی ہو

خواجہ حافظ کا شعر ہے ؎

غلامِ ہمتِ آنم کہ زیر چرخ کبود زہر چہ رنگِ تعلق پذیرد آزاد است

مطلب - مَیں اُس شخص کی ہمت کا غلام ہوں۔ جو اس نیلے آسمان
کے نیچے گھر بار اور دھن دولت رکھتے ہوئے بھی اُن کی اُلفت سے آزاد ہے

بھگت کبیر جی کا بھی واک ہے۔

گرہست ہی میں جو رہے اُداس[۲] کہو کبیر ہم تا کو داس

مطلب۔ جو گھر بار بیوی بچوں والا ہوتا ہوا بھی بے تعلق رہے۔ میں تو ایسے شخص کا غلام ہوں۔

چنانچہ گیان کا رُوپ بتاتے ہوئے بھگوت گیتا کے تیرھویں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

असक्तिरनभिष्वङ्गः पुत्रदारगृहादिषु ।
नित्यं च समचित्तत्वमिष्टानिष्टोपपत्तिषु ॥

آسکتی۔ اَن بھشونگا۔ پُتر۔ دار۔ گرہ۔ آدیشُو
نیتم۔ چہ۔ سَم۔ چِتوم۔ اِشٹ۔ اَنشٹ۔ اُپ۔ پتیشُو۔

ترجمہ۔ پُتر۔ اِستری۔ گھر اور دھن وغیرہ میں بے تعلقی اور اچھی بُری چیز کے ملنے پر یکساں رہنے کا نام گیان ہے۔

کرم یوگ کی وضاحت کرتے ہوئے بھگوان کرشن چوتھے ادھیائے میں فرماتے ہیں۔

त्यक्त्वा कर्मफलासंगं नित्य तृप्तो निराश्रयः ।
कर्मण्यभिप्रवृत्तोऽपि नैव किंचित्करोति सः ॥

تیکتوا۔ کرم پھل اسنگم۔ نیتیہ۔ ترپتو۔ نرآشریا
کرمانڑی۔ ابھی۔ پرورتو۔ اپی۔ نہ۔ ایو۔ کنچت۔ کروتی۔ سا ۴/۲۰

ترجمہ۔ اَے ارجن! جو آدمی کرم کا پھل اور لگاؤ چھوڑ کر کرم کرتا ہے اور کامیابی و ناکامی پر مطمئن رہتا ہے۔ ایسا آدمی کرم کرتا ہوا بھی کچھ نہیں کرتا

۱۔ گرہستھ ۲۔ بے تعلق ۳۔ بے تعلق ۴۔ محبت کا نہ ہونا ۵۔ وغیرہ ۶۔ بُری ۷۔ حاصل ہونے پر ۸۔ چھوڑ کر ۸۔ کرتا ہوا بھی ۹۔ کچھ نہیں کرتا

اور کرم بندھن میں نہیں پھنستا۔

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

निराशीर्यतचित्तात्मा त्यक्त सर्व परिग्रहः ।
शारीरं केवलं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम् ॥

نراشی۔یت۔چت آتما۔ تیکت۔ سرو۔ پری گرہا۔
شاریرم۔ کیولم۔ کرم۔ کُروَن نہ آپنوتی۔ کلوِشم ۴/۲۱

ترجمہ۔ اے ارجن! جو آدمی پھل کی خواہش چھوڑ کر اور اپنے من کو قابو میں کر کے کرم کرتا ہے۔ وہ کرم کرتا ہوا بھی گناہ سے بالاتر رہتا ہے۔ اور کرم بندھن میں نہیں پڑتا۔

پھر فرماتے ہیں۔

यदृच्छालाभसन्तुष्टो द्वन्द्वातीतो विमत्सरः ।
समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वापि न निबद्ध्यते ॥

یدرِچھا۔لابھ سنتُشٹا۔ دوند۔اتیتو۔ ومتسرا
سما۔ سدّھ وا۔سدّھو۔ چہ۔ کرتوا۔ اپی نہ۔نبدھیتے ۴/۲۲

ترجمہ۔ اے ارجن! جو شخص دُکھ سُکھ اور گرمی سردی کو برابر سمجھتا ہے۔حسد اور بغض سے بالاتر ہے۔کرم کا جو بھی پھل ملے۔ اس پر مطمئن ہے۔ سِدّھی و اسِدّھی یعنی کامیابی اور ناکامی کو یکساں جانتا ہے۔ ایسا آدمی کرم کرتا ہوا بھی کرم بندھن میں نہیں پڑتا۔

پانچویں ادھیائے کے آغاز میں ارجن سوال کرتا ہے۔

۱۔ آشا سے خالی ۲۔ چھوڑ کر ۳۔ پکڑ، تعلق ۴۔ ... ۵۔ ... ۶۔ خواہش ... ۷۔ ...
۸۔ بغض سے خالی ۹۔ نہیں باندھا جاتا

संन्यासं कर्मणां कृष्ण पुनर्योगं च शंससि ।
यच्छ्रेय एतयोरेकं तन्मे ब्रूहि सुनिश्चितम् ॥

سنیاسم ۔ کرمنڑام ۔ کرشن ۔ پنا ہ ۔ یوگم ۔ چ ۔ شنسسی
یت ۔ شرے ۔ ایتئو ۔ ایکم ۔ تنمے ۔ بروہی ۔ سو ۔ نشچتم ۵/۱

ترجمہ ۔۔ اے بھگوان ! آپ کبھی تو سنیاس اور تیاگ کی اور کبھی کرم یوگ کی تعریف کرتے ہیں ۔ آپ صاف صاف فرمائیے کہ ان دونوں میں کونسا ٔت (راہ عمل) بہتر ہے ۔

اس کے جواب میں بھگوان فرماتے ہیں ۔

तयोस्तु कर्म संन्यासात्कर्मयोगो विशिष्यते ।

تیو ۔ استو ۔ کرم سنیاسات ۔ کرم یوگو ۔ وشِشیتے ۵/۲

ترجمہ ۔ اے ارجن ! کرم سنیاس سے کرم یوگ بہتر ہے
اس شلوک کے مقابل میں عوام کے اس خیال کو رکھ کر کہ بھگوت گیتا سنیاس کی تلقین کرتی ہے ۔ میں بہت ہی حیران ہوتا ہوں ۔ اس شلوک میں تو بھگوان نے صاف طور پر کہہ دیا ہے کہ کرم یوگ، سنیاس سے افضل ہے ۔ مہربانی کر کے لوگوں کو اس شلوک پر اچھی طرح غور کرنا چاہئیے ۔

تیاگی کی تعریف کرتے ہوئے بھگوان کرشن اٹھارہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں ۔

यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ।

یس ۔ تو ۔ کرم پھل ۔ تیاگی ۔ سا ۔ تیاگی ۔ اتی ۔ ابھی ۔ دھییتے ۱۸/۱۱

ایھر ۔ تو تعریف کرنا ۔ بہتر ہے ۔۔۔ سنیاس سے ۔۔۔ کئے ہیں

ترجمہ - اے ارجن! تیاگی وہ ہے جس نے کرموں کا پھل تیاگ دیا ہے۔ نہ کہ وہ جس نے کرم کا تیاگ کر دیا ہے۔

آہ! یہ امر کس قدر افسوسناک ہے کہ لوگوں نے تیاگی کا مطلب ہی نہیں سمجھا۔ بھگوان تو کرموں کا پھل تیاگنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ نہ کہ کرم تیاگنے کی۔ کرم کرنے کی تو وہ پُرزور اور بار بار تلقین کرتے ہیں۔ یہ ہماری عقل کا قصور ہے کہ ہم نے ان کے اُپدیش کو اُلٹا سمجھا ہے۔

صاحبان! کرم کے بغیر گیان اور بھگتی ادھوری ہے۔ جو شخص کرم نہیں کرتا اور صرف بھگتی اور گیان میں رہتا ہے۔ اس کی مثال ایک پر والے پرندہ کی سی ہے جو اُڑ نہیں سکتا۔ خلاصہ یہ کہ کرم کے بغیر آدمی نامکمل ہے۔

ایش اُپنشد کا منتر ہے۔

अन्धं तमः प्रविशन्ति येऽविद्यामुपासते ।
ततो भूय इव ते तमो य उ विद्यायां रताः ॥

اندھم - تمہ - پروشنتی - یے - اودیام - اُپاستے
تتو - بھویا - اِو - تے - تمو - یا - اُو - ودیایام - رتا

ترجمہ - جو فقط اودیا (کرم) کی اُپاسنا (عبادت) کرتے ہیں۔ وہ اندھکار (جہالت) میں ہیں۔ اور اُن سے بڑھ کر اندھکار میں وہ لوگ ہیں۔ جو صرف ودیا (گیان) میں مستغرق ہیں۔

اگلا منتر ہے۔

۱-۲ - اندھکار ۳ - جاتے ہیں ۴ - جو ۵ - اُپاسنا کرتا ہے ۶ - زیادہ اندھکار ۷ - بھیے ہوئے

अन्यदेवाहुर्विद्यया ऽन्यदेवाहुरविद्यया ।
इति शुश्रुम धीराणां ये नस्तद्विचचक्षिरे ॥

انیت ۔ ایو ۔ آہو ۔ وِدیا ۔ انیت ۔ ایو ۔ آہو ۔ اوِدیا
اِتی ۔ ششرُم ۔ دھیرانامْ ۔ یے ۔ نستَت ۔ وِچ ۔ چکشرے

ترجمہ ۔ اوِدیا کا لابھ (فائدہ) اور ہے ۔ وِدیا کا لابھ اور ہے ۔ بُدھیمان (عقلمند) بزرگوں نے ایسا بتایا ہے ۔

آگے آتا ہے ۔

विद्यां चाविद्यां च यस्तद्वेदोभयं सह ।
अविद्यया मृत्युं तीर्त्वाविद्ययामृतमश्नुते ॥

وِدیات چہ اودیات ۔ چہ ۔ یا ۔ اتیت ۔ وید ۔ اُبھیم ۔ سہا
اوِدیا ۔ مرتیوم ۔ تیرتوا ۔ وِدیا ۔ امرتم ۔ اشنوتے

ترجمہ ۔ جو وِدیا اور اوِدیا یعنی دُنیا اور پرماتما ۔ کرم اور گیان دونوں کو ساتھ ساتھ نبھاتا ہے ۔ وہی مکمل انسان ہے ۔ اوِدیا سے اِس لوک (دُنیا) کو حاصل کرتا ہے اور وِدیا سے پرماتما کو پاتا ہے ۔ اور اُمر (لافانی) ہو جاتا ہے ۔

نِش کام کرم کی مہاں کا ورنن کرتے ہوئے بھگوان بارہویں ادھیائے میں فرماتے ہیں ۔

श्रेयो हि ज्ञानमभ्यासाज्ज्ञानाद्ध्यानं विशिष्यते ।
ध्यानात्कर्मफलत्यागस्त्यागाच्छान्तिरनन्तरम् ॥

۱ ۔ جو گیر ۲ ۔ گیانی ۳ ۔ کرم ۴ ۔ سنا ہے ۵ ۔ دانشمند ۶ ہمارے لئے ۷ ۔ جانتا ہے ۸ ۔ دونوں ۹ ۔ ساتھ ساتھ
۱۰ ۔ تیر کر ۱۱ ۔ بھوگنا

شریٰ یو۔ہی۔گیانم۔ابھیاسات۔گیانات۔دھیانم۔وششیتے

دھیاناتکرم۔پھل۔تیاگا۔تیاگا۔شانتیم۔انتنرم ۱۲/۱۲

ترجمہ۔ اے ارجن! ابھیاس (مشق) سے گیان برتر ہے۔ گیان سے دھیان اُتم ہے۔ دھیان سے کرم کے پھل کا تیاگ بڑھ کر ہے۔ کیونکہ کرم کے پھل کے تیاگ کے بعد پرم شانتی (سکون ابدی) نصیب ہوتی ہے۔

اٹھارہویں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

न द्वेष्ट्यकुशलं कर्म कुशले नानुषज्जते ।
त्यागी सत्त्वसमाविष्टो मेधावी छिन्नसंशयः ॥

نہ۔دویشٹی۔اکشلم۔کرم۔کشلے۔نا۔انوشجتے

تیاگی۔ستو۔سم۔آوشٹو۔میدھاوی۔چھن۔سنشیا ۱۸/۱۰

ترجمہ۔ جو شخص مشکل کام سے کتراتا نہیں۔ اور دل پسند کام میں پھنستا نہیں۔ اور شدھ بھاونا (نیک نیتی) رکھتا ہے۔ ایسا اِنسان عقلمند اور تیاگی ہے۔

اگلے شلوک میں تو بھگوان نے یہاں تک کہہ دیا ہے۔

नहि देहभृता शक्यं त्यक्तुं कर्माण्यशेषतः ।
यस्तु कर्मफलत्यागी स त्यागीत्यभिधीयते ॥

نہ۔ہی۔دہ بھرتا۔شکیم۔تیکتم۔کرمانی۔اشیشتا

یستو۔کرم۔پھل۔تیاگی۔سا۔تیاگی۔اِتی۔ابھی۔دھی یتے ۱۸/۱۱

۱۔بہتر ۲۔[illegible]

۱۰۔یقین سے ۱۱۔جسم والا ۱۲۔قابل ۱۳۔مکمل طور پر

ترجمہ۔ جسم رکھنے والے انسان کے لئے تو کرم کا تیاگ ہی نا ممکن ہے اس لیے اے ارجن! جو انسان کرم کے پھل کو تیاگ کرتا ہے۔ وہی تیاگی ہے۔

صاحبان! عمل کے بغیر علم کسی کام کا نہیں۔

شیخ سعدی صاحب فرماتے ہیں ؎

علم چنداں کہ بیشتر خوانی   چوں عمل در تو نیست نادانی

مطلب۔ بے حد علم رکھنے پر بھی اگر تجھ میں عمل نہیں ہے۔ تو تُو نادان ہے۔

نہ محقق بود نہ دانشمند   چار پائے برو کتابے چند

آں تہی مغز را چہ علم و خبر   کہ برو ہیزم است یا دفتر

مطلب۔ اگر جانور کی پیٹھ پر کتابیں لاد دیں۔ تو وہ نہ محقق ہو سکتا ہے نہ دانشمند۔ اُس بے وقوف کو کیا خبر کہ اُس کی پیٹھ پر لکڑیاں لدی ہوئی ہیں یا کتابیں۔ یہی حال اُس عالم کا ہے جو عمل سے خالی ہے۔

دانشمندوں نے کہا ہے ؎

عالم بے عمل بمثلِ درختِ بے بر

یعنی بے عمل عالم کی مثال بے پھل درخت کی طرح ہے۔

؎ عالم بے عمل بمثلِ خانۂ بے در

یعنی بے عمل عالم ایسے گھر کی مانند ہے جس کا دروازہ نہ ہو۔

؎ عالم بے عمل بمثلِ مُرغ بے پر

یعنی بے عمل عالم بغیر پروں والے پرندہ کی مانند ہے ۔

آخری مغل تاجدار بہادر شاہ ظفر کا شعر ہے ؎

نہ ہو جس میں عمل اور ہو کتابوں سے لدا پھرتا
ظفر اُس آدمی کو ہم تصوّر بیل کرتے ہیں

سر اقبال کا شعر ہے ؎

عمل سے زندگی بنتی ہے ۔ جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

مطلب ۔ بہشت اور دوزخ عمل سے بنتے ہیں ۔ انسان پیدائشی طور پر فرشتہ اور شیطان یعنی نیک اور بد کچھ بھی نہیں ہے ۔ جیسے اعمال کرتا ہے ۔ ویسا ہو جاتا ہے ۔

انگریزی کا شاعر لانگ فیلو کہتا ہے ۔

Not enjoyment, and not Sorrow,
Is our destined end or way;
But to act, that each tomorrow
Finds us farther than today.

ترجمہ ۔ ہماری منزلِ مقصود خوشی یا غمی نہیں بلکہ عمل کرنا ہے اسطرح عمل کرتے ہوئے روز بروز ہم منزل کے قریب ہوتے جائیں گے ۔

انگریزی کا ایک مقولہ ہے ؎

An ounce of action is worth a ton of talk.

ترجمہ - عمل کا ایک تولہ زبانی جمع خرچ کے ایک من سے بھی بڑھ کر ہے۔
شیخ سعدی نے اپنی کتاب "بوستان" میں ایک حکایت لکھی ہے
کہ ایران کے ایک تکلا نامی بادشاہ نے ایک روشن ضمیر عارف سے کہا۔ تخت و
تاج اور دُنیاوی جاہ و جلال فنا ہونے والی چیزیں ہیں۔ میرا دِل چاہتا ہے ؎

بخواہم بہ کنجِ عبادت نشست — کہ دریابم ایں پنج روزے کہ ہست

یعنے میں تخت چھوڑ کر عبادت کے گوشہ میں بیٹھنا چاہتا ہوں تاکہ باقی عمر کا صحیح
استعمال کر سکوں۔

اُس عارف نے جواب دیا ؎

طریقت[1] بجز خدمتِ خلق نیست — بہ تسبیح و سجّادہ و دلق نیست

مطلب - باطن کی پاکیزگی اور عبادت سے مُراد خدمتِ خلق ہے۔ اِس کے سوا
اور کچھ نہیں۔ تسبیح و مُصلّا (آسن) اور گدڑی یعنی صرف مالا پھیرنے یا نماز پڑھنے
اور فقیرانہ لباس پہننے کا نام عبادت نہیں ہے۔

پھر فرمایا ؎

قدم باید اندر طریقت نہ دم — کہ اصلاً ندارد دمِ بے قدم

مطلب - صفائی دل یا عبادت کے لیے عمل چاہیئے نہ کہ زبانی باتیں۔ بغیر عمل
کے زبانی باتیں کچھ حقیقت نہیں رکھتیں۔

خواجہ حافظ بھی فرماتے ہیں ؎

شاہ را بہ بُوَد از طاعتِ صد سالہ و زُہد
قدرِ یک ساعتِ عمرے کہ در و داد کُند

مطلب ۔ بادشاہ کے لئے سو سال عبادت سے وہ ایک گھڑی اچھی ہے جس میں وہ کسی کے ساتھ اِنصاف کرتا ہے ۔

سر اقبال کا شعر ہے ؎

خدا کے بندے تو ہیں ہزاروں　　بنوں میں پھرتے ہیں مارے مارے
میں اُس کا بندہ بنونگا جس کو　　خدا کے بندوں سے پیار ہوگا

کرم یوگ ہی نجات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ اس پر مزید روشنی ڈالتے ہوئے بھگوان کرشن، بھگوت گیتا میں فرماتے ہیں ؎

कर्मणैव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादयः।
लोकसंग्रहमेवापि संपश्यन्कर्तुमर्हसि ॥

کرمنڑی ۔ ایو ۔ ہی ۔ سنسدھم ۔ آستھتا ۔ جنک ۔ آدیا
لوک ۔ سنگرہم ۔ ایو ۔ اپی ۔ سم ۔ پشین ۔ کرتم ۔ ارھسی　$\frac{3}{20}$

ترجمہ ۔ اے ارجن ! راجہ جنک وغیرہ نے بھی نِش کام کرم سے ہی پرم سدھی کو پراپت کیا تھا ۔ اِس لئے لوگوں کی بہتری کو نظر میں رکھتے ہوئے بغیر پھل کی خواہش کے تمہیں کرم کرنا ضروری ہے ۔

صاحبان ! بھگوت گیتا کا اُپدیش کرنے والے مہاراج کرشن جی دوارکا نگری کے راجہ تھے ۔ اُپدیش سننے والے ارجن جی راج کُمار (شہزادہ) تھے اور جنگِ مہابھارت کے ہیرو رنش کام کرم کے سلسلہ میں جو مثال پیش کی گئی ہے وہ بھی جنک جی کی ہے جو متھلا پوری کے راجہ تھے ۔ جنہوں نے راج

۱۔ کرم سے ۲۔ سدھی ۔ نجات [illegible]

اور برہم گیان کو ایک سائنس بنایا۔ ایسی صورت میں یہ خیال کہ بھگوت گیتا
دُنیا اور کارِ دُنیا کو چھوڑ دینے کی تعلیم کرتی ہے۔ کتنا غلط اور بے بُنیاد ہے۔
بھگوت گیتا کے اٹھارہویں ادھیائے میں برہمن۔ کھتری۔ وَیش اور
شُودر کے سُوبھاوک کرموں (فطری اعمال) کا بیان کرتے ہوئے بھگوان شری
کرشن چندر جی فرماتے ہیں۔

स्वे स्वे कर्मण्यभिरतः संसिद्धिं लभते नरः।

سوئے۔ سوئے۔ کرمنی۔ ابھی۔ رتا سیم۔ سدھم۔ لبھتے۔ نرا — ۱۸/۴۵

ترجمہ۔ اپنے اپنے کرم میں لگا ہوا اِنسان سِدّھی کو پراپت کر لیتا ہے۔ یعنے
روحانی معراج کو پا لیتا ہے۔

آگے فرماتے ہیں۔

यतः प्रवृतिर्भूतानां येन सर्वमिदं ततम्।
स्वकर्मणा तमभ्यर्च्य सिद्धिं विन्दति मानवः॥

یتا۔ پرورت۔ بھوتانام۔ یین۔ سروم۔ اِدم۔ تتم
سُوکرمنا۔ تم۔ ابھیرچ۔ سدھم۔ وِندتی۔ مانوا — ۱۸/۴۶

ترجمہ۔ جس ایشور سے یہ دُنیا پیدا ہوئی ہے۔ جس سے یہ سارا جگت
(جہان) بھرپور ہے۔ اُس کو اپنے سُوبھاوک کرموں (فطری اعمال) سے پُوج
کر انسان پرم سِدّھی (روحانی معراج) کو حاصل کرتا ہے۔

دوستو! اس شلوک سے صاف ظاہر ہے کہ بھگوان کا پوجن کرم سے ہی ہوتا ہے۔ اور کوئی طریقہ پرستش کا نہیں ہے۔

چنانچہ بھگوان فرماتے ہیں۔

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात्।
स्वभावनियतं कर्म कुर्वन्नाप्नोति किल्बिषम्॥

شرے۔یان۔سوُ دھرمو۔ وِگُنا۔ پر۔ دھرمات۔ سو۔ نُشٹھتات
سُوبھاو۔ نیتم۔کرم۔کُروّن نہ آپنوتی۔کل۔بِشم ۱۸/۴۷

ترجمہ۔ اے ارجن! دوسرے کے دھرم سے اپنا دھرم اچھا ہے۔ چاہے ظاہرا طور پر دوسرے کا دھرم اچھا اور اپنا بُرا ہی کیوں نہ دکھائی دے

یہاں دھرم سے مُراد ہندو مذہب یا اسلام یا عیسائیت وغیرہ نہیں ہے بلکہ برہمن دھرم کھشتری دھرم ویش دھرم اور شودر دھرم ہے۔ اور دھرم لفظ کا مطلب یہاں فرض منصبی یعنی ڈیوٹی ہے تو اس شلوک کا اصلی مطلب یہ ہے کہ برہمن۔ کھشتری۔ ویش۔ اور شودر ہر ایک کے لئے اپنے اپنے فرائض دوسروں کے فرائض سے بہتر ہیں۔ اگر شودر اپنے کام کو حقیر سمجھ کر برہمن کا کام اختیار کرنے کی خواہش کرتا ہے۔ تو یہ اس کی نادانی ہے۔ اونا و اعلیٰ یا اونچ نیچ کا معیار کام کی نوعیت نہیں بلکہ نیت ہے۔ اگر شودر اپنے کام کو نیک نیتی سے انجام دیتا ہے۔ تو پرماتما کی نظر میں اس کا رتبہ اس برہمن اور کھشتری سے بلند تر ہے۔ جو اپنے فرائض کو دیانتداری سے نہیں بجا لاتے۔

بعینہٖ یہی بات تیسرے ادھیاے کے پینتیسویں شلوک میں بھی بھگوان نے کہی ہے -

श्रेयान्स्वधर्मो विगुणः परधर्मात्स्वनुष्ठितात् ।
स्वधर्मे निधनं श्रेयः परधर्मो भयावहः ॥

شرے[۱] یان۔ سُو دھرمو۔ وِگُنا[۲]۔ پردھرمات[۳]۔ سوَ نُشٹھات[۵]
سُو دھرمے۔ ندھنم۔ شرے یا۔ پردھرما۔ بھیا۔ وہا[۶] [۳]

ترجمہ۔ پرایا دھرم آسان اور دِل پسند نظر آنے پر بھی اُس کی نسبت اپنا دھرم اچھا ہے۔ خواہ یہ ظاہرا طور پر بُرا ہی کیوں نہ نظر آئے اپنا کرتویہ (فرض) پورا کرتے ہوئے مر جانا بہتر ہے۔ دوسرے کا کرتویہ خوف پیدا کرنے والا ہے۔

اپنے فرض کی ادائیگی کو انگریزی کے مشہور شاعر ٹینی سن (Tennyson) نے یُوں سراہا ہے۔

Not once or twice in our rough island story,
The path of duty was the way to glory;
He that walks it, only thirsting
For the right and learns to deaden
Love of self, before his journey closes,
He shall find the stubborn thistles bursting

۱۔ اچھا ۲۔ اپنی ڈیوٹی ۳۔ گن سے خالی ۴۔ پرائی ڈیوٹی ۵۔ اچھی ۶۔ مرنا ۷۔ خوف دینے والا

In glossy purples, which out-redden,
All voluptuous garden roses.

ترجمہ - جزائر برطانیہ کی تاریخ سے جو کہ نشیب و فراز سے پُر ہے - یہ بات بخوبی واضح ہے کہ فرض کی ادائیگی کا راستہ ہی عظمت و شہرت کا راستہ ہے - جو اس پر چلیگا - اور محض صداقت کے حصول کی غرض سے چلیگا اور خودی کو ہٹا دے گا - تو وہ منزل کے ختم ہونے سے پہلے ضرور دیکھیگا کہ اُس کے راستے میں جو سخت اور نوکیلے آزاردہ کانٹے تھے - وہ پھول بن گئے ہیں - ایسے پھول کہ جن کی رعنائی اور شادابی بہشت کے پھولوں پر بھی خندہ زن ہے -

چنانچہ بھگوان ، ارجن کو لڑنے اور کرم یوگ کی تلقین کرتے ہوئے بھگوت گیتا کے آخر میں پھر فرماتے ہیں -

सर्वकर्माण्यपि सदा कुर्वाणो मद्व्यपाश्रयः।
मत्प्रसादादवाप्नोति शाश्वतं पदमव्ययम्॥

سَروُ - کرمانیؔ - اَپی - سدا - کُروانڑ - مرؔت - ویپاؔ - شریا
مرتؔ - پرسادات - اواپنوتی - شاشوتم - پدم - اویئیم ۱۸/۵۶

ترجمہ - اَے ارجن ! تو میرا دامن پکڑ کر ہمیشہ نِش کام بھاو سے سب کاموں کو کرتا ہُوا میری مہربانی سے پرم اوناشی پد (لافانی درجہ) کو پائے گا

پھر فرماتے ہیں -

۱۔سب ... [illegible] ... ۹۔پاپیتا ۱۰۔ہمیشہ رہنے والا ۱۰۔درجہ ۱۱۔لافانی

मच्चित्तः सर्वदुर्गाणि मत्प्रसादात्तरिष्यसि।
अथ चेत्त्वमहंकारान्न श्रोष्यसि विनङ्क्ष्यसि॥

مت۔ چتّا۔ سرو۔ درگانی۔ مت۔ پرسادات۔ ترشیسی
اتھ۔ چیت۔ توم۔ اہنکارات۔ نہ۔ شرو شیسی۔ وننکیسی $\frac{18}{58}$

ترجمہ۔ اے ارجن! مجھ میں دل لگانے سے یعنی میرا کہنا ماننے سے تُو تکالیف کے سب پہاڑوں کو میری عنائیت سے پار کر جائے گا۔ اور اگر تُو اپنی مرضی پر چلتا ہوا میرا کہنا نہیں مانے گا۔ تو برباد ہو جاوے گا۔

خلاصہ یہ کہ انسان کو ضرور کرم کرنا چاہیئے۔ بندش فقط یہی ہے کہ آسکتی (لگاوٹ) اور پھل کی خواہش کو چھوڑ کر کرم کرے۔ مگر افسوس ہے کہ ہماری عقل اُلٹی ہو گئی۔ چھوڑنی تھی پھل کی خواہش لیکن ہم نے سرے سے کرم کرنا ہی چھوڑ دیا۔ کرم کرنے کے لئے اس سے بڑھ کر اور کیا پرمان (دلیل) چاہیئے۔ کہ ترلوکی (کائنات) کے مالک ہوتے ہوئے بھی خود بھگوان کرشن جی نے کرم کئے۔ اور ارجن سے گرا ہوا دھنش اُٹھوا کر اُس سے زبردست جنگ کرائی۔ پھر سمجھ نہیں آتی کہ لوگ کیونکر یہ کہتے ہیں کہ بھگوت گیتا ترک دُنیا یا سنیاس کا سبق دیتی ہے۔ حق تو یہ ہے کہ کرم یوگ کی تلقین جس قدر پُر زور انداز میں بھگوت گیتا کرتی ہے۔ اس کی مثال اور کسی شاستر میں نہیں پائی جاتی۔ اِسی لئے تو بھگوت گیتا کو کرم یوگ شاستر کہا گیا ہے۔

پیارے بھائیو! مَیں نے آپ کے سامنے اختصار کے ساتھ بھگوت گیتا

۱۔ مجھ میں [illegible]
۹۔ اہنکار سے ۱۰۔ سنیگا ۱۱۔ ناش ہو جائے گا۔

کی تعلیم کو بیان کر دیا ہے۔ اور اس کے خاص خاص اُپدیشوں یعنے سم بدّھی (عقل قائم یا دکھ سکھ کو برابر سمجھنا)۔ اَننیہ अनन्य بھگتی (یکسو عبادت) اور کرم کوشلم (پھل یا صلہ کی خواہش چھوڑ کر دیانت داری اور ہوشیاری سے اپنے فرائض کو سر انجام دینا) پر بھی اپنی لیاقت کے مطابق روشنی ڈال دی ہے۔

بھگوت گیتا ایک بیش بہا رتن ہے۔ اپنے رنگ میں ایک بے مثال دھرم پُستک ہے۔ اس کے اندر رموزِ معرفت کو مکمل طور پر اور نہایت دل نشیں پیرایہ میں کھولا گیا ہے۔ زیادہ کیا کہوں۔ یہ ایک اکسیرِ روحانی ہے۔ جو جیو کو برہم بنا دیتی ہے۔

اِس کی شان میں کہا گیا ہے۔

ज्ञानेष्वेव समग्रेषु गीता ब्रह्म स्वरूपिणी।

گیان ایشو۔ ایو۔ سمگریشو۔ گیتا۔ برہم۔ سُروپ نی

یعنی سب گیانوں میں گیتا برہم کا سروپ ہے۔

جو شخص روزانہ گیتا کا پاٹھ کرتا ہے۔ وہ انسان نہیں بلکہ دیوتا ہے۔

شاستروں میں گیتا کی مہاں (عظمت) کا اس طرح ورنن کیا گیا ہے۔

मलनिर्मोचनं पुंसां जलस्नानं दिने दिने।
सकृद्गीताम्भसि स्नानं संसारमलनाशनम्॥

۱۔ گیانوں میں ۲۔ سب میں ۳۔ برہم کا سروپ

ملنی مو جنم - پنسام - جل - سنانم - دِ نے - دِ نے
سکرِت - گیتا - امبھسی - سنانم - سنسار - مل - ناشنم

ترجمہ - جسم تو جب صاف رہ سکتا ہے - اگر روزانہ غسل کیا جائے - لیکن گیتا روپی گنگا میں ایک دفعہ ڈبکی لگانے سے من کی جنم جنمانتروں کی میل یکسر دُور ہو جاتی ہے -

اس لئے جو شخص دُرلبھ منش جنم پا کر بھی بھگوت گیتا کا پاٹھ نہیں کرتا یا اسے نہیں سُنتا - اس کا جنم بے کار ہے - وہ گویا اپنے ہاتھ میں آئے ہوئے امرت کو چھوڑ کر زہر پی رہا ہے -

خود بھگوان ، بھگوت گیتا کے متعلق یوں فرماتے ہیں -

गीता मे हृदयं पार्थ गीता मे ज्ञानमुत्तमम् ।
गीताज्ञानं समाश्रित्य त्रिलोकीं पालयाम्यहम् ॥

گیتا - مے - ہردیم - پارتھ - گیتا - مے - گیانم - اُوتّم
گیتا - گیانم - سم - آشرِت - ترلوکیم - پالیامی - اہم

ترجمہ - اَے ارجن ! گیتا میرا ہردیہ (دل) ہے - یعنی میں نے اپنا دِل نکال کر گیتا کی صورت میں رکھ دیا ہے - گیتا میرا اعلیٰ سے اعلیٰ گیان ہے اور اسی گیتا گیان کے سہارے کل کائنات کا نظام قائم رکھتا ہوں -

بھگوت گیتا پیغام عالمگیر ہے - اِس کا کسی خاص جماعت یا فرقہ سے تعلق نہیں - بلکہ یہ تمام ہی نوع انسان کے لئے ہے - دُنیا کے ایڈمحمدالفت

ا - میل ۲ - دور کرنا ۳ - انسان ۴ - نیک کرم کرنے والے ۵ - پانی ۔۔۔ کر
۷ - ترلوکی - کائنات ۸ - پالتا ہوں ۹ - میں

ایک ہے ۔ اور بھگوت گیتا اُسے پورے طور پر ظاہر کرتی ہے ۔ جب بھگوان کرشن جی یہ فرماتے ہیں ۔ کہ میں یُگ یُگ میں (عہد بہ عہد) دھرم کی رکھشا کے لئے جنم لیتا ہوں ۔ تو وہ دھرم کا کوئی خاص نام نہیں لیتے ۔

پس دھرم ایک ہے ۔ لیکن اُسے دُنیا کے اندر مختلف طریقوں سے بیان کیا گیا ہے ۔

رِگ وید کا ایک منتر ہے ۔

"एकं सद्विप्रा बहुधा बदन्ति"

ایکم ۔ ست ۔ وِپرا ۔ بہودھا ۔ وُدنتی

ترجمہ ۔ سچائی ایک ہے ۔ لیکن مہا پُرشوں (برگزیدہ انسانوں) نے اُسے کئی طریقوں سے ظاہر کیا ہے ۔

انگریزی زبان کا ایک مقولہ ہے ؎

"Truth is one, sages call it variously."

ترجمہ ۔ صداقت ایک ہے ۔ لیکن مہاتماؤں نے اسے مختلف طریقوں سے ادا کیا ہے ۔

اِنگلستان کے مشہور فلسفی ادیب جارج برناڈ شا کہتے ہیں ۔

There is only one religion though there are hundred versions of it.

"Shaw"

۱ ۔ سچائی ایک ہے بیان ... ہیں

ترجمہ ۔ مذہب ایک ہے ۔ لیکن اس کے طرزِ بیان سینکڑوں ہیں ۔

مولانا حالی کا شعر ہے ؎

ملتیں رستوں کے ہیں سب ہیر پھیر سب جہازوں کا ہے لنگر ایک گھاٹ

چنانچہ بے سمجھ لوگوں نے رستوں کو ہی منزلِ مقصود سمجھ کر مختلف قوموں کے درمیان فتنہ و فساد کی بنیاد ڈال دی ہے ۔

خواجہ حافظ نے کیا ہی خوب کہا ہے ؎

جنگِ ہفتاد و دو ملت ہمہ را عذر بنہ

چوں نہ دیدند حقیقت رہ افسانہ زدند

یعنی مذہب کے نام پر باہم جھگڑنے والے قابلِ معافی ہیں ۔ کیونکہ حقیقت کا تو انہیں علم نہیں ۔ وہ قصوں اور افسانوں پر لڑ رہے ہیں ۔

ایک اور فارسی کا شعر ہے ؎

از تعصب کاسہ[2] شیخ و برہمن شد جدا

ورنہ در مے خانہ یک ساقی است ۔ یک جام است و بس

ترجمہ ۔ تعصب سے شیخ اور برہمن یعنی ہندو اور مسلمان جدا جدا ہو گئے ہیں ورنہ شراب خانے میں ایک ساقی اور ایک پیالے کے سوا اور کچھ بھی نہیں ہے ۔ یہ دنیا ایک شراب خانہ ہے ۔ جس میں پرماتما طرح طرح کے روپ دھار کر اپنی کھیل کھیل رہا ہے ۔ آنکھ کھلنے کی دیر ہے ۔ پھر ہندو مسلمان کا جھگڑا ہی ختم ہو جاتا ہے ۔

مشہور پنجابی عارف بلھے شاہ صاحب فرماتے ہیں ؎

۱ ۔ معاف رکھو ۲ ۔ پیالہ

دُوئی[1] دُور کرو کوئی شور نہیں ایہہ ترک ہندو کوئی ہور[2] نہیں

ترجمہ ۔ اے انسان ! دل سے دوئی کو دُور کر دے ۔ پھر کوئی جھگڑا نہیں رہتا ۔ یہ جو ہندو اور مسلمان تمہیں جُدا جُدا نظر آ رہے ہیں ۔ یہ دراصل ایک ہی ہیں مختلف نہیں ہیں ۔

آگے کہتے ہیں ؎

سب سادھ[3] ہور کوئی چور نہیں ہر گھٹ وِچ آپ سمایا ہے

ترجمہ ۔ سب آدمی سادھ ہیں ۔ اِن میں کوئی بھی چور نہیں ہے کیونکہ ہر ایک شخص کے دِل میں پرماتما سمایا ہوا ہے ۔

آخیر میں کہتے ہیں ؎

ٹک بوجھ کون چھپ آیا ہے کس بھیکھی بھیکھ وٹایا[6] ہے

ترجمہ ۔ اے انسان ! ذرا سوچ کہ ان شکلوں کے اندر کون چھپا بیٹھا ہے کس بہروپیے نے رُوپ بنائے ہوئے ہیں ۔

مُراد یہ ہے کہ سب میں اُسی ایک قادر مطلق کا ہی جلوہ ہے ۔

اِسی خیال کو پھر دوسری صورت میں یوں ادا کرتے ہیں ؎

رکھتے رامداس ۔ رکھتے فتح محمدؐ ۔ ایہو قدیمی شور

مِٹ گیا دوہاں دا جھگڑا ۔ بغل پیا کچھ ہور ،

میری بغل دے وِچ چور نی ۔ میری بغل دے وِچ چور

ہندی زبان کے مشہور شاعر گردھر کوی رائے ایک جگہ فرماتے ہیں ؎

۱۔ غیریت ۲۔ دوسرا ۳۔ شریف ۴۔ دل ۵۔ ذرا ۶۔ بہروپیا ۷۔ تبدیل کرنا ۸۔ بغل

پھانسی تب لگ مذہب کی۔ جب لگ ہوت نہ گیان
مذہب پھانس ٹوٹے جبھی۔ پاوے بلہ نربان[۲]
پاوے پد نربان۔ نرنجن[۳] ماہنہ[۴] سماوے
جنم مرن کو کاٹ پھر وہ جُون نہ آوے
کہے گردھر کوی رائے بودھ[۶] بن بھرمے[۷] چوراسی[۸]
جب لگ ہوت نہ گیان مذہب کی تب لگ پھانسی

ترجمہ۔ جب تک حقیقت کا گیان نہیں ہوتا۔ تب تک مذہب کی پھانسی ہے۔ جب انسان نروان یعنی مکتی حاصل کر لیتا ہے۔ تب مذہب کی پھانسی ٹوٹ جاتی ہے۔ پھر آدمی نرنجن نارائن میں سما جاتا ہے۔ اور جنم مرن کے چکر سے چھوٹ جاتا ہے۔ گردھر کوی رائے کہتا ہے۔ کہ گیان کے بغیر چوراسی لاکھ یونیوں میں گھومتا رہتا ہے۔ جب گیان حاصل ہو جاتا ہے۔ تو مذہب کے سب جھگڑے ختم ہو جاتے ہیں۔

مولانا روم فرماتے ہیں ؎

تُو چہ دانی مہر حق را اے لئی   تُو گرفتاری ابوبکر و علی

مطلب۔ اے نادان بچے! تُو رازِ حقیقت کو کیا جانے۔ تُو تو ابوبکر و علی یعنی شیعہ اور سُنّی کے جھگڑوں میں پھنسا ہُوا ہے۔

مذہب کے نام پر لڑنے والوں کے متعلق مولانا صاحب کا ارشاد ہے۔

جنگ ِجاہلاں برائے بار ہیں   ایں چنیں است اجتہاد کا مدین

۱۔ درجہ ۲۔ نروان مکتی ۳۔ بھگوان ۴۔ میں ۵۔ شاعر ۶۔ گیان ۷۔ گھومتا ہے ۸۔ چوراسی لاکھ یونیاں ۹۔ لئی ۱۰۔ لڑنے والے

مطلب ۔ جیسے کہ قلی یا مزدور بوجھ اُٹھانے کے لئے آپس میں لڑتے ہیں ٹھیک یہی حالت مذہبی جنگ وجدل کرنے والوں کی ہے ۔

مولانا صاحب نے اس باب میں ایک دلچسپ حکایت بھی مثنوی معنوی میں بیان کی ہے جس کا خلاصہ یہ ہے ۔کہ چار فقیر جن میں ایک فارسی ۔دوسرا ترک تیسرا رومی اور چوتھا عرب تھا ۔آپس میں جھگڑ رہے تھے ۔ جھگڑے کی وجہ یہ تھی ۔کہ کسی آدمی نے ان چاروں کو مشترکہ طور پر ایک دام دیا تھا ۔ وہ اس دام سے اپنی اپنی خواہش کے مطابق کھانے کی چیز خریدنا چاہتے تھے فارسی انگور ۔ ترک ا اوزم ۔ رومی استافیل اور عرب عنب لینا چاہتا تھا ۔ اوزم استافیل اور عنب بھی انگور کے ہی نام ہیں ۔مگر چونکہ وہ ایک دوسرے کی زبان سے ناواقف تھے ۔ اس لئے باہم لڑ رہے تھے ۔ہر ایک اس بات پر مصر تھا ۔کہ میری چیز ہی خریدی جائے ۔ اتنے میں ایک آدمی وہاں سے گذرا جو فارسی ترکی رومی عربی ان چاروں زبانوں کو جانتا تھا ۔ اس نے جو یہ ماجرا دیکھا ۔ تو ان کو کہا کہ مجھے دام دو ۔ میں تم چاروں کی حسب منشاء چیزیں لے آتا ہوں ۔ چنانچہ وہ دام لے کر بازار سے انگور خرید لایا ۔جسے دیکھ کر چاروں فقیر باغ باغ ہو گئے اور ہر ایک نے چلّا کر کہا کہ ہاں ہاں ! مجھے یہی چیز چاہیئے تھی ۔

تو مولانا صاحب کہتے ہیں ۔کہ مذہبی جھگڑا کرنے والوں کی حالت بھی اس طرح ہے ۔ یہ صرف لفظوں اور اصطلاحوں کی تفریق پر لڑ رہے ہیں ۔ حقیقت تو ایک ہی ہے ۔

چنانچہ فرماتے ہیں ؎

ہندیاں را اصطلاحِ ہند مدح سندھیاں را اصطلاحِ سندھ مدح

مطلب۔ ہندیوں کو ہندی اصطلاح پسند ہے اور سندھیوں کو سندھی اصطلاح۔

پھر فرماتے ہیں ؎

درگذر از نام و بنگر در صفات

تا صفاتت رہ نماید سوئے ذات

مطلب۔ اے انسان! نام کو چھوڑ کر خوبیوں کو دیکھ۔ تاکہ خوبیاں تیری رہنمائی ذات کی طرف کریں۔

یعنی خدا کے مختلف ناموں کے جھگڑے میں مت پڑو۔ اس کے اوصاف پر دھیان دو۔ تاکہ اس طرح تجھے اس کی حقیقت معلوم ہو۔

صاحبان! حقیقت کا روپ دکھانے کے لئے بھگوت گیتا سے بڑھ کر اور کوئی پستک نہیں اور یہ بلا امتیاز مذہب و ملت ہر فرد بشر کو دعوت دیتی ہے۔ کہ میری شرن میں آکر نجات حاصل کرے۔

ادم تت ست

اوم

شری پرماتمنے نمہ

انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب سے خطاب

آخر میں میرا خطاب انگریزی تعلیم یافتہ اصحاب سے ہے۔ جو اپنی علمیت پر نازاں ہیں۔ اور دھرم کا تمسخر اُڑایا کرتے ہیں۔ گویا اُن کے نزدیک دھرم جاہلوں کا شیوہ ہے۔ یہ اُن کا خیال سراسر غلط ہے۔ اور وہ بکھسر نادیکی میں ہیں۔ دھرم سے بڑھ کر دُنیا میں کوئی چیز نہیں۔ دھرم کے بغیر انسان ایسے ہیں جیسے رُوح کے بغیر جسم۔

ہمارے انگریزی تعلیم یافتہ بھائی اگر چاہیں۔ تو خود دھرم کی مثال بن کر دوسروں کی راہبری کرسکتے ہیں۔ بھگوت گیتا میں آیا ہے۔

यद्यदाचरति श्रेष्ठस्तत्तदेवेतरो जनः ।
स यत्प्रमाणं कुरुते लोकस्तदनुवर्तते ॥

یدْ[1] یدْ ۔ آچرتی[2] ۔ شریشٹھ[3] ۔ تت[4] تت ۔ ایو ۔ ایترو[5] ۔ جنا[6]
سا ۔ یت ۔ پرمانم[7] ۔ کروتے[8] ۔ لوکس[9] ۔ تت ۔ انوورتتے[10] ۔ $\frac{3}{21}$

۱۔ جیسے جیسے ۲۔ آچرن کرتا ہے ۳۔ چیدہ انسان ۴۔ ویسے ویسے ۵۔ دوسرے ۶۔ آدمی
۷۔ جو مان یا سند ۸۔ کرتے ہیں ۹۔ لوگ ۱۰۔ برتتے ہیں۔

پیشکش

ہر اُس بھائی کی خدمت میں

جو

بھگوان شری کرشن چندر جی مہاراج

سے

عقیدت (شردّھا) رکھتا ہے

روشن لعل

گرامی قدر محترم جناب ڈاکٹر سر گوکل چند صاحب نارنگ ایم۔ اے۔ پی ایچ۔ ڈی
سابق وزیر لوکل سیلف گورنمنٹ پنجاب کی یہ عین نوازش ہے۔ کہ
آپ نے اپنے بیش قیمت اور بہت مصروف اوقات کا کچھ حصہ
دے کر اس کتاب کا دیباچہ تحریر فرمایا۔ میں اس لطف و کرم کیلئے
آپ کا بے حد ممنون ہوں اور انتہائی شکریہ کے جذبات خدمت
عالیہ میں پیش کرتا ہوں ؎

گر قبول افتد زہے عز و شرف

نیاز کیش
روشن لعل

ریویو

جو لاہور کے مشہور انگریزی اخبار "ٹریبیون" میں مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۳۷ء
کو شائع ہوا تھا۔ درج ذیل ہے۔

" Ch: Raushan Lal, M.A. P.C.S, Executive Officer, Multan has done a real service by bringing out (in Hindi as well as Urdu) a neat little brochure under the title of 'Gita Amrit.' It gives us within the compass of about 200 pages a real insight into the essential and fundamental tenets of that great book which has exercised a profound influence over the minds of Hindus for thousands of years. According to the learned author three main teachings run through the Gita, and these

are equilibrium of mind, single-minded devotion to God, and efficient and honest discharge of one's duties in life. These basic principles are expounded in a very lucid and easy style with the assistance of a wealth of illustrations and homely similes culled from the holy books of many religions and the sayings of the saints of many races and climes. To one who wishes to have a peep into the heart of the Gita, this book would serve as an indispensable guide and help.

The foreword has been written by Dr. Sir Gokal Chand Narang and serves as a fitting prelude to this exceedingly useful book.

The get-up of the book leaves nothing to be desired and it is moderately priced to be within easy reach of all.

The book is available at Messrs. Wazir Chand Sharma and Sons, Booksellers Mohan lal Road, Lahore and L. Gela Ram, Booksellers, Kup Bazar, Multan city."

نوٹ

اس کتاب کی ہردلعزیزی کا یہ اد نے سا ثبوت ہے کہ پہلے ایڈیشن کی ایک ہزار جلدیں بہت تھوڑے دنوں میں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوکر ختم ہوگئی ہیں - جس سے اب دوسرا ایڈیشن شائع کیا جارہا ہے -

دوسرے ایڈیشن کو پہلے ایڈیشن کی بہ نسبت زیادہ آسان اور دلچسپ بنایا گیا ہے اور بعض پیچیدہ مسائل اور مشکل باتیں جو پہلے ایڈیشن میں پورے طور پر واضح نہ ہوئی تھیں - اب ان کو بالکل کھول کر رکھ دیا گیا ہے تاکہ پڑھنے والے شریمد بھگوت گیتا کی تعلیم کو بخوبی سمجھ جاویں - لہذا اس طرح سے چونکہ کتاب کی ضخامت بڑھ گئی ہے - اس لئے قیمت میں بھی قدرے اضافہ کردیا گیا ہے -

فہرست مضامین

نمبر شمار	مضمون	صفحہ
۱۳	چھٹا ادھیائے ۔ یوگ ابھیاس یعنی ضبطِ نفس	۶۵
۱۴	ساتواں ادھیائے ۔ بھگوان کے چار قسم کے بھگت	۷۳
۱۵	آٹھواں ادھیائے ۔ انت متی سوگتی (افکارِ دمِ آخریں اور عاقبت)	۷۹
۱۶	نانواں ادھیائے ۔ راج ودّیا یعنی علمِ معرفت	۸۴
۱۷	دسواں ادھیائے ۔ بھگوان کی وِبھوتیاں (جلالِ ربانی)	۸۸
۱۸	گیارھواں ادھیائے ۔ وِراٹ سروپ (ظہورِ جلوہ)	۹۴
۱۹	بارھواں ادھیائے ۔ بھگت کے اوصاف	۱۰۷
۲۰	تیرھواں ادھیائے ۔ ہر جگہ موجود ہے لیکن نظر آتا نہیں	۱۱۰
۲۱	چودھواں ادھیائے ۔ پرکرتی کے گن ۔ ست ۔ رَج ۔ تم (مادہ کے اوصاف)	۱۱۴
۲۲	پندرھواں ادھیائے ۔ پرشوتم یوگ (پرماتما اور روح کی تعریف)	۱۲۰
۲۳	سولھواں ادھیائے ۔ دَیو اور آسُر (ملکوتی اور شیطانی) سیرت	۱۲۶
۲۴	ستارھواں ادھیائے ۔ تین قسم کی شردھا (عقیدت)	۱۳۷
۲۵	اٹھارہواں ادھیائے ۔ مکتی (نجات) کا راز	۱۳۹
۲۶	گیتا کے تین مکھیہ اُپدیش (چیدہ پیغام)	۱۴۹
۲۷	سَم بُدھی (عقلِ قائم)	۱۵۰

عرضِ حال

میں نے یہ ایڈریس پہلی پنجاب پراونشل گیتا کانفرنس میں جو ماہ فروری ۱۹۳۵ء میں تیاگ مورتی گوسوامی گنیشی دت جی مہاراج سیکرٹری پنجاب پراونشل سناتن دھرم سبھا کے زیر صدارت ملتان میں منعقد ہوئی تھی۔ اور جس کی افتتاحی رسم محترم جناب ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی سابق وزیر گورنمنٹ پنجاب نے ادا فرمائی تھی۔ پڑھا تھا۔ پبلک نے اس کو بیحد پسند کیا اور اصرار کیا کہ اسے کتاب کی صورت میں مرتب کر کے شائع کیا جاوے تاکہ وہ اس کو حاصل کر کے مستقل طور پر اپنے پاس رکھ سکیں۔

چنانچہ پبلک کی اس خواہش کو پورا کر دیا گیا ہے۔ اور مضمون چونکہ نہایت سنجیدہ اور گہرا ہے۔ اس لئے جہاں تک ہو سکا ہے اسے اور بھی سلیس۔ عام فہم اور دلچسپ بنانے کی کوشش کی گئی ہے۔

آخر میں یہی عرض ہے کہ اگر ایک آدمی کو بھی اس کتاب کے مطالعہ سے فائدہ پہنچ گیا تو میں سمجھوں گا کہ میری محنت ٹھکانے لگ گئی۔

روشن لعل

دیباچہ

از قلم عالی قدر محترم جناب ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ ایم۔ اے۔ پی۔ ایچ۔ ڈی
سابق وزیر گورنمنٹ پنجاب

یہ کتاب درحقیقت وہ ایڈریس ہے جو چودھری روشن لعل ایم۔ اے پی۔ سی۔ ایس۔ ایگزیکٹو آفیسر میونسپلٹی ملتان نے بحیثیت صدر استقبالیہ کمیٹی پنجاب پراونشل گیتا کانفرنس میں جو ماہ فروری ۱۹۳۵ء میں بمقام ملتان منعقد ہوئی تھی۔ اور جس کی افتتاحی رسم ادا کرنے کا شرف مجھے بخشا گیا تھا۔ پڑھا تھا۔ اور جسے سامعین نے بے حد پسند کیا تھا۔ اور جس سے خوش ہو کر رائے بہادر چودھری نرائن سنگھ رئیس اعظم شجاع آباد نے آپ کو طلائی تمغہ عطا کیا تھا۔

بھگوت گیتا اپنے رنگ میں ایک بے نظیر کتاب ہے۔ وید تو اس قدر مشکل اور گہرے ہیں کہ عوام کی رسائی وہاں تک نہیں ہو سکتی۔ ویدانت لٹریچر تین چیزوں پر مشتمل ہے۔

۱۔ ویدانت درشن کے برہم سُوتر

۲۔ اُپ نشد

۳۔ شریمد بھگوت گیتا

ان میں سے برہم سُوتر نہایت دقیق ہونے کے باعث ایک سربستہ راز کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اُپنشد چونکہ تعداد میں بہت ہیں۔ اِس وجہ سے اُنہیں پڑھنا بھی ایک کٹھن کام ہے۔ لیکن ان کے مقابلے میں بھگوت گیتا ایک تو مختصر ہے دوسرے اس کی زبان سلیس اور طرزِ بیان سادہ و دِل نشین ہے۔ جسے ایک معمولی سنسکرت جاننے والا بھی پڑھ سکتا ہے اور اگر میں غلطی نہیں کرتا تو یہی ایک ہندو پُستک (کتاب) ہے۔ جس پر کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی گئی۔ اور جس کے پڑھنے کی بلا تمیز رنگ و نسل۔ ذات پات ہر فرد بشر کو اجازت ہے بلکہ کتاب خود اس فرض کی ہدایت کرتی ہے کہ خود بھی پڑھو اور دوسروں کو بھی پڑھاؤ اور بھگوان کرشن تو یہاں تک فرماتے ہیں کہ جو شخص میرے اِس اُپدیش (پیغام) کی بلا لحاظ مذہب و ملّت تمام انسانوں میں اشاعت کرے گا۔ اُس سے بڑھ کر مجھے اور کوئی عزیز نہیں۔

چنانچہ انہی خوبیوں کے باعث بھگوت گیتا ہندوؤں کے تمام مقدس لٹریچر میں سب سے زیادہ ہر دلعزیز ہے اور یہ صرف ہندو قوم کے اندر ہی عام مقبولیت کا درجہ نہیں رکھتی بلکہ جب سے ظہور میں آئی ہے۔ اپنی اعلےٰ تعلیم کے باعث ہر زمانہ میں ہر قوم و ملک کی نیک خیال اور صداقت طلب افراد کی منظورِ نظر رہی ہے۔ کئی ایسے مسلمان عُلما گذرے ہیں۔ جن کے لئے یہ کتاب تسکینِ دل کا باعث ثابت ہوئی ہے۔ مغرب کی مادہ پرست

فضا میں رہنے والے بھی بیشتر عالی دماغ انسانوں نے اس کی بلندی تعلیم کا اعتراف کیا ہے۔ اور اپنی روحانی پیاس اس گیان کی گنگا سے بجھائی ہے۔ بھگوت گیتا کا ایک برہمن مترجم تو اس سے متاثر ہوکر ان شاندار الفاظ کی صورت میں اپنی شردھا (عقیدت) کے پھول اس پر چڑھاتا ہے کہ پرماتما کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ اس نے مجھے اس پاک کتاب کے ترجمہ کرنے کے وقت تک زندگی عطا فرمائی۔

دُنیا کی تمام مروّجہ زبانوں میں اس کا ترجمہ ہو چکا ہے اور دُنیا کے لٹریچر میں جو رتبہ اسے حاصل ہے۔ وہ بہت کم کتابوں کو ملا ہے۔ ایسی صورت میں اگر کوئی شخص اس قدر اعلےٰ اور بیش بہا کتاب کے مطالعہ کا لوگوں میں عام ذوق پیدا کرنے کے لئے کسی قسم کی کوشش کرتا ہے۔ تو اُسے بنی نوع انسان کا محسن سمجھنا چاہیئے۔

چودھری صاحب نے گیتا کا نہایت غور و خوض سے مطالعہ کیا ہے اور اس کے مطالب و معانی پر آپ کو عبور حاصل ہے۔ اس کے تمام شلوک آپ کو زبانی حفظ ہیں۔ اس لحاظ سے اگر آپ کو حافظِ گیتا کہا جائے تو عین بجا ہوگا۔ نیز یہ امر کس قدر دل خوش کن ہے کہ آپ کے کم سن بچوں نے بھی چیدہ چیدہ شلوک یاد کر رکھے ہیں۔ چنانچہ میں نے خود اُن سے زبانی شلوک سُنے اور اُن کے صحیح تلفظ اور روانی کو دیکھ کر بہت محظوظ اور مسرور ہوا۔

اس کتاب میں چودھری صاحب نے بھگوت گیتا کا عِطر نکال کے

رکھ دیا ہے۔ اور اس کی حقیقی تعلیم پر نہایت خوش اسلوبی سے روشنی ڈالی ہے۔ نیز شلوکوں کے ساتھ ساتھ مختلف بزرگوں اور عارفوں اور مختلف زبانوں یعنی ہندی۔ اردو۔ فارسی۔ پنجابی اور انگریزی کے باکمال شعرا کا کلام درج کر کے اس چھوٹی سی بزم معرفت کو نہایت آراستہ کر دیا ہے۔ جن سے مضامین میں رنگینی اور دلآویزی پیدا ہو گئی ہے۔ اور اس طرح اُن لوگوں کے لئے جو روحانی مضامین کو خشک سمجھ کر ان کے پڑھنے کی رغبت نہیں رکھتے یک گونہ دلچسپی کا سامان مہیا کر دیا گیا ہے۔ مجھے یقین ہے کہ سری کرشن جی مہاراج کی نایاب تعلیم کا یہ دلکش خلاصہ اُردو دان اصحاب کے لئے جو سنسکرت زبان سے ناواقف ہیں۔ نہایت کارآمد ثابت ہوگا۔ اور وہ اسے اپنی شاہراہ حیات کے لئے شمعِ ہدایت بنائیں گے۔

درحقیقت چودھری صاحب نے بھگوت گیتا کے متعلق اپنے بیش قیمتی خیالات کو کتاب کی صورت میں مرتب کر کے گیتا کے عقیدت مندوں کی ایک بے بہا خدمت انجام دی ہے۔ اُمید ہے کہ ان کی اس خدمت کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھا جائیگا۔ میں اس نیک کام میں اُن کی کامیابی کا تہ دل سے خواہاں ہوں۔

گوکل چند

सुदर्शन चक्र

ادم

والاشان عالی وقار محترم جناب ڈاکٹر صاحب

اور

پوجنیہ تیاگ مورتی گوسوامی جی مہاراج اور معزز حاضرین جلسہ

روحانیت اور دھرم کے اعتبار سے گو اس وقت شہر ملتان کچھ بلند درجہ نہیں رکھتا مگر قدیم زمانے میں اس کا یہ پہلو بہت شاندار رہا ہے اس پوتر بھومی نے پرہلاد جیسا بھگت پیدا کیا۔ جس کی رکھشا کے لئے خود بھگوان کو نرسنگھ کا اوتار لینا پڑا۔ اس کی خاک پاک سے شمس تبریز جیسا عارف (گیانی) اُٹھا۔ اور بھی کئی مہاتما اور اولیا یہاں ہو گذرے ہیں۔ اس دھارمک پستی کے زمانے میں بھی آج یہ بات کس قدر خوشی کا باعث ہے کہ جو پوتر بانی (کلام پاک) پہلے پہل کورو کھیشتر دھرم کھیتر میں شری بھگوان کرشن نے اپنے بھگت ارجن کو سنائی تھی۔ اُس پوتر بانی کی پہلی پراونشل کانفرنس یہاں منائی جا رہی ہے۔ یہ اہل ملتان کی عین سعادت اور نیک بختی ہے۔ اِس پر میں انہیں مبارکباد دیتا ہوں۔

قریباً ڈھائی سال گذرے۔ جب میں لاہور سے تبدیل ہو کر ملتان آیا میں نے سُن رکھا تھا۔ کہ بھگوت گیتا نہایت اعلیٰ گرنتھ ہے اور کبھی کبھی میرے دل میں اس کے پڑھنے کی زبردست اُمنگ پیدا ہوتی تھی۔ لیکن سنسکرت

زبان سے ناواقف ہونے کے سبب میں اس خواہش کو پورا نہ کرسکتا تھا۔ میری خوش قسمتی سمجھئے کہ یہاں آکر مجھے پوجیہ پنڈت جوڑا منی جی مہاراج سے ملنے کا موقعہ نصیب ہوا۔ آپ نے بھگوت گیتا کی بے حد تعریف کرکے میرے اس شوق کو اپنا بھڑکایا۔ کہ میں نے فوراً سنسکرت زبان سیکھنی شروع کر دی۔ آخر سنسکرت کے اس شلوک کے مطابق

जलबिन्दुनिपातेन क्रमशः पूर्यते घटः।
स हेतु सर्वविद्यानां धर्मस्य च धनस्य च॥

جل۔بندُو۔نپاتین۔کرمشا۔پُورئیتے۔گھٹ
سا ہیتُو۔سرو۔ودیا نام۔دھرمسیہ۔چا۔دھنسیہ۔چا

یعنے جس طرح قطرہ قطرہ ٹپکنے سے گھڑا بھر جاتا ہے۔ ویسے ہی تھوڑا تھوڑا کرکے سب ودیائیں (علوم)، دھرم اور دھن اکٹھے ہو جاتے ہیں۔ ماننیہ ور پنڈت جی کی مہربانی سے میں نے شریمد بھگوت گیتا کو نہ صرف پڑھ لیا بلکہ حفظ بھی کر لیا۔ جس کے لئے میں پوجیہ پنڈت جی کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ذہنی انقلاب

پیارے بھائیو! آپ یقین جانیں کہ جوں جوں میں بھگوت گیتا کو

۱۔ قطرہ　۲۔ ٹپکنا　۳۔ آہستہ آہستہ　۴۔ بھرتا ہے　۵۔ گھڑا
۶۔ اسی طرح　۷۔ سب　۸۔ اور

سمجھتا گیا - انگریزی اور دوسری زبانوں کی کتابوں سے میری رغبت ہٹتی چلی گئی - ایک وقت وہ تھا - جب میں کالج سے تازہ تازہ ایم - اے پاس کر کے نکلا تھا - اور انگریزیت کی ہوا دماغ میں سمائی ہوئی تھی - تب میں سنسکرت پُستکوں (کتب) کو خاطر میں بھی نہ لاتا تھا - اور سنسکرت جاننے والوں کو بالکل وِدوان (عالم) نہ سمجھتا تھا - شریمد بھگوت گیتا کے پڑھنے سے میری آنکھیں کھُلیں - مجھے محسوس ہُوا - کہ گویا پہلے میں بالکل گھٹا ٹوپ اندھیرے میں تھا - اور اب مجھے حقیقی علم کی روشنی نظر آئی - اب وِدّیا اور اوِدّیا یعنے علم اور جہالت کا فرق سمجھ میں آیا - دوسرے علوم، برہم وِدّیا (علمِ معرفت) کے سامنے ایسے ہیں - جیسے دن کے مقابل رات - اکسیر کے سامنے خاک - اِس گیان اور بھگتی کی گنگا میں ڈُبکی لگانے کا سَوبھاگیہ (سعادت) مجھے اس پوِتر بھُومی میں آ کر نصیب ہوا ہے - اب میرے لئے مُلتان ایک متبرک مقام کی حیثیت رکھتا ہے - گویا سچے معنوں میں یاترا کا تیرتھ ہے -

میں استقبالیہ کمیٹی کا بہت مشکور ہوں کہ اُس نے مجھ ناچیز کو اپنی صدارت کا اعزاز بخشا ہے - میں اپنی خامیوں سے اچھی طرح واقف ہوں اور بخوبی محسوس کرتا ہوں - کہ میں کسی طور پر بھی اِس عزت کے لائق نہ تھا -

بقول حافظِ شیرازؔ ؎

آسماں بارِ امانت نتوانست کشید

قرعۂ فال بنامِ منِ دیوانہ زدند

یعنی جس بوجھ کو آسمان بھی نہ اُٹھا سکا - وہ مجھ دیوانے کے سر پر ڈالا گیا

ملتان میں نہایت قابل ہستیاں موجود ہیں جو سری مد بھگوت گیتا میں ماہر ہیں۔ اور اس عارفانہ کلام کی گہرائیوں سے پوری طرح واقف ہیں۔ ان کے سامنے مجھ مبتدی کی حقیقت ہی کیا ہے۔ ایسی صورت میں استقبالیہ کمیٹی کی صدارت کا فخر مجھے عطا کرنا درحقیقت اہل ملتان کی فراخ دلی اور مہمان نوازی کا پورا ثبوت ہے۔ مَیں پھر نہ دل سے آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔

خیر مقدم مہمانانِ جلیل القدر

معزز حاضرین! مَیں آپ سب صاحبان کی طرف سے اپنے جلیل القدر مہمان کو جو اس کانفرنس کے سرتاج ہیں۔ پُرتپاک خوش آمدید کہتا ہوں ؎

مچی ہے دھوم یہاں آج کس کے آنے کی
قدم قدم پہ بچھی ہے نگہ زمانے کی

جناب ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کچھ تعارف کی محتاج نہیں۔ ہر شخص آپ کے نام نامی اور علوِ منزلت سے واقف ہے۔ آپ کا شمار ملک کے چوٹی کے مدبروں میں ہوتا ہے۔ آپ اپنی مسلّمہ قابلیت اور وسیع حسنِ خلق کی وجہ سے ملک کے ہر طبقہ میں عزت کی نگاہ سے دیکھے جاتے ہیں۔ آپ کی ہنگامہ خیز تقریروں کی گونج جو آپ پنجاب کونسل میں نہایت بے باکی سے فرمایا کرتے ہیں۔ ہر وقت ہمارے کانوں میں سمائی

رہتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں گورنمنٹ نے بھی ان خوبیوں کا اعتراف کرتے ہوئے آپ کو نائیٹ ہُڈ (Knight Hood) کے خطاب سے سرفراز فرمایا ہے۔

میں آپ سب صاحبان کی طرف سے محترم جناب ڈاکٹر صاحب کی خدمت میں ہدیۂ مبارک باد پیش کرتا ہوں۔

پیارے بھائیو! میں سمجھتا ہوں کہ اس کانفرنس کے پردھان، تیاگ مورتی شری گوسوامی گنیش دت جی مہاراج جیسی مشہور ہستی کے متعلق بھی کچھ کہنے کی چنداں ضرورت نہیں۔ آپ کی پاکیزہ اور نیک زندگی سے ہندو پبلک بخوبی واقف ہے۔ آپ شری سناتن دھرم سبھا پنجاب کی روح رواں ہیں اور آپ کی زندگی کا ہر لمحہ قوم و ملک کی خدمت میں گذرتا ہے۔

سجنو! اب میں اصلی مضمون کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

شریمد بھگوت گیتا ہندو دھرم کی سرتاج پستکوں میں سے ہے اور بھگتی۔ گیان اور نِشکام کرم کے اُپدیش کا اتھاہ سمندر ہے۔ یہ کس قدر حیران کرنے والی ہے کہ صرف سات سو شلوک ہیں۔ مگر زندگی کا کونسا پہلو ہے جو ان کے اندر ادا نہ کیا گیا ہو اور پھر نہایت بلاغت و لطافت اور خوبی کے ساتھ۔ لفظ ایسے آسان کہ اس سے زیادہ آسان سنسکرت پستک کا ملنا ناممکن ہے۔ مگر مضامین میں اس قدر گہرائی ہے کہ سالہا سال تک پڑھنے کے بعد بھی ان کی تہ تک پہنچنا مشکل ہے۔ طرفہ

بھگوت گیتا کی طرف

۱۔ عبادت ۲۔ معرفت ۳۔ بلا واسطہ عمل

شہ یہ کہ جب اسے پڑھو۔ نئ چیز معلوم ہوتی ہے اور بار بار پڑھنے سے جی
اکتانے کی بجائے اور بھی اس کی طرف کھچتا چلا جاتا ہے۔ بھگوت گیتا کو
وِدوان لوگ सर्वशास्त्रमयी (سرو۔ شا ستر یمئی) یعنے سب
شاستروں کا نچوڑ کہتے ہیں۔

چنانچہ اس کی شان میں کہا گیا ہے۔

सर्वोपनिषदो गावो दोग्धा गोपालनन्दनः
पार्थो वत्सः सुधीर्भोक्ता दुग्धं गीतामृतं महत्॥

سرود۔ اُپ نشدو۔ گا وو۔ دُوگدھا۔ گوپال۔ نندنا
پارتھو۔ وتسا۔ سُدھیر۔ بھوکتا۔ دُگدھم۔ گیتا۔ امرتم۔ مہت

یعنے اُپ نشدگا یئں ہیں۔ شری کرشن جی آپ گوالے ہیں۔ ارجن
بچھڑا ہے۔ اور گیتا رُوپی امرت دودھ ہے۔ جس کو وِدوان پیتے ہیں۔

لوکمانیہ بال گنگادھر تلک جی مہاراج فرماتے ہیں کہ دُنیا میں میرے
لئے بھگوت گیتا سے بڑھ کر اور کوئی پیاری چیز نہیں۔

تھوڑا عرصہ گذرا ہے کہ مہاتما گاندھی جی نے اچھوت اُدھار کے
متعلق ایک مضمون کے دَوران میں لکھا تھا۔ کہ اگر بھگوت گیتا کو چھوڑ
کر باقی تمام ہندو دھرم شاستر (پرماتما نہ کرے) دُنیا سے نابود ہوجاویں
تو بھی جب تک بھگوت گیتا موجود ہے۔ ہندو دہرم قائم رہے گا۔ اس سے
بڑھ کر بھگوت گیتا کی شان میں اور کیا کہا جاسکتا ہے۔

۱۔ بھرپور ۲۔ دوہنے والا ۳۔ بچھڑا ۴۔ عقلمند یعنی وِدوان ۵۔ دودھ

شریمد بھگوت گیتا کی عظمت کا احساس صرف ہندوستان تک ہی محدود نہیں بلکہ غیر ممالک میں بھی اس کو بڑی قدر کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے۔ خاصکر جرمنی اور امریکہ کے بڑے بڑے عالم اور فلاسفر تواس پر فریفتہ ہیں۔ ہندوستان کے مایۂ ناز شاعر ڈاکٹر ٹیگور جب پہلی مرتبہ امریکہ گئے تو وہاں کے مشہور فلاسفر ایمرسن کے بیٹے نے بھگوت گیتا کی ایک جلد بطور تحفہ اس شاعرِ اعظم کی خدمت میں پیش کی اور کہا کہ میرے والدِ مرحوم کو اس سے اتنی عقیدت تھی کہ وہ ہر روز صبح اُٹھ کر پہلے اس کو پڑھتے تھے۔ پھر کسی اور کام کو ہاتھ لگاتے تھے۔ ان کی سب سے زیادہ عزیز چیز میں آپ کی نذر کرتا ہوں۔

ایمرسن

بھگوت گیتا سے ایمرسن کی یہ عقیدت در حقیقت اُس کے گُورو تھورو (Thoreau) کی تعلیم اور فیضِ صحبت کا نتیجہ تھا۔ تھورو امریکہ کے ایک بہت بڑے مہاتما ہو گذرے ہیں۔ آپ گیتا کے بے حد پریمی تھے۔ آپ کے اس پریم کا اندازہ اس واقعہ سے بخوبی لگ سکتا ہے کہ آپ شہری آبادی کے شور و شغب سے دُور ایک جنگل میں تن تنہا رہتے تھے۔ ایمرسن روزانہ آپ سے گیتا پڑھنے کے لئے جنگل میں آیا کرتا تھا۔ ایک دن اُس نے آکر دیکھا کہ آپ کی چارپائی کے نیچے چند ایک زہریلے سانپ لیٹے پڑے ہیں۔ وہ ڈر کے مارے دُور جا کھڑا ہوا۔ جب سانپ چلے گئے۔ تو آکر آپ سے کہا کہ یہاں سانپوں کے ہونے سے آپ کی زندگی سخت خطرے میں ہے۔ اسلئے بہتر ہوگا کہ آپ جنگل چھوڑ کر شہر میں آ کر رہیں۔ مگر تھورو نے جواب دیا۔ کہ جب تک شری ماتا گیتا میری حفاظت

مہاتما تھورو

کے لئے موجود ہے مجھے کسی قسم کا خوف و خطر نہیں۔
ایک اور موقعہ پر آپ (مہاتما گاندھی) فرماتے ہیں کہ بھگوت گیتا کے سامنے دنیا کا باقی تمام علم ہیچ ہے۔ میں روزانہ صبح اٹھ کر پہلے اپنی آتما (رُوح) کو گیتا رُوپی پوتّر جل (مقدس پانی) سے اشنان کراتا ہوں۔
ان کے علاوہ بھگوت گیتا کے متعلق دیگر مغربی عالموں اور مسلم بزرگوں کے خیالات آپ کے سامنے رکھے جاتے ہیں۔

بروکس (Mr. Brooks) امریکن۔ فرماتے ہیں کہ

Gita is India's contribution to the future religion of the world.'

بروکس

ترجمہ۔ مستقبل میں ایک وقت آئے گا کہ ساری دُنیا کا ایک مذہب ہوگا اور بھگوت گیتا کی تعلیم پر ہی اُس مذہب کی بنیاد رکھی جائے گی۔

ڈاکٹر بارنٹ (Dr. L. D. Barnet) کا ارشاد ہے۔ کہ

'Millions have heard it (the Gita), read it, taught it and found in it largest hope for the Soul's God-ward striving. And their belief has not been utterly vain; for the Gita has a gospel to deliver ....

بارنٹ

ترجمہ۔ گیتا کو لاکھوں آدمیوں نے پڑھا اور سُنا ہے اور اس سے انہیں پرماتما تک پہنچنے کی زبردست اُمید ملی ہے۔ اِن کی یہ توقع بے بنیاد نہیں کیونکہ

گیتا واقعی ایک اُمید افزا اور تشفی خیز پیغام رکھتی ہے۔

سر ایڈون آرنلڈ (Sir Edwin Arnold) انہوں نے گیتا کا انگریزی نظم میں ترجمہ کیا ہے۔ جو کہ انگریزی دان حلقے میں بہت مقبول ثابت ہوا ہے۔ یہ کہتے ہیں۔

The song celestial "that famous and marvellous" Sanskrit poem."

"So lofty are many of its declarations, so sublime its aspirations, so pure and tender its piety."

"English literature would certainly be incomplete without possessing in popular form a poetical and philosphical work so dear to India

ترجمہ۔ بھگوت گیتا ایک مشہور حیرت انگیز نظم ہے جس میں حد درجہ بلند فلسفہ اور اعلےٰ شاعری پائی جاتی ہے۔ اس کے دعوے نہایت اونچے ہیں۔ اس کی تعلیم بہت پاکیزہ ہے۔ اس کے مطالعہ سے انسان کے دل میں حد درجہ بلند روحانی اُمنگیں پیدا ہوتی ہیں۔ اس کے ترجمے مختلف یوروپین زبانوں مثلاً فرنچ۔ لاطینی، اطالوی، یونانی وغیرہ وغیرہ میں ہو چکے ہیں اور اگرچہ اس کا انگریزی نثر میں بھی ترجمہ ہو چکا ہے تاہم میں سمجھتا ہوں کہ اگر اس کا ترجمہ انگریزی نظم میں نہ کیا جائے تو انگریزی لٹریچر یقیناً ادھورا رہیگا

وارن ہیسٹنگز (Warren Hastings) ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل۔ آپ کی یہ رائے ہے

'that the West has nothing to teach the East.'

ترجمہ۔ مغرب کے پاس مشرق کو سکھانے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے

بھگوت گیتا کی لاثانی تعلیم سے متاثر ہو کر آپ یوں فرماتے ہیں۔

(اگلے صفحے پر ملاحظہ ہو)

آرنلڈ

وارن ہیسٹنگز

Gita is a "performance of great orginality, of a sublimity of conception, reasoning and diction almost unequalled among all the known religions of mankind."

ترجمہ۔ بھگوت گیتا ایک نہایت نادر کتاب ہے اور خیال۔ فلسفہ و منطق اور طرز بیان ان چاروں کے کمالات کا مجموعہ ہے۔ دنیا بھر کے مذہبی لٹریچر میں اس پایہ کی اور کتاب کا ملنا مشکل ہے۔

ہمبولٹ

ولیم ہمبولٹ (Wilhelm Von Humboldt) مشہور جرمن فلاسفر کہتے ہیں۔

"The 'Bhagvadgita' is the deepest and sublimest production that the world possesses. I read it with a permanent feeling of gratitude towards Fate that has let me live in order to study this work."

ترجمہ۔ دنیا میں جس قدر کتابیں ہیں۔ ان میں سب سے زیادہ بلند اور اور گہرے خیالات کی کتاب بھگوت گیتا ہے۔ میں نے جب اسے پڑھا۔ تو پرماتما کا ہمیشہ شکریہ ادا کرتا رہا۔ کہ اس نے مجھے اس وقت تک زندگی بخشی کہ مجھے بھگوت گیتا کے مطالعہ کا موقع ملا۔

اب بھگوت گیتا کے متعلق چند مسلم بزرگوں کے خیالات آپ کے

گوش گذار کیئے جاتے ہیں۔

ایک ایرانی بزرگ مہربان شہریارجی المعروف مہربابا فرماتے ہیں۔

"چونکہ سری کرشن جی ہندو قوم میں پیدا ہوئے۔ اس لئے بھگوت گیتا ہندوؤں کی کتاب سمجھی جاتی ہے۔ مگر اس کا پیغام صرف ہندو قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام بنی نوع انسان کے لئے ہے۔ اگر روئے زمین پر بسنے والی ساری قومیں اس کی تعلیم پر عمل پیرا ہو جائیں تو دُنیا بھر میں محبت اور پریم کا دَور دورہ ہو جائے اور بدامنی۔ فساد و باہمی عناد بالکل ہٹ جائے۔"

مہربابا

شہنشاہ اورنگ زیب کے بڑے بھائی شہزادہ دارا شکوہ اُپ نشد اور بھگوت گیتا سے حد درجہ عقیدت رکھتے تھے۔

چنانچہ بھگوت گیتا کے متعلق آپ فرماتے ہیں۔ کہ

"یہ ابدی مسرت کا سرچشمہ ہے۔ صداقت کی منزل کی طرف لے جانے کے لئے بہترین رہنما ہے۔ یہ برہم گیان (اسرارِ معرفت) کو پورے طور پر منکشف کرتی ہے۔ اور حقیقت بخوبی دکھلا دیتی ہے۔ اس میں دُنیا اور عاقبت کے گہرے اور دقیق راز بالکل کھول کر رکھ دیئے گئے ہیں۔"

دارا شکوہ

سلطان فیروز شاہ تغلق اور شہنشاہ اکبر بھی بھگوت گیتا کی اعلےٰ التعلیم کے بہت مدّاح تھے۔ اور دونوں نے اپنے درباری شعرا سے اس کا فارسی میں ترجمہ کرایا۔ چنانچہ ملک الشعرا فیضیؔ کا ترجمہ بہت مشہور و مقبول ہے۔

فیضیؔ

اِس سلسلہ میں آخر میں یہ بات بھی قابل ذکر ہے۔ کہ سکندر اعظم جب یونان سے ہندوستان کی فتح کے ارادہ سے روانہ ہوا۔ تو اُس نے اپنے

اُستاد ارسطو سے جو کہ اپنے زمانہ کا بے مثال عالم اور فلاسفر تھا۔ پوچھا کہ آپ کے لئے ہندوستان سے کیا تحفہ لاؤں ؟ ارسطو نے کہا کہ بھگوت گیتا کی ایک جلد لیتے آنا۔

صاحبان! اور بھی بہت سے ایسے فلاسفر اور علماء ہو گذرے ہیں جنہوں نے بھگوت گیتا سے روحانی روشنی حاصل کی ہے اور اسے بے حد سراہا ہے۔ اگر ان سب کا ذکر کیا جائے تو مضمون طوالت پکڑ جائے گا۔ لہذا اہنی چند بزرگوں کا حوالہ دینے پر اکتفا کی جاتی ہے۔ آپ ان کے خیالات سے ہی بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ بھگوت گیتا کس قدر عظمت رکھتی ہے۔

گیتا کی تعلیم کے متعلق مفسروں میں اختلاف رائے

لیکن گیتا کی اس عالمگیر مقبولیت اور عظمت کے ساتھ ساتھ یہ امر کس قدر رنجدہ اور افسوسناک ہے کہ بھگوت گیتا کی تعلیم کے مفہوم کے متعلق دُنیا میں بہت اختلاف رائے پایا جاتا ہے۔ ایک طبقہ کی رائے ہے کہ بھگوت گیتا سے سنیاس (ترک دُنیا) کا سبق ملتا ہے۔ دوسرا طبقہ کہتا ہے کہ ایسا نہیں ہے بلکہ بھگوت گیتا کرم یوگ کی ہدایت کرتی ہے یعنی انسان زندگی کی جدوجہد میں ضرور حصہ لے مگر اعمال کے پھل کی خواہش دل میں نہ رکھ کر۔ بالفاظ دیگر ہر فعل کو فرض سمجھ کر انجام دے۔ کہ اسی کا نام ہی نش کام کرم ہے۔

عام طور پر لوگ یہی سمجھتے ہیں۔ کہ بھگوت گیتا سنیاس (ترک دُنیا) کا اُپدیش کرتی ہے۔ مگر یہ خیال سراسر غلط ہے۔ مشہور آریہ سماجی نیتا مہاتما ہنس راج جی اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ گیتا جس قدر اُتم پُستک ہے اُتنا ہی دُنیا نے اسے غلط سمجھا ہے۔

میرا ذاتی خیال یہ ہے چونکہ بھگوان کرشن اور ارجن کے مابین یہ فی البدیہ

مکالمہ ہے۔ بغیر پہلے کی تیاری کے سم واد (گفتگو) ہے۔ اور وہ بھی اُس وقت جبکہ رشتہ داروں اور عزیزوں کی موت کے خیال سے ارجن کے حواس پریشان تھے۔ اس گفتگو میں کوئی اُلجھن نہیں ہونی چاہیئے۔ ایسی حالت میں ارجن کو پیچیدہ انداز میں ہدایت کرنا گویا اُس کی پریشانی کو اور بھی بڑھانا تھا۔ ایسی حالت کا تو عین تقاضا تھا کہ اُس سے سیدھے سادے طریق سے بات کی جائے تاکہ وہ آسانی سے سمجھ سکے۔ چنانچہ حقیقت واقعہ بھی یہی ہے کہ بھگوان کرشن نے ارجن کو سادہ انداز میں اُپدیش دیا ہے اور آخر میں تو بات کو بالکل صاف کر دیا ہے۔

حاصل کلام یہ ہے۔ کہ اس اختلاف رائے کی ذمہ واری گیتا کے طرز بیان پر عائد نہیں ہوتی۔ بلکہ ان مفسّروں اور ٹیکا کاروں پر جنہوں نے اپنے اپنے عقائد کو جو وہ پہلے سے ہی رکھتے تھے۔ بھگوت گیتا کی تائید سے بالکل درست ثابت کرنے کے لئے الفاظ کے معنی نکالنے میں بہت کھینچا تانی سے کام لیا ہے۔ اور اس کے سیدھے سادے الفاظ سے غیر متعلق اور عجیب عجیب مطلب نکالنے کی کوشش کی ہے۔

بھگوت گیتا کے اُپدیش کا صحیح مطلب سمجھنے کے لئے لفظی بحث میں جانے کی ضرورت نہیں۔ بلکہ صرف اسی بات کو پیش نظر رکھنے سے حقیقت کا بخوبی پتہ چل سکتا ہے کہ یہ اُپدیش کیونکر ظہور میں آیا۔ اور اُس وقت اس کا کیا نتیجہ نکلا۔

بھگوان کرشن نے یہ اُپدیش اس لئے دیا کہ ارجن جس نے کہ اپنے رشتہ داروں

گیتا کی حقیقی تعلیم

اور عزیز بزدل کے موہ میں آ کر جنگ کرنے سے بالکل انکار کر دیا تھا۔ جنگ میں حصہ لے۔ چنانچہ اس اُپدیش کا یہی نتیجہ نکلا کہ اُپدیش سننے کے بعد ارجن نے زمین پر پھینکے ہوئے تیر و کمان کو پھر سے اُٹھا لیا۔ اور پوری سرگرمی سے لڑائی میں مشغول ہو گیا۔ بس اس بات سے بھگوت گیتا کی حقیقی تعلیم بالکل صاف طور پر ظاہر ہے۔ جس پر مزید حاشیہ آرائی کی ذرہ بھر بھی گنجائش نہیں ہے۔

مطلب یہ کہ گیتا انسان کے اندر بہادری کی روح پھونک دیتی ہے۔ بزدل کو شیر دل بناتی ہے۔ پست ہمت آدمی کے حوصلہ کو پہاڑ کا سا استقلال اور مضبوطی عطا کرتی ہے۔ اور زندگی کی جنگ میں حصہ لینے کی پُرزور تلقین اور اس سے جی چُرانے والوں کی سخت مذمت کرتی ہے۔

ادھیائے وار خلاصہ

پیارے بھائیو! اب میں بھگوت گیتا کا ادھیائے وار خلاصہ آپ کے سامنے رکھتا ہوں۔

———(※)———

اوم
شری پرماتمنے نمہ

پہلا ادھیائے

ارجن کا دُکھ

کوروؤں نے پانڈوؤں کی جاگیر دھوکے سے چھین لی تھی اور بھگوان کرشن جی کے سمجھانے پر بھی واپس کرنے پر راضی نہ ہوئے جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ طرفین میں جنگ چھڑ گئی چنانچہ کوروکھیشتر کے میدان میں پانڈو اور کورو کی فوجیں بالمقابل مرنے مارنے پر تیار کھڑی ہیں۔ پانڈوؤں میں ارجن سب سے بڑا بہادر ہے بلکہ مہا بھارت کی جنگ کا ہیرو ہے۔ وہ بھگوان کرشن کا سچا بھگت ہے۔ بھگوان خود اپنے بھگت کی رتھ بانی کر رہے ہیں۔ ارجن دونوں فوجوں کے درمیان کھڑا مقابل کے لشکروں پر نظر دوڑاتا ہے۔ اُس وقت اپنے نزدیکی رشتہ داروں کو مرنے مارنے پر آمادہ دیکھ کر ارجن کا دِل موہ (جھوٹی محبت) سے بھر جاتا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ جنگ سے بڑی تباہی ہو گی۔ لاکھوں جانیں تلف ہو جائیں گی۔ ہزاروں عورتوں کا سہاگ لُٹ جائیگا لاکھوں بچے یتیم اور لاوارث ہو جائیں گے۔ خاندان کے خاندان مٹ جاویں گے۔ اِن خیالات سے اُس پر گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ جسم لرز اٹھتا ہے

آنکھوں سے آنسو بہ نکلتے ہیں۔ ہاتھ کپکپانے لگتے ہیں۔ اور دھنش (کمان) ہاتھ سے چھوٹ کر زمین پر گر پڑتا ہے۔ ارجن جنگ کرنے سے بالکل انکار کر دیتا ہے۔ اور بھگوان کرشن سے مخاطب ہو کر کہتا ہے۔

न काङ्क्षे विजयं कृष्ण न च राज्यं सुखानि च।
किं नो राज्येन गोविन्द किं भोगै जीवितेन वा॥

نہ کانکھشے۔ وجیم۔ کرشن۔ نہ۔ چہ۔ راجیم۔ سکھانی۔ چہ
کم۔ نو۔ راجین۔ گووند۔ کم۔ بھوگیر۔ جیوتین۔ وا ۳۲/۱

ارتھ۔ اے بھگوان! میں جیت یا فتح نہیں چاہتا۔ اور نہ ہی مجھے راج اور سکھ چاہیئے۔ اے گوبند! ہمیں راج سے۔ دھن دولت سے یا زندگی سے کیا فائدہ جب ہمارے رشتہ دار یا عزیز ہی نہ رہیں۔

پھر کہا۔

एतान्न हन्तुमिच्छामि घ्नतोऽपि मधुसूदन।
अपि त्रैलोक्यराज्यस्य हेतोः किं नु महीकृते॥

ایتان۔ نہ۔ ہنتم۔ اچھامی۔ گھنتو۔ اپی۔ مدھوسودن
اپی۔ تریے۔ لوک۔ راجسیہ۔ ہیتو۔ کم۔ نو۔ مہی کرتے ۳۵/۱

ارتھ۔ اے بھگوان! بے شک یہ میرے رشتہ دار مجھے مار ڈالیں میں ان پر ہرگز وار نہ کرونگا۔ ہر چند ان کو مارنے سے مجھے ترلوکی (کائنات) کا راج ہی کیوں نہ ملتا ہو۔ جب بھی میں ان پر ہاتھ نہ اٹھاؤنگا۔ پھر تھوڑی سی زمین کا تو ذکر ہی کیا ہے۔

۱۔ چاہتا ۲۔ جیت ۳۔ کیا فائدہ ۴۔ ہمیں ۵۔ راج سے ۶۔ بھوگ سے ۷۔ ان کو ۸۔ مارنا
۹۔ چاہتا ۱۰۔ کارن۔ وجہ ۱۱۔ پرتھوی

सुख दुःखे समे कृत्वा लाभालाभौ जयाजयौ ।
ततो युद्धाय युज्यस्व नैवं पापमवाप्स्यसि ॥

सुख दुःख को, लाभ-हानि को और जय पराजय को समान समझ कर तू युद्ध के लिये चेष्टा कर, इस तरह युद्ध करता हुआ तू पाप को प्राप्त नहीं होगा ।

ایسا کہہ کر ارجن رونے لگ گیا۔

یہ بھگوت گیتا کا پہلا ادھیائے (باب) ہے جسے ارجن وِشادیوگ (विषाद योग) کہتے ہیں۔ کیونکہ اس وقت ارجن موہ وش ہو کر بہت دُکھی ہو رہا ہے۔

اوم تت ست

اوم

شری پرماتمنے نمہ

دوسرا ادھیائے

جیو کی امرتا اور کھشتری دھرم

دوسرے ادھیائے میں آتا ہے کہ ارجن کی یہ حالتِ زار دیکھ کر بھگوان کرشن نے فرمایا۔

कुतस्त्वा कश्मलमिदं विषमे समुपस्थितम् ।
अनार्यजुष्टमस्वर्ग्यमकीर्तिकरमर्जुन ॥ ۲/۲

کُتَس۔ توا۔ کشملم[۲]۔ اِدم[۳]۔ وِشمے[۴]۔ سم۔ اُپ[۵]۔ستھتم

اَن۔ آریہ[۶]۔ جُشٹم۔ اسورگیم۔ اکیرتی[۸]۔ کرم۔ ارجن

ترجمہ۔ اَے ارجن! اس نازک وقت میں تمہارے دل میں رشتہ داروں کی محبت نے کیوں گھر کر لیا ہے۔ یہ تو آریہ اصولوں کے خلاف ہے۔ یعنی آریہ لوگ لڑائی سے منہ نہیں موڑتے۔ مر مٹ جاتے ہیں۔ لیکن جنگ میں ہرگز ہرگز پیٹھ نہیں دکھاتے۔ میدانِ جنگ سے بھاگ جانے سے نرک ملتا ہے اور بدنامی ہوتی ہے۔

۱۔ کہاں سے مجھے ۲۔ اگیان ۳۔ اِس ۴۔ نازک وقت ۵۔ پیدا ہوا ۶۔ آریہ اصولوں کے خلاف
۷۔ نرک دینے والا ۸۔ بدنامی

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں۔

क्लैब्यं मा स्म गमः पार्थ नैतत्त्वय्युपपद्यते।
क्षुद्रं हृदयदौर्बल्यं त्यक्त्वोत्तिष्ठ परंतप ॥ ۲/۳

کلیبیم۔ ماسم۔ گما۔ پارتھ۔ نہ۔ ایتت۔ توئ۔ اُپ[۲]۔ پدیتے
۲/۳ کھیودرم۔ ہردے۔ دور بلیم۔ تیکتوا۔ اُتشٹھ[۴]۔ پرن۔ تپ

ترجمہ۔ اے ارجن! نامردمت بن۔ تو کھشتری ہے۔ جنگ کرنا تیرا عین دھرم ہے۔ جنگ سے منہ موڑنا تیری شان کے بالکل خلاف ہے۔ دِل کی کمزوری کو دُور کر اور جنگ کے لیئے کھڑا ہو جا۔

اس پر ارجن نے عرض کی۔

कथं भीष्ममहं संख्ये द्रोणं च मधुसूदन।
इषुभिः प्रतियोत्स्यामि पूजार्हावरिसूदन ॥

کتھم۔ بھیشمم۔ اہم۔ سنکھئے[۵]۔ درونم۔ چا۔ مدھو سودن
۲/۴ اِشو بھی۔ پرتی۔ یوتسیامی۔ پوجا۔ ارہاو۔ اری سودن

ترجمہ۔ اے بھگوان! میں اپنے دادا بھیشم اور گورو درون آچاریہ کو تیروں کا کیسے نشانہ بناؤں۔ یہ تو پوجنے کے قابل ہیں۔

پھر کہا

गुरूनहत्वा हि महानुभावान्
श्रेयो भोक्तुं भैक्ष्यमपीह लोके
हत्वार्थकामांस्तु गुरूनिहैव
भुञ्जीय भोगान्रुधिरप्रदिग्धान् ॥

۱۔ نامردی [illegible] ۲۔ [illegible] کی کمزوری [illegible] ۔ جنگ میں [illegible] تیروں سے [illegible] پوجا کے لائق

گرُون - اہُنتوا - ہی - مہا - انو بھاوان
شرے[2] - یو - بھُوکتم - بھیکشم[3] - اپی ہی - لوکے
ہتوا - ارتھ - کامان - ستو - گورون اہیو
بھُنجیہ[4] - بھوگان - رُدر - پرادِ گدھان
۲/۵

ترجمہ - میں قابل تعظیم بزرگوں کو مار کر راج کرنے کی بہ نسبت بھیک مانگ کر زندگی گذارنا اچھا سمجھتا ہوں - ان کو مار کر خون سے لتھڑا ہوا راج مجھے ہرگز ہرگز نہیں چاہیئے -

ایسا کہہ کر ارجن نے دھنش زمین پر پھینک دیا اور لڑنے سے بالکل انکار کر دیا - اور خاموش ہو کر رتھ کے کونے میں بیٹھ گیا -

ارجن کی یہ گھبراہٹ دیکھ کر بھگوان کرشن اپنا اُپدیش شروع کرتے ہیں - اور فرماتے ہیں - اے ارجن! تمہارا افسوس فضول ہے - تم غلطی پر ہو - تمہارا دل دھوکا کھائے ہوئے ہے - تم جسم کو آتما (روح) سمجھ رہے ہو - روح کبھی فنا نہیں ہوتی - فنا تو فقط جسم کو ہے - اور جسم ہمیشہ بدلتا رہتا ہے -

چنانچہ فرماتے ہیں -

अन्तवन्त इमे देहा नित्यस्योक्ताः शरीरिणः ।
अनाशिनोऽप्रमेयस्य तस्माद्युध्यस्व भारत ॥

اَنت[6] - وَنت - اِمے - دیہا - نِتیسیہ - اوکتا - شریرِنا[8]
اناشنی[9] - نو - اپر - مے - لیسیہ - تسمات[11] - یُدھیسو - بھارت
۲/۱۸

ترجمہ - اے ارجن! جسم مٹ جانے والا ہے - روح کبھی نہیں مٹتی - یہ لافانی اور

۱ - نہ مار کر ۲ - بہتر ہے ۳ - بھیک ۴ - بھوگنا ۵ - خون سے لتھڑے ہوئے ۶ - عارضی ۷ - جسم
۸ - روح ۹ - ناش نہ ہونے والا ۱۰ - کشش سے آزاد ۱۱ - اسلیئے

ہمیشہ رہنے والی ہے۔ اس لئے اے ارجن! تو اُٹھ اور جنگ کر۔

صاحبان! بھگوان شری کرشن چندر جی نے جو آتما کو نہ مرنے والا اور ہمیشہ رہنے والا کہا ہے۔ یہ ایک ایسی مسلمہ صداقت ہے۔ جو کسی تصدیق و تائید کی محتاج نہیں۔ دُنیا کی تمام بڑی بڑی ہستیاں اس بات کو تسلیم کرتی ہیں۔ بلکہ چشمِ بینا یعنی گیان کی آنکھ رکھنے والوں نے آتما کو بخوبی دیکھا ہے۔

جسم ایک ڈبیہ ہے اور روح اُس کے اندر ایک ہیرا ہے۔ جسم بلب ہے تو روح اس کے اندر بجلی کی رَو (کرنٹ) ہے۔ جس طرح ڈبیہ کے ٹوٹ جانے سے ہیرے کا کچھ نہیں بگڑتا۔ یا بلب کے ٹوٹ جانے پر برقی رَو کو کچھ نقصان نہیں پہنچتا۔ اسی طرح جسم کے فنا ہو جانے پر روح کو ذرہ بھر بھی صدمہ نہیں ہوتا۔

انگریزی زبان کا مشہور شاعر لانگ فیلو کہتا ہے۔

Dust thou art to dust returnest
was not spoken of the soul.

ترجمہ۔ رُوح فنا سے بالاتر ہے۔ فنا پذیر صرف جسم ہے۔

سر محمدؐ اقبال کہتے ہیں ؎

زندگی کی آگ کا انجام خاکستر[1] نہیں
ٹوٹنا جس کا مقدر ہو یہ وہ گوہر نہیں

مطلب۔ زندگی کی آگ کبھی نہیں بجھتی یہ ہمیشہ روشن رہتی ہے۔ زندگی ایک ایسا موتی ہے۔ جو کبھی بھی نہیں ٹوٹتا۔

۱۔ راکھ

مشہور فارسی شاعر فیضی کا شعر ہے ؎

تغیّر[1] بہ جسم است و جاں[2] فارغ است

حوادث[3] بریں است و آں فارغ است

مطلب - تبدیلی جسم کے لئے ہے روح کے لئے نہیں۔ روح تغیّر و تبدّل سے مطلق آزاد ہے۔ یہ ہمیشہ ایک ہی حالت میں رہتی ہے۔ حادثے جسم پر پڑتے ہیں روح پر نہیں پڑتے۔

دوسرے الفاظ میں جسم پیدا ہوتا ہے اور بچپن جوانی اور بڑھاپے کی حالتوں میں سے گذر کر مرتا ہے۔ اور پھر پیدا ہوتا ہے لیکن آتما نہ پیدا ہوتا ہے نہ مرتا ہے۔ نہ اس کے لئے بچپن ہے نہ بڑھاپا ہے۔ یہ ہمیشہ ہی ایک ہی رنگ ایک ہی حالت میں رہتا ہے۔

بھگوان کرشن پھر فرماتے ہیں۔

न जायते म्रियते वा कदाचि-
न्नायं भूत्वा भविता वा न भूयः।
अजो नित्यः शाश्वतोऽयं पुराणो
न हन्यते हन्यमाने शरीरे ॥ ۲۰

نہ جایتے[4] - مریتے[5] واکداچن - نہ - ایم - بھوتوا - بھویتا - وا - نہ - بھویا اجو - نتیا - شاشوتو - ایم - پرانو[8] - نہ - ہنیتے[9] - ہنیہ[10] مانے - شریرے

ترجمہ - اے ارجن! روح نہ پیدا ہوتی ہے اور نہ مرتی ہے - یہ ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ قائم رہیگی - جسم کے فنا ہونے پر روح فنا نہیں ہوتی -

۱- تبدیلی ۲- روح ۳- حادثہ ۴- پیدا ہوتا ۵- مرتا ۶- اجنما ۷- مسلسل ۸- پرانا

پیارے دوستو! ہم دیکھتے ہیں کہ یہ دُنیا ظاہر میں ایک ماتم خانہ نظر آتی ہے موت کا چکر ہر وقت چل رہا ہے۔ روزانہ ہزاروں جاندار اس کی نذر ہو جاتے ہیں۔ چرند پرند حیوان انسان غریب امیر تونگر فقیر بچہ جوان پیر کسی کو بھی اس سے چھٹکارا نہیں۔ دشت ہو یا گلشن ویرانہ ہو یا شہر سب جگہ یہ موجود ہے۔ الغرض موت بھی ہوا اور پانی کی طرح ایک عام چیز ہے۔ اور جب ہم اس کی ان عالمگیر تباہ کاریوں کو دیکھتے ہیں۔ تو ہم پر سخت گھبراہٹ طاری ہو جاتی ہے۔ ہمیں از حد افسوس ہوتا ہے۔ کہ آہ! زندگی کا انجام کتنا حسرتناک اور پُردرد ہے۔

لیکن حقیقت یہ ہے۔ کہ ہم سراسر غلط فہمی میں مبتلا ہیں۔ موت کا اثر صرف جسم پر ہوتا ہے۔ روح موت سے قطعی آزاد ہے۔ زندگی تو ایک نہ ختم ہونے والا سلسلہ ہے۔ ایک لگاتار سفر ہے۔ جب ہم تھک جاتے ہیں۔ تو قدرت ہمیں کچھ دیر کے لئے موت کی صورت میں آرام بہم پہنچاتی ہے۔

اُردو کے مشہور شاعر میر تقی کا شعر ہے ؎

موت اک زندگی میں وقفہ ہے   یعنی آگے چلیں گے دم لے کر

سر محمدؐ اقبال بھی کہتے ہیں ؎

ہے اگر ارزاں تو یہ سمجھو اجل کچھ بھی نہیں

جس طرح سونے سے جینے میں خلل کچھ بھی نہیں

اپنے اُپدیش کو جاری رکھتے ہوئے بھگوان شری کرشن چندر جی پھر فرماتے ہیں۔

(شلوک اگلے صفحے پر ملاحظہ ہو)

वासांसि जीर्णानि यथा विहाय
नवानि गृह्णाति नरोऽपराणि ।
तथा शरीराणि विहाय जीर्णा-
न्यन्यानि संयाति नवानि देही ॥

واسانسی۔جیرنانی[1]۔یتھا۔وِہائے۔نوانی[2]۔گرہنڑاتی۔نرو۔اپرانی[3]
تتھا۔شریرانڑی[4]۔وِہائے۔جیرنانی۔انیانی[5]۔سنیاتی۔نوانی[6]۔دیہی

٢/٢٢

ترجمہ۔ اَے ارجن! جیسے آدمی اپنے پُرانے کپڑوں کو چھوڑ کر نئے پہن لیتا ہے۔ ویسے ہی روح بھی پُرانے جسم کو چھوڑ کر نیا جسم اختیار کر لیتی ہے

کٹھ اُپ نشد میں بھی آیا ہے۔

"सस्यमिव मर्त्यः पच्यते सस्यमिव जायते पुनः"

سَسیم۔اِو۔مرتیا[9]۔پچئتے[10]۔سَسیم۔اِو۔جائتے۔پُناہ[11]

یعنی دھان کی طرح آدمی پکتا ہے اور دھان کی مانند پھر پیدا ہوتا ہے

گورو ارجن دیو جی سکھ مَنی صاحب میں فرماتے ہیں ؎

آدن جادن اک کھیل رچایا آگیا کاری کینی مایا!

یعنی ایک جسم کو چھوڑ کر دوسرے جسم میں جانا روح کے لئے ایک کھیل ہے جسم پرکرتی (اربعہ عناصر) سے بنا ہے۔ اور پرکرتی پرماتما کے حکم سے ظہور میں آ رہی ہے اور غائب ہو رہی ہے۔ پرکرتی کے ظاہر ہونے کا نام زندگی ہے اور غائب ہو جانے کا نام موت ہے۔

کبیر بھگت جی کا واک ہے ؎

۱۔ کپڑے ۲۔ پرانے ۳۔ نئے ۴۔ جسم ۵۔ دوسرے ۶۔ لیتا ہے ۷۔ [illegible] ۸۔ دھان
۹۔ آدمی ۱۰۔ پکتا ہے ۱۱۔ پھر پیدا ہوتا ہے۔

جس مرنے سے جگ ڈرے میرے من آنند
کب مرے ہوں کب پائے ہوں پورن پرم آنند

یعنی جس موت سے ساری دُنیا گھبراتی ہے۔ میں اُسے عین سُکھ اور راحت سمجھتا ہوں۔ میں تو ہر وقت بے تاب ہوں کہ کب موت آتی ہے۔ اور مجھے پربھو درشن (دیدارِ حق) نصیب ہوتے ہیں۔

سر محمدؐ اقبال کا شعر ہے ؎

خو گرِ پرواز کو پرواز میں ڈر کچھ نہیں
موت اس گلشن میں جز سنجیدنِ پر کچھ نہیں

مطلب - جس طرح کہ پرندے کو جو کہ اُڑنے کا عادی ہوتا ہے۔ اُڑنے میں کچھ بھی ڈر محسوس نہیں ہوتا۔ اسی طرح موت بھی اس باغ عالم میں روح کے پرندہ کے لئے سوائے پر تولنے اور کچھ نہیں۔ یعنی روح کے لئے موت اسی قدر آسان ہے۔ جس قدر کہ پرندے کے لئے اُڑنا۔

صاحبان! یہ جسم ایک پنجرہ ہے۔ جس کے اندر روح کا پرندہ بند ہے یا یوں کہیئے کہ جسم قید خانہ ہے۔ جس میں روح مقیّد ہے۔

جسم سرائے ہے۔ اور روح کی حیثیت مسافر کی سی ہے۔ مگر یہ ہماری کس قدر بھول ہے کہ ہم نے پنجرے کو چمن قید خانہ کو گھر اور سرائے کو اپنا وطن سمجھ رکھا ہے۔ اور اس عارضی چیز پر دیوانہ وار لٹو ہو رہے ہیں۔

چنانچہ سر محمدؐ اقبال کہتے ہیں ؎

قیدی ہوں اور قفس کو چمن جانتا ہوں میں
غربت کے غمکدے کو وطن جانتا ہوں میں

مطلب - میں جس چیز کو چمن سمجھ رہا ہوں درحقیقت یہ ایک حجرہ ہے جس کے اندر میں بند ہوں۔ جسے وطن سمجھتا ہوں۔ اصل میں یہ مسافر خانہ ہے۔ جو درد و غم کا گھر ہے۔

فارسی کے مشہور شاعر عمر خیام فرماتے ہیں۔ کہ جسم ایک خیمہ کی مانند ہے اور روح ایک بادشاہ کی حیثیت میں اس کے اندر ٹھہرا ہوا ہے۔ جب شہنشاہ روح دوسری منزل کا رُخ کرتا ہے تو موت پہلی جگہ سے جسم کا خیمہ اُکھیڑ کر دوسری منزل پر جا کر لگا دیتی ہے۔

چنانچہ ان کی رباعی ہے ؎

خیام تنت بخیمہ مانند راست
سلطاں روح است و منزلش دارِ فناست
فراشِ[۲] اجل زبہرِ دیگر منزل
از پا فگند خیمہ کہ سلطاں برخاست

اُردو کے ایک شاعر نے اِس رباعی کا اُردو نظم میں یوں ترجمہ کیا ہے ؎

خیام یہ ڈھانچ جس سے خیمہ ہے تنا
سلطان ہے رُوح اُس کی منزل ہے فنا
فراشِ اجل دوسری منزل کے لئے
خیمے کو اُکھاڑے گا کہ سلطان گیا

ایران کے نامور صوفی شاعر مولانا روم بھی اِسی موضوع پر فرماتے ہیں ؎

از جمادی[۳] مُردم و نامی[۴] شدم — وز نما مُردم بہ حیواں[۵] سرزدم

۱۔ دنیا کے فانی ۲۔ جھاڑو دینے والی موت ۳۔ پتھر ۴۔ نباتات ۵۔ حیوانات

ترجمہ - میں پتھر سے مر کر درخت ہوا اور درخت سے مر کر حیوان بنا

مردم از جیوانی و آدم شدم پس چہ ترسم کے زمردن کم شدم

ترجمہ - حیوان سے مر کر انسان ہوا پس کیوں ڈروں کہ مرنیسے گھٹ جاؤنگا

حملۂ دیگر بمیرم از بشر تا بر آرم از ملائک بال و پر

ترجمہ - پھر مرونگا اس لیئے کہ انسان سے فرشتہ بنوں

بارِ دیگر از ملک قربان شوم آنچہ اندر وہم نایدٔ آں شوم

ترجمہ - پھر مر کر فرشتہ سے وہ ہوں گا جو وہم کے اندر بھی نہیں آتا

(یعنی خدا میں سما جاؤں گا)

ارجن کے دل پر روح کی لافانیت کا نقش بٹھانے کے لیئے بھگوان کرشن پھر فرماتے ہیں -

नैनं छिन्दन्ति शस्त्राणि नैनं दहति पावकः।
न चैनं क्लेदयन्त्यापो न शोषयति मारुतः॥

نہ - اینم - چھندنتی - ششترانی - نہ - اینم - دہنتی - پاوکا
نہ - چہ - اینم - کلیدئیتو - آپو - نہ - شوشیتی - ماروتاہ ۲/۲۳

ترجمہ - روح کو تلوار کاٹ نہیں سکتی - آگ جلا نہیں سکتی - پانی گیلا نہیں کر سکتا - اور ہوا اُسکھا نہیں سکتی -

اسی خیال کو مسلم شاعر فیضی صاحب نے یوں ادا کیا ہے ؎

نہ سوزد آتش نہ آتش برد زمستی نہ غفلت نہ خوابش برد

ترجمہ - روح کو آگ جلا نہیں سکتی - اور پانی اسے بہا کر نہیں لے جا سکتا - مستی

۱ - کاٹنا ہے ۲ - جلانا ۳ - آگ ۴ - گیلا کرنا ۵ - جل ۶ - سکھانا ۷ - ہوا

سے مدہوش اور بے خبر نہیں ہوتی - اور نہ اسے نیند آتی ہے -

مطلب یہ کہ روح بذاتہٖ زندگی اور بذاتہٖ بیداری (چیتن) ہے -

کھشتری دھرم

آتما کی اُمرتا (لافانیت) کا اُپدیش دے چکنے کے بعد شری بھگوان کرشن چندر جی مہاراج ارجن کو کھشتری دھرم پر اُپدیش دیتے ہیں - فرماتے ہیں -

स्वधर्ममपि चावेक्ष्य न विकम्पितुमर्हसि ।
धर्म्याद्धि युद्धाच्छ्रेयोऽन्यत्क्षत्रियस्य न विद्यते ॥

سُو دھرمم - اپی - چہ - اویکھیا[1] - نہ - وِکمپتم[2] - ارھسی
دھرم - یادھی - یُدھات - شریو - اینت - کھترسیہ نہ وِدیتے ۲/۳۱

ترجمہ - اے ارجن! تمہیں اس وقت ہچکچانا نہیں چاہیئے - تو اپنے دھرم کو پہچان - اور اپنے فرض کو سمجھ - کھشتری کے لئے دھرم یُدھ (جنگ) سے بڑھ کر اور کوئی چیز کلیان کاری یعنے نجات کا باعث نہیں ہے -

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں -

यदृच्छया चोपपन्नं स्वर्गद्वारमपावृतम् ।
सुखिनः क्षत्रियाः पार्थ लभन्ते युद्धमीदृशम् ॥

یدرِ[6] اِچھیا - چہ - اُپنم - سُورگ - دوارم - اپاورِتم
سُکھینا - کھتریا - پارتھ - لبھنتے - یُدھم - اِیدرِشم[9] ۲/۳۲

۱- اپنا دھرم فرض ۲- دیکھ کر ۳- کانپنا ہچکچانا چاہیئے ۴- دھرم یدھ ۵- بہتر - بغیر خواہش
۷- مل جائے ۸- کھل ۹- اس قسم کا

ترجمہ۔ اَے ارجن! بغیر خواہش کے اگر جنگ کرنے کا موقعہ نصیب ہو تو سمجھو کہ گویا سُورگ (بہشت) کا دروازہ خود بخود کھل گیا ہے۔ ایسا یُدھ تو خوش نصیب کھشتریوں کو ہی ملتا ہے۔

اس شلوک کا اصلی مطلب یہ ہے کہ دوسروں کو تنگ کرنے کے ارادے سے ہرگز جنگ نہیں کرنی چاہیئے۔ ہاں اپنے حقوق کی حفاظت اور مظلوم کو ظالم سے بچانے کے لیئے جنگ کرنا عین دھرم ہے۔ اس سے اِنسان سیدھا سوُرگ میں جاتا ہے۔

آگے فرماتے ہیں۔

हतो वा प्राप्स्यसि स्वर्गं जित्वा वा भोक्ष्यसे महीम्।
तस्मादुत्तिष्ठ कौन्तेय युद्धाय कृतनिश्चयः॥

ہتو۔ وا۔ پراپسیسی[۲]۔ سوُرگم۔ جتوا۔ وا۔ بھوکھیسے[۳]۔ مہیم[۴]
تسمات۔ اُتشٹھ[۵]۔ کونتیہ۔ یُدھائے[۶]۔ کرت۔ نشچیاہ [۲/۳۷]

ترجمہ۔ اے ارجن! اگر تُو اِس یُدھ (جنگ) میں مارا گیا۔ تو سوُرگ پائے گا۔ اگر جیت گیا۔ تو پرتھوی (زمین) پر راج کرے گا۔ اِس لیئے تُو لڑنے کا پختہ اِرادہ کرکے کھڑا ہو جا۔

اِس شلوک کا فیضی نے یوں ترجمہ کیا ہے ؎

اگر کُشتہ گردی بہ خُلد است جا   دگر فتحیابی شوی بادشاہ

مطلب۔ اگر تُو جنگ میں مارا گیا۔ تو بہشت میں جائے گا۔ اور اگر جیت گیا۔ تو دُنیا میں بادشاہی کرے گا۔

۱۔ مارا گیا ۲۔ پائیگا ۳۔ بھوگیگا ۴۔ پرتھوی ۵۔ اُٹھ ۶۔ یدھ کا ۷۔ بہشت

نش کام کرم

آگے چل کر بھگوان کرشن، ارجن کو نش کام کرم کا اُپدیش کرتے ہیں۔ یعنی انسان کو تمام کرم (اعمال)، بغیر پھل کی خواہش کے محض اپنا فرض سمجھ کر کرنے چاہیئں۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔

कर्मण्येवाधिकारस्ते मा फलेषु कदाचन ।
मा कर्मफलहेतुर्भूर्मा ते सङ्गोऽस्त्वकर्मणि ।

کرمنڑی - ایو - ادھیکارس - تے - ما - پھلیشو - کداچن

ما - کرم - پھل - ہیتو - بھوما - تے سنگو - استو - اکرمنڑی ۴۷/۲

ترجمہ - اے ارجن! کرم (عمل)، کرنا ہی تمہارا فرض ہے اُس کا پھل تمہارے اختیار میں نہیں - اسلئے کرموں کے پھل کو نظر میں نہ رکھتا ہوا تو کرم کرتا چل اور خبردار کہیں کرم کرنا چھوڑ نہ دینا۔

اگلے شلوک میں پھر فرماتے ہیں۔

योगस्थः कुरु कर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा धनंजय ।
सिद्ध्यसिद्ध्योः समो भूत्वा समत्वं योग उच्यते ॥

یوگستھا - کرو - کرمانڑی - سنگم - تیکتوا - دھننجے

سدھی - اسدھی - یو - سمو - بھوتوا - سمتوم - یوگ - اُچیتے ۴۸/۲

ترجمہ - اے ارجن! لگاوٹ چھوڑ کر اور کرم یوگی بن کر کرم کر۔ ہار اور جیت کو برابر سمجھ کر

۱۔کرم میں [illegible] پھل میں [illegible] کرم [illegible] یوگی بن کر

۸۔کرم ۹۔تعلق ۱۰۔چھوڑ کر ۱۱۔یکساں

کرم کرتا چل۔ من کی سمتھرتا یعنی دل کی یکساں کیفیت کا نام ہی یوگ ہے۔

مطلب یہ کہ کرم (عمل) ضرور کر۔ لیکن ذاتی غرض اور فائدہ کو بالائے طاق رکھتے ہوئے کرم کر۔ تمہارے تمام اعمال کا مقصدِ واحد خدمتِ خلق ہو۔ نہ کہ ذاتی مفاد۔ تو صرف یہی سمجھ کر کرم کر۔ کہ سب کاموں کے کرنے والا خود پرماتما ہے۔ میں تو فقط اس کا آلہٗ کار (نمت) ہوں۔ یعنی ایشور نظر سے اوجھل رہ کر میرے ذریعہ سے دُنیا کے کل کام انجام دے رہا ہے۔ ہار جیت اور نفع یا نقصان سے میرا کوئی تعلق نہیں۔

اس کے بعد ارجن بھگوان کرشن سے سوال کرتے ہیں کہ اے بھگون! یہ جو آپ نے ستھت پرگیہ یعنی ٹھہری ہوئی بُدھی (عقل قائم) (स्थित प्रज्ञ) کا ذکر کیا ہے۔ یہ کیا چیز ہے؟ میں اِسے جاننا چاہتا ہوں۔ مہربانی کر کے سھتت پرگیہ یعنی قائمُ العقل انسان کے اَوصاف بیان فرمائیں۔

اِس پر بھگوان کرشن جواب دیتے ہیں۔ کہ اے ارجن! سھتت پرگیہ یعنی قائمُ العقل انسان وہ ہے۔ جس نے اپنی حقیقت کو سمجھ لیا ہے یعنی اپنے آتما کو پہچان لیا ہے۔ جس نے اپنے من کو جیت لیا ہے۔ اور من میں پیدا ہونے والی لہروں یعنی خواہشوں پر ضبط پا لیا ہے۔ جو اپنی اِندریوں (حواس) پر قابو پائے ہوئے ہیں اور ان کو وِشیوں (لذاتِ نفسانی) سے ہٹا لینے پر اس طرح قادر ہے جس طرح کہ کچھوا اپنے انگوں (اعضاء) پر یعنی جب چاہتا ہے ان کو اپنے اندر سکیڑ لیتا ہے اور جب چاہتا ہے۔ انہیں باہر نکال لیتا ہے۔

جو شخص اچھی چیز کے ملنے پر خوشی اور بُری چیز کے ملنے پر غمگین نہیں ہوتا جو کہ دُکھ اور سُکھ میں ایک جیسا ہے۔ ایسا آدمی ہی سھتت پرگیہ یعنی ٹھہری ہوئی عقل

والا ہے۔

چنانچہ بھگوان اپنی بانی میں فرماتے ہیں۔

दुःखेष्वनुद्विग्नमनाः सुखेषु विगतस्पृहः।
वीतरागभयक्रोधः स्थितधीर्मुनिरुच्यते ॥

دُکھ[1] - ایشو - انوُدوِگن[2] - منا - سُکھیشو[3] - وگت - سپرہا[4]
ویت[5] - راگ - بھیے - کرودھا - ستھت[6] - دھیر[7] - منی - اُوچیتے[8] $\frac{2}{56}$

ترجمہ - اے ارجن! جو آدمی دُکھ میں دُکھی نہیں ہوتا۔ اور سُکھ کی لالسا(ہوس) نہیں کرتا۔ جس نے موہ۔ خوف اور غصہ ان تینوں کو اپنے اندر سے مٹا دیا ہے۔ ایسا انسان ستھر بدھی (عقل قائم) رکھتا ہے۔ اور منی کہا جاتا ہے۔

ستھت پرگیہ یعنی قائم العقل انسان کی خوبیوں کا بیان ہو چکنے کے بعد بھگوت گیتا کا دوسرا ادھیائے ختم ہوتا ہے۔

صاحبان! دوسرے ادھیائے میں بھگوان کرشن نے ارجن کو نیچے کی چار باتوں کا اُپدیش کیا ہے۔

۱ - آتما امر یعنی روح لافانی ہے۔

۲ - کھشتری کا یہ دھرم ہے کہ دھرم یدھ (جہاد) میں دل و جان سے حصہ لے۔ یا دُشمن پر فتح پائے یا خود مِٹ جائے۔ دھرم یدھ نہ کرنا یا میدان جنگ میں پیٹھ دکھانا کھشتری کے لئے مہاں پاپ (گناہ عظیم) ہے۔

۳ - نِش کام کرم یعنی پھل کی خواہش دل میں نہ رکھ کر، ذاتی غرض چھوڑ کر، محض فرض سمجھ کر، زندگی کے کل کام انجام دینا۔

۱ - دُکھ میں ۲ - دُکھی نہ ۳ - سُکھ میں ۴ - بے پرواہ ۵ - چھوڑ ۶ - ٹھہری ہوئی ۷ - بدھی مان ۸ - کہتے ہیں۔

۴۔ سخنت پرگیہ۔ بالفاظ دیگر بُدھی کو سَتھر یعنی عقل کو قائم رکھ کر مطلب یہ کہ ہارا۔ جیت نفع و نقصان کو برابر سمجھ کر زندگی کی کشمکش میں شریک ہونا۔

درحقیقت یہی چار باتیں بھگوت گیتا کی تعلیم کا لُب لباب ہیں۔ اگر ارجن انہیں سمجھ جاتا۔ تو یہیں دوسرے ادھیائے پرہی بھگوت گیتا ختم ہو جاتی۔ اور باقی کے سولہ ادھیائے ظہور میں بھی نہ آتے۔ مگر ارجن چونکہ سخت گھبرایا ہوا تھا۔ اور ایسی حالت میں اُس کا دماغ پورے طور پر کام نہ کر رہا تھا۔ اسلئے وہ ان مندرجہ بالا باریک اور گہری باتوں کو نہ سمجھ سکا۔ چنانچہ اُس نے بھگوان کرشن سے سوال کیا۔ کہ اے بھگوان! ایک طرف تو آپ بُدھی کو سَتھر یعنی عقل کو قائم رکھنے کی ہدایت کرتے ہیں اور دوسری طرف مجھے اس خونریز جنگ میں شریک ہونے کا حکم دیتے ہیں۔ آپ کی ان ملی جلی باتوں سے میری پریشانی دور ہونے کی بجائے اور بھی بڑھ گئی ہے۔ مہربانی کر کے صاف صاف فرمایئں کہ میرے لئے اس وقت کون سا بہتر راستہ ہے؟

ارجن کا یہ سوال سُن کر بھگوان کرشن ان باتوں کو بخوبی واضح کرنے کیلئے پھر اُپدیش شروع کرتے ہیں۔

اوم تت ست۔

ادم
شری پرماتمنے نمہ

تیسرا ادھیائے

کرم یوگ (عمل بلاواسطہ)

ارجن کے سوال کا جواب دیتے ہوئے بھگوان کرشن فرماتے ہیں کہ اے ارجن! کرم یوگ سے بڑھ کر انسان کے لئے مُکتی (نجات) کا اور کوئی اچھا راستہ نہیں ہے۔ تُو کرم یوگی بن کر یُدھ میں شریک ہو جا۔ یعنی اپنی بُدھی کو سمتھر رکھ کر، قائم العقل ہو کر، کامیابی اور ناکامی کو یکساں سمجھ کر میدان جنگ میں کود پڑ۔ کہ اِسی کا نام ہی کرم یوگ ہے۔ اور اسی میں ہی تیری بہتری ہے۔

بھگوت گیتا کے تیسرے ادھیائے کی بابت مہاتما گاندھی جی فرماتے ہیں کہ یہ ادھیائے بھگوت گیتا کے اصلی سروپ (ماہیت) کے جاننے کی کُنجی ہے۔

اِس ادھیائے کے چند شلوک آپ کو سنائے جاتے ہیں۔

بھگوان فرماتے ہیں۔

एवं प्रवर्तितं चक्रं नानुवर्तयतीह यः ।
अघायुरिन्द्रियारामो मोघं पार्थ स जीवति ॥

ایوم - پرورتتم - چکرم - نہ - انو ورتینی - اِہ - یا
اگھایو - اِندریٔ - آرامو - موگھم - پارتھ - سا - جیوتے ۳/۱۶

ترجمہ - اے ارجن ! میں نے جو یہ سرشٹی (دُنیا) رچ رکھی ہے - دراصل یہ میں نے پَروا پکار (خدمتِ خلق) کا چکر چلا رکھا ہے - اس چکر کو جو شخص اپنی طاقت کے مطابق نہیں دھکیلتا - وہ پاپ کی زندگی بسر کرتا ہے - وہ اِندریوں کے سُکھ یعنے نفسانی لذات میں پھنسا رہتا ہے اور اُس کا زندہ رہنا بیکار ہے -

چنانچہ شری ویاس مُنی جی بھی فرماتے ہیں -

परोपकारः स्वर्गाय पापाय परपीड़नम् ॥

پرو پکارا سوُرگاسے - پاپا ئے - پر - پریڑنم

ترجمہ - پر اُپکار (خدمتِ خلق) کرنے والا سوُرگ میں جاتا ہے اور دوسروں کو دُکھ دینے والا نرک میں -

جو شخص اپنے ہم جنسوں کی خدمت نہیں کرتا - دُکھیوں کے دُکھ کو نہیں ہٹاتا - زخمی دل پر مرہم نہیں رکھتا - رونے والے کے آنسو نہیں پونچھتا - ایسے شخص کا زندہ رہنا فضول ہے -

گورو ارجن دیو جی مہاراج شکھمنی صاحب میں فرماتے ہیں ؎

مِتھیا تن نہیں پر اُو پکارا ۔ مِتھیا سانس لیت سبے کارا

۱- یہ ۲- چلا رکھا ہے ۳- آگے پیچھے چلنا ۴- جو شخص ۵- پاپ کی عمر ۶- اِندریوں کا آرام ۷- فضول ۸- وہ ۹- جیتا ہے

یعنی جو آدمی دوسروں کی خدمت کرنے کے لئے نہیں جیتا۔ اُس کا جینا فضول ہے ایسا آدمی تو محض سانس لینے والی دھو نکنی ہی ہے۔

پیارے بھائیو! لوگوں میں یہ عام خیال پایا جاتا ہے کہ آتم گیانی یعنی جس نے اپنے آتما کا ساکھشات درشن کر لیا ہے۔ جو سدا اپنے آتما میں ہی محو رہتا ہے۔ جو روحانی معراج پر پہنچ چکا ہے۔ ایسے آدمی کے لئے کرم کرنا فرض نہیں ہے۔ یعنی وہ کرم (عمل) کرنے سے مُبرّا ہے۔ بھگوان کرشن فرماتے ہیں۔ واقعی آتم گیانی کے لئے کرم کرنا یا نہ کرنا برابر ہے۔ اگر کرم کرے تو اُس کی ذات کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ اگر نہ کرے۔ تو اُسے کوئی نقصان نہیں۔ اس لئے کہ وہ تو منزلِ مقصود پر پہنچ چکا ہے۔ یعنی آتم گیان جو کہ زندگی کا مقصد ہے۔ اُسے حاصل کر چکا ہے۔ مگر بھگوان ایسے آدمی کے لئے بھی کرم کرنا ضروری قرار دیتے ہیں۔ کہ اپنے لئے نہیں دوسروں کے سامنے اچھی مثال رکھنے کے لئے کرم کرے۔ کیونکہ عوام کی فطرت کا خاصہ ہے کہ وہ بڑے آدمیوں کی پیروی کرتے ہیں۔ جس طرح انہیں کرتا دیکھتے ہیں۔ خود بھی ویسے کرتے ہیں۔

چنانچہ بھگوان کرشن راجہ جنک کی مثال دیتے ہوئے فرماتے ہیں۔

कर्मणैव हि संसिद्धिमास्थिता जनकादयः ।
लोकसंग्रहमेवापि संपश्यन्कर्तुमर्हसि ॥

کرمنڑی۔ ایو۔ ہی۔ سنسدھم۔ آستھتا۔ جنک۔ آدیا
لوک۔ سنگرہم۔ ایو۔ اپی۔ سپشین۔ کرتُم۔ ارھسی ۳/۲۰

ترجمہ۔ اے ارجن! راجہ جنک وغیرہ نے نِشکام کرم سے ہی پرم سدھی (نجات) کو حاصل کیا ہے۔ اس لئے لوگوں کی بہتری کو نظر میں رکھ کر۔ تجھے کرم کرنا ضروری ہے

۱۔ کرم سے ہی ۲۔ سدھی۔ مکتی ۳۔ پائی ہے ۴۔ جنک آدی وغیرہ نے ۵۔ مثال قائم کرنا ۶۔ دیکھتا ہوا ۷۔ کرم کرنا ہی فرض ہے

آگے چل کر کہتے ہیں -

सक्ताः कर्मण्यविद्वांसो यथा कुर्वन्ति भारत ।
कुर्याद्विद्वांस्तथासक्तश्चिकीर्षुर्लोकसंग्रहम् ॥

سکتا - کرمنڑی - ادِووانسو - یتھا - کوروننتی بھارت
کریات - وِدوان - تتھا - اشکتی - چکیبرشو - لوک سنگرہم ۳/۲۵

ترجمہ - اے ارجن ! جس طرح اگیانی (جاہل) لوک آسکت (با تعلق) ہو کر اپنی غرض کے لئے کام کرتے ہیں - اسی طرح گیانی (عارف) لوگ بے لاگ ہو کر سنسار کے کلیان کے لئے کرم کرتے ہیں - یعنی وہ سارے کام دُنیا کی بہتری کے لئے ہی کرتے ہیں -

لوکمانیہ تلک جی اپنی مشہور کتاب "گیتا رہسیہ" میں فرماتے ہیں گیانی اور اگیانی دونوں کے لئے کرم (عمل) کرنا لازمی ہے - اور ظاہرا صورت میں ان کے درمیان کوئی بھی فرق نہیں ہوتا - فرق صرف نیت میں ہوتا ہے - کام ایک ہوتا ہے - اگیانی اُسے محض اپنی غرض کے لئے پھل کی خواہش سے کرتا ہے کامیابی سے خوش اور ناکامی سے غمگین ہوتا ہے - برعکس اس کے گیانی اپنی ذات کو بالائے طاق رکھ کر محض دوسروں کی خدمت کے لئے کرتا ہے - اگیانی کے لئے کرم بندھن کا اور گیانی کے لئے موکش (نجات) کا باعث ہوتا ہے یعنے اگیانی کو اپنے کرموں کا پھل بھوگنے کے لئے بار بار دُنیا میں آنا پڑتا ہے - مگر گیانی ہمیشہ کیلئے پرماتما میں سما جاتا ہے -

بھگوت گیتا نِشکام کرم کی ہدایت کرتی ہے - پُرزور الفاظ میں اور بار بار

۱- پھنس کر ۲- کرم میں ۳- اگیانی ۴- جس طرح ۵- کرتے ہیں ۶- کرے ۷- اسی طرح

اس لئے خود غرض آدمی یا وہ انسان جس نے کام کرنا چھوڑ دیا ہے۔ یہ دونوں بھگوت گیتا کی تعلیم کے سراسر خلاف چلتے ہیں اور بھگوان کرشن ایسے آدمیوں کی سخت مذمت کرتے ہیں۔

گورو ارجن دیو جی، سکھمنی صاحب میں فرماتے ہیں ؎

سیوا کرت ہو دے نہہ کامی تس کوں ہوت پراپت سوامی

یعنی بے غرض خدمت کرنے والے کو ہی پرماتما ملتا ہے۔

اوم تت ست

اوم

شری پرماتمنے نمہ

چوتھا ادھیائے

دھرم کا زوال اور ظہورِ حق

بھگوت گیتا کے چوتھے ادھیائے میں بھگوان کرشن، ارجن سے کہتے ہیں کہ اے ارجن! یہی نِش کام کرم کا اُپدیش میں نے وِسوان کو دیا تھا۔ وِسوان نے منُو کو اور منُو نے اپنے بیٹے اکشواکو کو سُنایا بہت وقت کے گذرنے سے یہ اُپدیش دُنیا سے نابود ہو گیا۔ اور آج پھر میں تمہیں سُنا رہا ہوں۔ اس لئے کہ تُو میرا بھگت ہے اور مجھے عزیز ہے۔

اس پر ارجن نے حیران ہو کر پوچھا۔ مہاراج! یہ بات میں کیوں کر مانوں کہ آپ نے یہ اُپدیش وسوان کو دیا۔ کیونکہ وِسوان کو گذرے ہوئے تو بہت عرصہ ہوا ہے اور آپ اب آئے ہیں۔

اس کا جواب دیتے ہوئے بھگوان نے فرمایا۔

बहूनि मे व्यतीतानि जन्मानि तव चार्जुन।
तान्यहं वेद सर्वाणि न त्वं वेत्थ परंतप॥

بہونی - نے - وتیتانی - جنمانی - تو - چہ - ارجن

تانی - اہم - ویبد - سروانڑی - نہ - توم - ویتھ - پرن - تپ ۵/۴

ترجمہ - اے ارجن! تیرے اور میرے بہت جنم ہو چکے ہیں - میں ان سب کو جانتا ہوں - مگر تو نہیں جانتا -

پھر فرمایا -

यदा यदा हि धर्मस्य ग्लानिर्भवति भारत।
अभ्युत्थानमधर्मस्य तदात्मानं सृजाम्यहम्॥

یدا - یدا - ہی - دھرمسیہ - گلانی - بھوتی - بھارت

ابھ - یتھانم - ادھرمسیہ - تدا - آتمانم - سرجامی - اہم ۷/۴

ترجمہ - اے ارجن! جب جب دھرم گھٹتا ہے اور ادھرم بڑھتا ہے - تب تب میں دنیا میں جنم لیتا ہوں -

परित्राणाय साधूनां विनाशाय च दुष्कृताम्।
धर्मसंस्थापनार्थाय संभवामि युगे युगे॥

پری - ترانڑائے سادھونام - وناشائے - چہ - دشکرتام

دھرم سنستھاپن - ارتھائے سنبھوامی - یگے - یگے ۸/۴

ترجمہ - نیک آدمیوں کی حفاظت کی خاطر اور ظالموں کو سزا دینے کیلئے اور دھرم اور سچائی کو پھر سے قائم کرنے کے لئے میں یگ یگ میں (عہد بہ عہد) دنیا میں ظاہر ہوتا ہوں -

فیضی صاحب نے ان دو شلوکوں کا فارسی زبان میں یوں ترجمہ

۱ - بہت ۲ - میرے ۳ - گذر چکے ہیں ۴ - تیرے ۵ - ان ۶ - میں جانتا ہوں سبکو ۹ - تم ۱۰ - جانتے ہو ۱۱ - جب جب ۱۲ - دھرم کا ۱۳ - زوال ۱۴ - ہوتا ہے ۱۵ - تب ۱۶ - اپنے آپکو ۱۷ - رچتا ہوں ۱۸ - رکھشا کے لئے ۱۹ - پاپی

کیا ہے ؎

چو بنیادِ دیں سست گردد بسے　　نمایم خود را بہ شکلِ کسے

ترجمہ ۔ جب دین کی بنیاد کمزور پڑ جاتی ہے ۔ تو میں دُنیا میں انسان کی صورت میں ظاہر ہوتا ہوں ۔

کہ حفظِ ریاضت گزیناں کنم　　مراعاتِ عزلت نشیناں کنم

ترجمہ ۔ تاکہ اپنے بھگتوں اور عابدوں کی حفاظت کروں ۔ اور گوشہ نشین تپسویوں اور سادھوؤں پر عنایت کروں ۔

بریزیم خونِ ستم پیشہ گاں　　جہاں را نمایم دار الاماں

ترجمہ ۔ ظالموں کا خون بہاؤں اور پھر سے جہاں کو امن کا گھر بناؤں ۔

گوسوامی تلسی داس جی بھی رامائن میں اسی موضوع پر فرماتے ہیں ۔

जब जब होई धरम की हानी ।
बढ़हिं असुर अधम अभिमानी ॥

جب جب ہوئے دہرم کی ہانی　　بڑھہیں اسُر[۱] ۔ ادھم[۲] ۔ ابھیمانی

مطلب ۔ جب جب دھرم کو زوال ہوگا ۔ اور بدکار ۔ نیچ اور مغرور ترقی پر ہوں گے

करहिं अनीति जाइ नहिं बरनी ।
सीदहिं विप्र धेनु सुर धरनी ॥

کریں انیتی[۳] جائے نہیں برنی　　سیدھیں[۴] وپر[۵] ۔ دھین[۶] ۔ سُر[۷] ۔ دہرنی[۸]

مطلب ۔ اور پاپی لوگ برہمن ۔ گائے ۔ دیوتا اور پرتھوی کو ستائیں گے اور اس

۱۔ بدکار ۲۔ نیچ ۳۔ بے انصافی ۴۔ تنگ کرتے ہیں ۵۔ برہمن ۶۔ گائے ۷۔ دیوتا ۸۔ پرتھوی

قدر برائیاں کریں گے کہ جن کا بیان نہیں ہو سکتا۔

तब तब प्रभु धरि विविध शरीरा ।
हरहिं कृपानिधि सज्जन पीरा ॥

تب تب پربھو دھر وِوِدھ شریرا ہرہیں[1] کرپا ندھی[2] سجن پیڑا

مطلب۔ تب تب پرماتما طرح طرح کے جسم اختیار کر کے دُنیا میں ظاہر ہوتے ہیں اور اپنے بھگتوں کے دُکھوں کو دُور کرتے ہیں۔

گورو گوبند سنگھ جی مہاراج نے بھی جب جنم لیا تو دھرم کی حالت بہت گری ہوئی تھی۔ ملک میں ہر طرف ظلم و ستم کا دور دَورہ تھا۔ اور نیک آدمی بدکاروں کے اتیاچار سے بہت نالاں تھے۔

چنانچہ گورو جی خود اپنے ظہور کا مقصد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں

ہم اِہ[4] کاج جگت مُوں[5] آئے دہرم ہیت[6] گورو دیو پٹھائے

مطلب۔ ہم اس لئے دُنیا میں آئے ہیں کہ پرماتما نے ہمیں دھرم کی حفاظت کیلئے بھیجا ہے۔

جہاں تہاں تم دہرم بتھارو دُشٹ دوکھین[8] پکڑ پچھاڑو

مطلب۔ کہ ہر جگہ دہرم کو ترقی دو۔ اور جہاں کہیں پاپی اور ظالم ہیں اُنہیں مار دو۔

پھر فرماتے ہیں ؎

ہم ایہہ کاج۔ دہرا جگ جنمنگ[9] سمجھ لیہو سادہو سب منمنگ[10]

مطلب۔ ہم نے اِس واسطے دُنیا میں جنم لیا ہے۔ سب سادہو اپنے من میں سمجھ لیں

۱۔ کئی [illegible] کا کام کرد [illegible]
۸۔ دُکھ دینے والا ۹۔ جنم ۱۰۔ من میں

دھرم چلاون ۔ سنت اُبارن دُشٹ سنگھن کو مُول اُپارن

مطلب۔ کہ دھرم کو ترقی دیں اور نیک آدمیوں کی حفاظت کریں۔ اور سب ظالموں کو جڑ سے اُکھیڑ دیں۔

اس کے بعد بھگوان کرشن جی پھر کرم یوگ کی وضاحت کرتے ہیں اور بتاتے ہیں۔ کہ کسطرح انسان کرم کرتا ہُوا بھی کرم کے بندھن سے آزاد رہ سکتا ہے۔

چنانچہ فرماتے ہیں۔

यदृच्छालाभसन्तुष्टो द्वन्द्वातीतो विमत्सरः।
समः सिद्धावसिद्धौ च कृत्वापि न निबध्यते॥

یدرِچھا ۔ لابھ ۔ سنتشٹو ۔ دوندا ۔ اتیتو ۔ وِمتسرا

سما ۔ سدھی ۔ اسدھو ۔ چہ ۔ کرتوا ۔ اپی ۔ نہ ۔ نبدھیتے ۴/۲۲

ترجمہ ۔ جو آدمی مکمل صدق دلی اور تندہی سے کرم کرتا ہے۔ مگر پھل کی خواہش چھوڑ کر کرم کرتا ہے اور اس کرم (عمل) کا جو کچھ بھی نتیجہ نکلتا ہے۔ اس پر شاکر اور مطمئن رہتا ہے جو سُکھ دُکھ سے بالاتر اور حسد و بغض سے آزاد رہ کر کرم کرتا ہے۔ ہار اور جیت، سدھی اور اسدھی، کامیابی اور ناکامی کو یکساں خیال کرتا ہے۔ اے ارجن! ایسا آدمی کرم کرتا ہُوا بھی کرم کے بندھن میں نہیں پڑتا۔ اور اس پر کرموں کا مطلق اثر نہیں ہوتا۔ اور کرم اُسے آواگون (تناسخ) کے چکر میں نہیں پھنسا سکتے۔ ایسے آدمی کو ہی کرم یوگی کہتے ہیں۔

صاحبان! بھگتی اور گیان سے آدمی صرف اپنے من کو پاک کرکے اپنا ہی بھلا کرسکتا ہے مگر کرم یوگ سے اپنے من کو پاک کرنے اور اپنی ذات کو فائدہ پہنچا

۱۔ حفاظت کرنا ۲۔ جڑ ۳۔ اُکھڑنا ۴۔ بغیر خواہش کے ۵۔ ہار جیت ۶۔ پار ہا۔ حسد و بغض سے اور ۸۔ کرتا ہوا بھی ۹۔ نہیں بندھتا

سکتا ہے۔ اِس لئے بھگوان کرشن کرم یوگ کو بھگتی اور گیان پر فوقیت دیتے ہیں اور
ارجن کو اُس کا قائل کرنے کے لئے بار بار اُسے دُہراتے ہیں۔ اور یہی کرم یوگ ہی
گیتا کا اصلی پیغام ہے۔

ادم تت سِت

اوم

شری پرماتمنے نمہ

پانچواں ادھیائے

موہ کا تیاگ

پانچویں ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

ब्रह्मण्याधाय कर्माणि सङ्गं त्यक्त्वा करोति यः
लिप्यते न स पापेन पद्मपत्रमिवाम्भसा ॥

برہمنڑی۔ آدھائے۔ کرمانڑی۔ سنگم۔ تیکتوا۔ کروتی۔ یا
لپیتے۔ نہ۔ سا۔ پاپین۔ پدم۔ پترم۔ اِو۔ امبھ۔ سا　۵/۱۰

ترجمہ۔ اے ارجن! جو آدمی اپنے کرموں (اعمال)، کو ذاتی تعلق کو چھوڑ کر انجام دیتا ہوا پرماتما کی نذر کر دیتا ہے وہ ویسے ہی پاپ سے رہت (مبرّا) ہے۔ جیسے کنول کا پتہ پانی میں رہتا ہوا بھی تر نہیں ہوتا۔

صاحبان! بھگوت گیتا کی ساری تعلیم کا لُبِ لُباب اِسی ایک شلوک سے ہی واضح ہے۔ کہ انسان کو دُنیا میں اس طرح زندگی بسر کرنی چاہیئے۔ جس طرح کنول کا پتہ پانی میں رہتا ہے یعنے جیسے کنول کا پتہ پانی میں رہتا ہُوا بھی گیلا نہیں

۱۔ برہم کا　۲۔ آسرا　۳۔ کرموں کو　۴۔ تعلق　۵۔ چھوڑ کر　۶۔ ۷۔ بیا ایمان　۸۔ پاپ سے　۹۔ کنول　۱۰۔ پانی

ہوتا۔ ایسے ہی آدمی کو چاہیئے کہ زندگی کے تمام کاروبار میں حصہ لینا ہوا اُن کے اثرات سے اپنے آپ کو بالاتر رکھے۔ کامیابی سے خوشش اور ناکامی سے غمگین نہ ہو۔ محض اسی خیال کو دل میں رکھ کر کام کرے کہ میں جو کچھ کر رہا ہوں۔ پرماتما کے لئے کر رہا ہوں اور وہ ہی سب کچھ کرنے والا ہے۔ میں تو صرف اُس کا آلۂ کار (یہنت) ہوں۔

ایک فارسی کا شاعر کہتا ہے ؎

ترکِ دُنیا نیست ترکِ دولت و فرزند و زن
بلکہ دل را پاک کردن از محبت این و آن

مطلب۔ دولت۔ بیوی اور بچوں کے چھوڑ دینے کا نام تیاگ نہیں ہے بلکہ اُن کی محبت سے دل کو پاک کر دینے کا نام تیاگ ہے۔

یعنی انسان زندگی کے تمام کاروبار میں حصہ لے۔ دولت بھی کمائے۔ شادی بھی کرے بچے بھی ہوں۔ مگر دل کو ان کی محبت میں نہ پھنسائے۔ اسی کا نام ہی تیاگ ہے! اور یہی سچا سنیاس ہے۔

مولانا رومؔ فرماتے ہیں ؎

چیست دُنیا۔ از خدا غافل بُدن
نے قماشش و نقرہ و فرزند و زن،

مطلب۔ دولت جمع کرنے اور بیوی بچوں کے ہونے کا نام دُنیا داری نہیں ہے بلکہ خُدا کو بھول جانے کا نام دُنیا داری ہے۔

یعنی دُنیا دار وہ ہے جو بیوی بچوں اور دولت کی محبت میں غرق ہو کر اپنے مالک کو بھول

جاتا ہے۔ اگر ان چیزوں کے ہوتے ہوئے بھی وہ خدا کو یاد رکھتا ہے تو وہ دُنیادار نہیں بلکہ سچا تیاگی ہے۔

گورو نانک دیو جی بھی فرماتے ہیں ؎

انجن ماہیں نرنجن[2] رہیئے۔ یوگ جُگت۔ اِو[3]۔ پا ییئے

ترجمہ۔ انسان کو چاہیئے۔ کہ دُنیا میں برتتا ہوُا بھی دُنیا سے بے تعلق رہے۔ اسی روِش اور طریقِ عمل کا نام یوگ ہے۔

اسی موضوع پر گورو نانک دیو جی کا ایک اور واک ہے ؎

جَیسے جل میں کنول نرالم[4]۔ مُرغابی ہنسیا[5] نے

شبد سُرت بھَو ساگر تریئے۔ نانک نام بکھانے[6]

مطلب۔ کنول کے پتے اور مُرغابی کے پروں پر چکنا ہٹ ہوتی ہے۔ جس سے وہ پانی میں رہتے ہوئے بھی نہیں بھیگتے۔ چنانچہ گورو نانک دیو جی مہاراج فرماتے ہیں۔ کہ جیسے پانی میں کنول اور مرغابی رہتے ہوئے بھی تر نہیں ہوتے اسی طرح انسان کو چاہیئے کہ دُنیا میں رہتا ہوا بھی دُنیا وی تعلقات سے آزاد رہے۔ اور ہر وقت اپنے دل کو پرماتما کی طرف لگائے رکھے اور سچے دل سے اس کا بھجن (ذکر) کرتا ہوا زندگی کے سمندر کو پار کرے۔

فارسی کا ایک اور شعر ہے ؎

بگیر رسم تعلق دِلا زمُرغابی رود۔ درآب وچو برخاست خشک پر برخاست

مطلب۔ اے دِل! بے تعلقی کا طریقہ مرغابی سے سیکھ کہ پانی کے اندر جا کر بھی جب نکلتی ہے تو خشک پر نکلتی ہے۔ تمہیں بھی چاہیئے۔ کہ دُنیا میں اسی طرح بے

۱۔ دنیا ۲۔ بے تعلق ۳۔ اس طرح ۴۔ آزاد ۵۔ مثال ۔نشان ۶۔ دُنیا روپی سمندر ۷۔ سمرن سے

تعلق ہوکر رہو۔ تاکہ جب دُنیا سے تمہارے کوُچ کا وقت آئے۔ تو تمہیں دُنیاوی چیزوں یعنی دھن دولت۔ بیوی بچوں اور عزیز واحباب کے چھوڑنے کا ذرّہ بھر بھی رنج اور دُکھ نہ ہو۔

ادم تت ست

اوم

شری پرماتمنے نمہ

چھٹا ادھیائے

یوگ ابھیاس (ضبطِ نفس)

چھٹے ادھیائے کا پہلا شلوک ہے۔

अनाश्रितः कर्मफलं कार्यं कर्म करोति यः।
स संन्यासी च योगी च न निरग्निर्न चाक्रियः

انا شرتا[1] - کرم پھلم - کاریم[2] - کرم - کروتی[3] - یا[4]

سا[5] - سنیاسی - چا[6] - یوگی - چا - نہ - نرا گنی[7] - نہ - چا - اکریا[8] ۶/۱

ترجمہ - اَے ارجن! جو شخص بغیر پھل کی خواہش کے عمل کرتا ہے یعنی کام کو محض فرض سمجھ کر انجام دیتا ہے۔ وُہی سنیاسی ہے اور وہی یوگی ہے نہ کہ وہ جس نے عمل کرنا چھوڑ دیا ہے۔

آگے چل کر اس ادھیائے میں بھگوان نے یوگ ابھیاس (ضبطِ نفس) پر روشنی ڈالی ہے اور اس کے حاصل کرنے کا طریقہ بتایا ہے۔

۱- آسرا چھوڑ کر ۲- کرنے کے لائق ۳- کرتا ہے ۴- جو ۵- وہ ۶- اور
۷- جو اگنی ہوتر نہیں کرتا ۸- جو کرم نہیں کرتا

پیارے بھائیو! من ایک سمندر کی مانند ہے جس میں ہروقت مختلف خیالات و خواہشات اور کاماؤں کی لہریں اُٹھتی رہتی ہیں۔ ان لہروں کو من کی ورتّیاں بھی کہتے ہیں۔ اِن لہروں کی وجہ سے من کا رُجحان اور تعلق جسم اور بیرونی دُنیا سے رہتا ہے۔ جب تک یہ لہریں رہتی ہیں۔ مَن آتما سے بےخبر رہتا ہے من کا یہ خاصہ ہے کہ یہ ایک وقت میں ایک چیز سے تعلق رکھ سکتا ہے یا آتما سے یا جسم سے۔ جب اس کا دھیان جسم کی طرف ہوتا ہے۔ تو اس وقت آتما کا اُسے بالکل خیال نہیں ہوتا۔ اور جب آتما کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ تو جسم کی اسے مطلق پرواہ نہیں ہوتی اور اس وقت جسم پر اثر کرنے والی چیزوں یعنی سردی گرمی دُکھ سُکھ سے بالکل بےخبر ہوتا ہے۔ معلوم رہے کہ جسے سُکھ دُکھ کہتے ہیں وہ اصل میں من کا احساس ہی ہے اور جب من آتما کی طرف لگ گیا۔ تو پھر گویا دُنیاوی سُکھ دُکھ کا خاتمہ ہو گیا۔

من کی اسی کیفیت یعنی اس کے آتما میں محو ہو جانے کا نام ہی یوگ ہے چنانچہ پاتنجل یوگ شاستر میں آیا ہے ؎

"योगश्चित्तवृत्तिनिरोधः"

یوگش - چِت - وِرتّی[1] - نِرودّھا[2]

ترجمہ - مَن کی وِرتّیوں (لہروں) کو روکنے یعنے ضبطِ نفس کا نام یوگ ہے

اِس ادھیائے میں بھگوان فرماتے ہیں۔

नात्यश्नतस्तु योगोऽस्ति न चैकान्तमनश्नतः ।
न चातिस्वप्नशीलस्य जाग्रतो नैव चार्जुन ॥

۱- لہریں ۲- روکنا

نہ - اتی - اشننتستو - یوگو - استی - نہ - چا - ایکانتم - ان - اشنتا

نہ - چا - اتی - سوپن - شیل - اسیہ - جاگرتو - نہ - ایو - چا - ارجن ۶/۱۶

ترجمہ - اے ارجن! نہ بہت کھانے سے - نہ فاقوں مرنے سے - نہ بہت سونے اور نہ بہت جاگنے سے یوگ حاصل ہوتا ہے - بلکہ

युक्ताहारविहारस्य युक्तचेष्टस्य कर्मसु ।
युक्तस्वमावबोधस्य योगो भवति दुःखहा ॥

یکت - آہار - وہارسیہ - یکت - چیشٹسیہ - کرم - سو

یکت - سوپن - آو - بودھسیہ - یوگو - بھوتی - دُکھ ہا ۶/۱۷

ترجمہ - کھانے پینے سونے جاگنے اور دوسرے کام کاج غرضیکہ زندگی کے سارے کاروبار میں مناسبت اور اعتدال پیدا کرنے کا نام یوگ ہے اور اس یوگ سے سب دُکھ مٹ جاتے ہیں -

اس شلوک سے صاف ظاہر ہے کہ یوگ ابھیاس کے لئے گھربار چھوڑنا یا جنگلوں میں جانا سراسر دھرم کے خلاف ہے چنانچہ بھارت بھوشن پنڈت مالویہ جی اس شلوک کے بڑے مداح ہیں اور ہندوؤں کو زندگی بسر کرنے کا صحیح راستہ بتانے کے لئے اکثر اپنے لیکچروں اور تحریروں میں اس شلوک کا حوالہ دیا کرتے ہیں -

یوگ ابھیاس کا طریقہ بتاتے ہوئے بھگوان فرماتے ہیں -

آدمی کو چاہیئے کہ گوشۂ تنہائی میں - صاف ستھری جگہ پر آسن (نشست) لگائے آسن ستھرا ہو یعنی حرکت نہ کرے - ایک ہی جگہ پر قائم رہے - آسن نہ بہت اونچا ہو

۱- بہت ۲- کھانے سے ۳- بالکل ۴- نہ کھانے سے ۵- بہت سونے سے ۶- جاگنے سے
۷- اعتدال ۸- وہار ۹- حرکت ۱۰- دُکھ کو مٹانے والا

نہ بہت نیچا ہو۔ اُونچی جگہ پر آسن لگانے سے گر پڑنے کا اندیشہ رہتا ہے۔ اور نیچی جگہ پر کیڑے مکوڑے ستاتے ہیں جس سے توجہ یکسُو نہیں رہتی۔ بیٹھنے کی جگہ پر پہلے گھاس بچھائے۔ اس کے اوپر ہرن کی کھال جو کہ زندگی کو تقویت دیتی ہے۔ کھال کے اُوپر کھدر کا سفید کپڑا۔ ایسے آسن پر بیٹھے اور سر۔ گردن؛ وریڑھ کی ہڈی کو ایک سیدھ میں اور ستھر (قائم) رکھے۔ اپنی نظر کو صرف ناک کی نوک پر جمائے رکھے۔ اور کسی طرف نہ دیکھے۔ اس وقت کسی قسم کا خوف یا فکر دل میں نہ لائے اور من کی تمام لہروں کو روکنے کی کوشش کرے یعنی دُنیاوی اور نفسانی خواہشات کو نہ اُبھرنے دے اور صرف پرماتما کا دھیان کرے۔ اسی طرح ابھیاس (مشق) کرنے سے رفتہ رفتہ من میں لہروں کا پیدا ہونا کم ہوتا جاتا ہے۔ آخر کار یہ بالکل بند ہو جاتی ہیں۔ اور اُس وقت من جسم اور دُنیا سے سراسر بے تعلق ہو جاتا ہے۔ اور آتما میں محو ہو کر ایک ناقابل بیان آنند محسوس کرتا ہے (یوگ ابھیاس کرنا بہت مشکل کام ہے۔ یہ چیز صرف پڑھنے سے حاصل نہیں ہوتی اس کے لئے کسی کامل گورُو کی شرن لینی چاہیئے)

چنانچہ بھگوان فرماتے ہیں۔

यदा विनियतं चित्तमात्मन्येवावतिष्ठते ।
निःस्पृहः सर्वकामेभ्यो युक्त इत्युच्यते तदा ॥

یدا[1]۔ ونی۔ یتم[2]۔ چِتّم[3]۔ آتمنی[4]۔ ایو۔ اوتشٹھتی[5]

نسپرہا[6]۔ سرو۔ کامے بھیو۔ یکت[8]۔ اِتی۔ اُچیتے[9]۔ تدا ۶/۱۸

ترجمہ۔ اے ارجن! یوگ کی مشق سے جس آدمی کا من قابو میں آ کر روح

۱۔ جب ۲۔ قابو میں کیا ہوا ۳۔ چت ۴۔ آتما میں ۵۔ ٹھہرتا ہے ۶۔ بے خواہش ۷۔ خواہشات میں ۸۔ یوگی ۹۔ کہتے ہیں۔

میں ٹھیر جاتا ہے۔ یعنی تمام دُنیاوی خواہشات کو ترک کر دیتا ہے۔ ایسا انسان یوگی کہلاتا ہے۔

اس پر ارجن نے کہا۔

चञ्चलं हि मनः कृष्ण प्रमाथि बलवद्दृढम्।
तस्याहं निग्रहं मन्ये वायोरिव सुदुष्करम्॥

چنچلم - ہی - مناہ - کرشن - پرماتھی - بلوت - دررڑھم
تسیہ - اہم - نگرہم - منیے - وایوُ - ریو - سدُشکرم ۶/۳۴

ترجمہ - اے بھگوان! یہ من تو بڑا چنچل ہے اور بہت طاقت ور ہے بہکانے اور ڈگمگا دینے والا ہے۔ اس کا قابو میں لانا ایسے ہے جیسے ہوا پر قبضہ جمانا۔ یعنی ناممکن ہے۔

اس کے جواب میں بھگوان نے فرمایا۔

असंशयं महाबाहो मनो दुर्निग्रहं चलम्।
अभ्यासेन तु कौन्तेय वैराग्येण च गृह्यते॥

اسنشیم - مہا باہو - منو - دُر - نگرہم - چلم
ابھیاسین - تو - کونتیہ - ویراگین - چہ - گرہیتے ۶/۳۵

ترجمہ - اے ارجن! اس میں کچھ شک نہیں کہ من بڑا چنچل ہے۔ لیکن ابھیاس (مشق) اور ویراگ (بے ثباتیٔ عالم کا خیال) سے اسے قابو میں لایا جا سکتا ہے۔

سانکھیہ شاستر میں بھی آیا ہے ؎

۱- بلونے والا ۲- بلوان ۳- وش میں کرنا ۴- مانتا ہوں ۵- مشکل ۶- بے شک
۷- مشکل سے قابو میں آنے والا ۸- چنچل ۹- پکڑا جاتا ہے

(ویراگیہ ابھیاسات) वैराग्य अभ्यासात्

یعنی ویراگ اور ابھیاس سے من کو قابو میں کیا جا سکتا ہے۔

ابھیاس کی تعریف کرتے ہوئے ایک ہندی شاعر نے کہا ہے ؎

کرت کرت ابھیاس جڑمت ہوت سُجان
رسری آوت جاوت سل پر پڑے نشان

یعنی مشق کرنے سے جاہل بھی عالم بن جاتا ہے۔ جیسے رسی کے بار بار آنے جانے سے پتھر پر بھی نشان پڑ جاتا ہے۔

اسی خیال کا انگریزی میں بھی ایک محاورہ ہے ؎

"Constant dropping weareth away a stone"

یعنی بوند بوند ٹپکنے سے پتھر میں بھی گڑھا پڑ جاتا ہے۔

اس پر ارجن نے پھر سوال کیا۔

अयतिः श्रद्धयोपेतो योगाच्चलितमानसः।
अप्राप्य योगसंसिद्धिं कां गतिं कृष्ण गच्छति॥

اَیتی۔ شردھیو[۲]۔ پیتو۔ یوگاچ[۳]۔ چلتی۔ مانسا[۴]
اپراپیہ[۵]۔ یوگ سنسدھم۔ کام[۶]۔ گتم۔ کرشن۔ گچھتی[۷]
۳۷/۶

ترجمہ۔ مہاراج! ایک آدمی شردھا والا (عقیدت مند) تو ہے یعنی پرماتما کا صدق دل سے قائل تو ہے مگر یوگ ابھیاس میں وہ پورے طور پر کوشش نہیں کرتا۔ جس سے اس کا من یوگ کے راستہ سے ڈگمگا جاتا ہے یعنی اُسے اس جنم میں سدھی (نجات) حاصل نہیں ہو سکتی۔ تو ایسی صورت میں اُس کا کیا انجام

۱۔ [illegible]
۸۔ پاتا ہے

ہوتا ہے ۔ کیا اس کا وہ تھوڑا بہت کیا کرایا ضائع جاتا ہے ۔

ارجن کا یہ سوال سن کر بھگوان فرماتے ہیں ۔

पार्थ नैवेह नामुत्र विनाशस्तस्य विद्यते ।
न हि कल्याणकृत्कश्चिद दुर्गतिं तात गच्छति ॥

پارتھ ۔ نَیو ۔ اِہ ۔ نہ ۔ اَمُتر ۔ وِناشش ۔ تسیہ ۔ وِدیتے[3]
نہ ۔ ہی ۔ کلیان ۔ کِرت کَشچِت ۔ دُرگتم ۔ تات ۔ گچھتی[4] ۶/۴۰

ترجمہ ۔ اے ارجن ! آدمی ایک جنم میں جو بھی تھوڑی بہت یوگ میں کوشش کرتا ہے وہ کبھی بھی رائیگاں نہیں جاتی ۔ اُس کا معاوضہ اگلے جنم میں ضرور ملتا ہے

اگلے شلوک میں فرماتے ہیں ۔

प्राप्य पुण्यकृतां लोकानुषित्वा शाश्वतीः समाः ।
शुचिनां श्रीमतां गेहे योगभ्रष्टोऽभिजायते ॥

پراپیہ ۔ پُنیہ ۔ کِرتام ۔ لوکان ۔ اُشِتوا ۔ شاشوتی ۔ سما[5]
شُچینام[9] ۔ شری متام[10] ۔ گیہے ۔ یوگ بھرشٹو[12] ۔ ابھجایتے[13] ۶/۴۱

ترجمہ ۔ اے ارجن ! ایسے لوگ اپنی کمائی کے مطابق سالہا سال سُورگ میں رہ کر پھر دھرماتما دولت مند اور باعزت گھرانوں میں یا یوگیوں کے ہاں پیدا ہوتے ہیں ۔ جہاں سے وہ پھر مُکتی کے لئے کوشش کرتے ہیں ۔

اس ادھیائے کے اگلے شلوکوں میں بھگوان فرماتے ہیں ۔ اے ارجن! یوگ میں اُدھورا رہا ہوا آدمی دوسرے جنم میں پہلے جنم کے سنسکاروں (تاثراتِ اعمال) کو حاصل کرکے وہاں سے پھر مُکتی (نجات) کے لئے کوشش

۱۔ اس لوک میں ۲۔ پرلوک ۳۔ ہوتا ہے ۵۔ نیک لوگ ۶۔ رہ کر ۷۔ لگاتار ۸۔ برس لہا ۹۔ شُدھ
۱۰۔ دولت مند ۱۱۔ گھرانے میں ۱۲۔ یوگ میں اپورن ۱۳۔ پیدا ہوتا ہے

کرتا ہے اور اسی طرح کوشش کرتا ہوُا بہت جنموں کے بعد مُکت ہو جاتا ہے۔

دوستو! بھگوان کے یہ الفاظ کس قدر اُمید اور حوصلہ بڑھانے والے ہیں کہ اگر ایک جنم میں سدھی (نجات) حاصل نہیں ہوئی تو مایوس نہیں ہونا چاہیئے۔ ایک جنم میں انسان یوگ کے راستہ پر جہاں تک چلتا ہے۔ دوسرے جنم میں وہ اس مقام سے آگے چلنا شروع کرتا ہے اور اسی طرح کئی جنموں میں چلتے چلتے آخر کار منزلِ مقصود پر پہنچ جاتا ہے یعنی نجات حاصل کر لیتا ہے۔

اوم تت ست

اوم

شری پرماتمنے نمہ

ساتواں ادھیائے

چار قسم کے بھگت

ساتویں ادھیائے کو گیان وِگیان یوگ کے نام سے موسوم کیا گیا ہے
شری بھگوان ارشاد کرتے ہیں۔

मत्त: परतरं नान्यत्किञ्चिदस्ति धनंजय ।
मयि सर्वमिदं प्रोतं सूत्रे मणिगणा इव ॥

متا[1]- پرترم[2] - نہ - انیت[3] - کنچت[4] - استی[5] - دھنن جے
متی[6] - سروم[7] - ادم - پروتم[8] - سوترے[9] - منڑی[10] - گنڑا - او

ترجمہ - اے ارجن! مجھ سے برتر اور کچھ نہیں۔ یہ سارا جگت مجھ میں ایسے پرویا ہوا ہے جیسے دھاگے میں منکے پروئے ہوئے ہیں۔

کٹھ اُوپ نشد میں آیا ہے۔

पुरुषात न परं कश्चित् स काष्ठा सं परा गति: ।

۱- [illegible] ۸- پروئے ہوئے ہیں
۹- سوتر میں ۱۰- منکے

پُرشات ۔ نہ ۔ پرم کِںچِت ۔ سا رکاشٹھا ۔ سا ۔ پرا ۔ گتی

ترجمہ ۔ پرماتما سے برتر اور کوئی چیز نہیں ۔ وہ لطیف سے لطیف ہے ۔ گویا لطافت کی انتہا ہے ۔ وہ پرم گتی ہے یعنی انسانی زندگی کا منتہا ئے مقصد ہے

اس ادھیائے میں آگے چل کر بھگوان فرماتے ہیں ۔

दैवो ह्येषा गुणमयी मम माया दुरत्यया ।
मामेव ये प्रपद्यन्ते मायामेतां तरन्ति ते ॥

دَیوی ۔ ہی ۔ ایشا ۔ گن[3] ۔ مئی ۔ مم ۔ مایا ۔ دُرت[4] ۔ یا

مام ۔ ایو ۔ یے ۔ پر پد[5] ینتے ۔ مایا ۔ ایتام ۔ ترنتی ۔ تے ۷/۱۴

ترجمہ ۔ اے ارجن! یہ تین گُنوں والی میری مایا (مادہ) بہت دل لُبھانے والی ہے ۔ اس کو پار کرنا بہت مشکل ہے ۔ البتہ جو میری شرن (پناہ) لیتے ہیں ۔ وہ اس مایا کو پار کر جاتے ہیں ۔

ایش اُپنشد میں آیا ہے ۔

हिरण्यमयेन पात्रेण सत्यस्यापिहितं मुखम् ।
तत्त्वं पूषन्नपावृणु सत्यधर्माय दृष्टये ॥

ہرنئر[6] ۔ میئن ۔ پاترین ۔ ستیہ اسیہ اپی ۔ ہتم ۔ مُکھم

تتوم ۔ پُوشن ۔ اپاوُرنئرو ۔ ستیہ ۔ دھرمائے ۔ درشٹیے ۷/۱۵

ترجمہ ۔ ستیہ کا مُکھ (درِ حقیقت) ، سونے کے پاتر (برتن) سے ڈھنپا ہُوا ہے ۔ اے بھگوان! آپ اس برتن کو ہٹائیں تاکہ ہم ستیہ کو دیکھ سکیں ۔

۱ ۔ پرماتما ۲ ۔ حد ہے ۳ ۔ تین گنوں والی ۴ ۔ عبور کرنا کٹھن ہے ۵ ۔ شرن لیتے ہیں ۶ ۔ سونے کا ۷ ۔ برتن ۸ ۔ ڈھکا ہوا ۹ ۔ ہٹایئے

یہاں سونے کے برتن سے مراد مایا ہے۔ جوکہ سونے کی طرح دل کش اور موہت کرنے والی ہے۔ اور اس کا جیتنا بے حد مشکل ہے جس نے مایا پر غلبہ پالیا ہے وہ بہت ہی بڑا بہادر ہے۔

مایا کے متعلق کبیر بھگت جی کا ایک نہایت دل چسپ واک (قول) ہے۔ فرماتے ہیں ؎

مایا تو ٹھگنی بھئی ۔ ٹھگتی پھرے سنسار

جس ٹھگ نے ٹھگنی ٹھگی ۔ تس ٹھگ کو نمسکار

مطلب ۔ مایا ایک ایسی زبردست ٹھگنی ہے ۔ جو ساری دُنیا کو ٹھگتی پھرتی ہے ۔ اُس آدمی کو نمسکار (سلام) جس نے ایسی ٹھگنی کو ٹھگ لیا ہے۔ یعنی اس پر غالب آگیا ہے۔

اس سے آگے بھگوان کا ارشاد ہے ۔

चतुर्विधा भजन्ते मां जनाः सुकृतिनोऽर्जुन ।
आर्तो जिज्ञासुरर्थार्थी ज्ञानी च भरतर्षभ ॥

چتُر ۔ وِدھا ۔ بھجنتے ۔ مام ۔ جنا ۔ سُکرتو ۔ ارجن

آرتو ۔ جگیاسو ۔ ارتھارتھی ۔ گیانی ۔ چہ ۔ بھرت ۔ ارشبھ ۷/۱۶

ترجمہ ۔ اے ارجن ! چار قسم کے انسان میرا بھجن کرتے ہیں ۔ ایک دُکھی دوسرے جگیاسو یعنی جن کو میری تلاش ہے ۔ تیسرے غرض مند جو کہ کوئی مراد پوری کرانا چاہتے ہیں ۔ چوتھے گیانی (عارف)

اگلے شلوکوں میں بھگوان نے فرمایا ہے ۔ یہ چاروں قسم کے بھگت اچھے ہیں ۔ مگر گیانی تو میرا سروپ ہی ہے ۔ گیانی مجھے بہت پیارا ہے ۔ اور

۱۔ چار قسم کے ۲۔ بھجن کرتے ہیں ۳۔ انسان ۴۔ نیک ۵۔ دُکھی ۶۔ متلاشی ۷۔ مطلبی

ہیں گیانی کو بہت پیارا ہوں۔

اسی مضمون کو گوسائیں تلسی داس جی یوں بیان کرتے ہیں ؎

राम भगत जग चारि प्रकारा ।
सुकृती चारिउ अनघ उदारा ॥

رام بھگت جگ چار پرکارا سُکرتی ۔چاروں ۔اَن اَگھ۔[1] ادارا

مطلب ۔چارقسم کے بھگت بھگوان کا بھجن کرتے ہیں اور چاروں ہی نیک۔ پاک اورمبارک ہیں۔

जपहिं नाम जन आरति भारी ।
मिटहिं कुसंकट होंहिं सुखारी ॥

جپ ہیں نام ۔ جن آرت[3] بھاری
مٹیں کُو سنکٹ ۔ ہوویں سُکھاری

مطلب ۔ دُکھی لوگ جب بھگوان کا بھجن کرتے ہیں ۔تو بھگوان اُن کا دُکھ مٹا کر انہیں سُکھ بخشتے ہیں۔

آگے چل کر گوسائیں جی کہتے ہیں۔

चहुं चतुर कहं नाम अधारा ।
ज्ञानी प्रभुहि विसेषी पियारा ॥

چہوں چتر۔کہیں نام ادھارا
گیانی پربھو ہی وشیش[6] پیارا

مطلب ۔ان چاروں قسم کے بھگتوں کے لئے منتری بھگوان کا نام ہی سہارا

۱۔نیک ۲۔ثواب ۳۔دُکھی ... بشکارنا ... ہی ... پر

ہے۔ نگران میں گیانی بھگت ہی پر بھو کو بے حد پیارا ہے۔
دُکھ میں پرماتما کو یاد کرنے والوں کی بابت کبیر بھگت جی فرماتے ہیں

دُکھ میں سمرن سب کریں سُکھ میں کرے نہ کوئے
جو سُکھ میں سمرن کریں دُکھ کاہے کو ہوئے

اسی مضمون کو کبیر جی نے پھر دوسرے پیرایہ میں یوں ادا کیا ہے

سُکھ کے ماتھے سِل پڑے جو نام ہردے تے جائے
بلہاری وا۔ دُکھ کے پَل پَل نام جپائے

مطلب ۔ سُکھ کے ماتھے پر پتھر پڑیں ۔کیونکہ سُکھ میں انسان پرماتما کو بھول جاتا ہے۔ دُکھ پر قربان جاؤں ۔جو ہر وقت آدمی کے دھیان کو پرماتما کی طرف لگائے رکھتا ہے۔

مولانا اکبر الہ آبادی کا شعر ہے

مقامِ شُکر ہے غافل مُصیبتِ دُنیا
اِسی بہانے سے اللہ یاد آتا ہے

گورو نانک دیو جی بھی فرماتے ہیں

'دُکھ دارو۔ سُکھ روگ بھیا'

یعنی سُکھ بیماری ہے ۔کیونکہ یہ آدمی کو پرماتما سے بے خبر کر دیتا ہے دُکھ اس بیماری کا علاج ہے کہ یہ انسان کو پرماتما کی یاد میں لگاتا ہے۔ دُکھ کی اس خوبی کو دیکھ کر بھگوان کے بھگتوں نے اسے سُکھ پر ترجیح دی ہے شریمد بھاگوت پُران میں آیا ہے کہ جنگ مہابھارت کے ختم ہونے پر

جب بھگوان سری کرشن جی مہاراج دوارکا جانے لگے تو آپ نے مہارانی
کُنتی جی سے کہا کہ اَے ماتا ! آپ مجھ سے کوئی وَر مانگیں ۔ اس پر ماتا کُنتی نے
وَر مانگا ۔ کہ اے جگت گُورو! میری یہ خواہش ہے کہ ہمیں قدم قدم پر تکلیفیں ملیں
کیونکہ جب ہم پر مصیبتیں آئیں گی ۔ تو اُس وقت آپ ہمیں یاد آئیں گے اور
ہماری پکار سن کر آپ ضرور ہماری امداد کو پہنچیں گے جس سے ہمیں آپ کے دُرلبھ
درشن نصیب ہو جائیں گے ۔ اس سے بڑھ کر اَور ہمیں کیا وَر چاہیئے ۔

دوستو! اس واقعہ سے اندازہ لگا یئے کہ بھگوان کے بھگت اور ایشور کے
شبدائی دُکھ کو کتنی بڑی نعمت سمجھتے ہیں ۔ بھگوان سے ور مانگتے ہیں ۔ تو
دُکھ اور مصیبت کا ۔ تاکہ وہ اس کے ذریعہ ہر وقت پربھو کو یاد رکھ سکیں
اور اپنے پیارے کی یاد سے ایک لمحہ کے لئے کبھی غافل نہ رہیں ۔

اوم تت ست

اوم
شری پرماتمنے نمہ

آٹھواں اَدھیائے

بھگوت گیتا کے آٹھویں ادھیائے کے شروع میں ارجن جی سوال کرتے ہیں
مہاراج! اَنت کال (آخری وقت) میں آپ کس طرح یاد آسکتے ہیں۔
بھگوان جواب دیتے ہیں۔

अन्तकाले च मामेव स्मरन्मुक्त्वा कलेवरम् ।
यः प्रयाति स मद्भावं याति नास्त्यत्र संशयः ॥

انت کالے۔ چہ۔ مام[1]۔ ایو۔ سمرن۔ مکتوا[2]۔ کلیورم[3]
یا[4]۔ پریاتی۔ س[6]۔ مدبھاوم[5]۔ یاتی۔ نہ۔ استی۔ اتر۔ سنشیہ[8] ۵

ترجمہ۔ اے ارجن۔ جو آدمی اخیر وقت مجھے یاد کرتے ہوئے جسم چھوڑتا ہے
وہ مجھ کو پاتا ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے۔
اِسی بنا پر ہندوؤں کا یہ عقیدہ ہے۔
"اَنت مَتی سو گتی"
یعنی آخری وقت میں آدمی کا دھیان جس چیز میں لگ جاتا ہے۔ اگلے جنم میں[9]
اُسی کو پاتا ہے۔

۱۔ مجھ کو ۲۔ چھوڑتا ہے ۳۔ جسم ۴۔ جو ۵۔ جاتا ہے ۶۔ وہ ۷۔ میرے روپ کو ۸۔ کوئی شک نہیں
۹۔ وہی

اگلے شلوک میں پھر بھگوان فرماتے ہیں۔

यं यं वापि स्मरन्भावं त्यजत्यन्ते कलेवरम् ।
तं तमेवैति कौन्तेय सदा तद्भावभावितः ॥

یم[1] - یم - واپی - سمرن - بھاوم - تیجتی[2] - انت - کلیورم[3]
تم[4] - تم - ایویتی - کونتیہ - سدا - تد بھاو بھاوِتا　$\frac{8}{6}$

ترجمہ - اے ارجن! آخری وقت میں انسان جس جس خیال اور جذبہ کو دل میں رکھتا ہوا جسم چھوڑتا ہے۔ اُسی خیال اور جذبہ کے مطابق اگلا جنم لیتا ہے

اسی سلسلہ میں ترلوچن بھگت کا شبد ہے ؎

انت کال جو لچھمی سمرے　　ایسی چنتا میں جو مرے
سرپ یونی وَل وَل اُترے　　اری بائی - گوبند نام مت بیسرے

مطلب - جو آدمی آخری وقت میں دھن دولت کو یاد کرتا ہوا جسم چھوڑتا ہے وہ بار بار سانپ کا جنم لیتا ہے۔ اس لئے بھگوان کو کبھی بھی نہ بھولنا چاہیئے۔
واضح رہے کہ سانپ کو دھن بہت پیارا ہوتا ہے اور عموماً یہ دفینوں کی حفاظت کرتے ہوئے دیکھا گیا ہے۔

انت کال جو استری سمرے　　ایسی چنتا میں جو مرے
ویسوا یونی - وَل وَل اُترے　　اری بائی گوبند نام بیسرے

مطلب - جو آدمی آخری وقت میں عورت کو یاد کرتے ہوئے جسم چھوڑتا ہے وہ بار بار کنجری کا جنم لیتا ہے۔ اس لئے بھگوان کو ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے۔ اُسے کبھی نہیں بھولنا چاہیئے۔
پھر کہتے ہیں۔

[1] جس جس بھاو کو [2] چھوڑتا ہے [3] جسم [4] اسی کو [5] ہوتا ہے [6] بھاو سے پریت ہوا ہوا - دھن

یتؔ ۔ یت ۔ آچرتیؔ ۔ شریشٹھؔ ۔ تت ۔ تتؔ ۔ ایو ۔ ابہتروؔ ۔ جناؔ

سا ۔ یت ۔ پرمانمؔ ۔ کروتےؔ ۔ لوکسؔ ۔ تتؔ ۔ انودرؔ ۔ تتے ۲۱/۳

ترجمہ ۔ جس طرح بڑے آدمی کرتے ہیں ۔ عوام بھی انہیں کے نقش قدم پر چلتے ہیں ۔ جس بات کو وہ پرمان (سند) مان لیتے ہیں ۔ عام لوگ بھی اُسی پر یقین رکھتے ہیں ۔ اور ویسا کرتے ہیں ۔

مگر افسوس تو یہ ہے کہ ہمارے انگریزی خواں بھائی خود دھرم کی طرف رجوع نہیں کرتے ۔ وہ دوسروں کی بھلائی کیا کریں گے ؎

اوخویشتن گم است کرا رہبری کُند

یعنی جو خود گمراہ ہے ۔ وہ دوسروں کو کیا رستہ دکھائے گا ۔

پیارے بھائیو ! آریہ تہذیب لاکھوں سال کے تجربات کا نچوڑ ہے ہندو شاستر ہمارے رشیوں اور منیوں کے لاتعداد جنموں کی کمائی کا نتیجہ ہیں مگر نہایت افسوس ہے ہم عقل کے اندھوں پر جو کہ ان بیش بہا گوہروں کو بے قیمت سمجھ رہے ہیں ۔

سچ ہے ؎

قدرِ زر زرگر بداند ۔ قدر جوہر جوہری

یعنی جوہر کی قدر جوہری ہی کرتا ہے ۔

جب قوم میں جوہری ہی نہ رہے تو ہمارے شاستر رُوپی جواہر کو کون پُوچھے ؟ ہماری آنکھوں کو تو یورپ کے جھوٹے ہیروں کی ظاہری آب و تاب نے فریفتہ کر رکھا ہے ۔

۱ ۔ جیسے ۲ ۔ چلتے ہیں ۳ ۔ چیدہ ۴ ۔ ویسے ۵ ۔ دوسرے ۶ ۔ لوگ ۷ ۔ وہ ۸ ۔ سند ۹ ۔ کرتے ہیں ۱۰ ۔ لوگ ۱۱ ...

بقول اقبال ؎

نظر کو خیرہ کرتی ہے چمک تہذیب حاضر کی
یہ صناعی مگر جھوٹے نگوں کی ریزہ کاری ہے

یعنی موجودہ تہذیب کی ظاہری چمک آنکھوں کو چندھیا دینے والی ہے مگر خیال رہے کہ اس میں جھوٹے نگ جُڑے ہوئے ہیں۔

دیکھئے۔ خود یورپ والے جن کی تہذیب پر آپ بے طرح لٹو ہو رہے ہیں۔ ہندو تہذیب اور ہندو فلاسفی کے متعلق کیا کہتے ہیں۔

ہندوستان کے اوّلین گورنر جنرل وارن ہیسٹنگز فرماتے ہیں

"The writers of Indian philosophy will survive when the British Dominion in India will have ceased to exist, when the sources which it yields of wealth and power are lost to remembrance.

ترجمہ۔ برٹش راج تو ایک دن ہندوستان میں ختم ہو جائے گا۔ مگر ہندو فلسفہ کبھی بھی نہ مٹے گا۔ اُس زمانہ تک انگلستان والوں کے دلوں میں اپنی طاقت اور دولت کے سرچشمہ یعنی ہندوستان کی یاد تک نہ رہے گی۔ لیکن ہندو فلسفہ ہمیشہ قائم رہے گا۔

فرانس کے نامور ادیب اور فلاسفر والٹیئر (Voltaire)

کا ارشاد ہے کہ وید ایک ایسی نعمت غیر مترقبہ ہے جس کے لئے مغرب کو مشرق کا مشکور ہونا چاہیئے۔

گی گالٹ Geegault نامی یوروپین فلاسفر کہتے ہیں "وید بنی آدم کے تمام اعلےٰ خیالات کا سرچشمہ ہے۔"

مشہور جرمن فلاسفر میکس مولر (Max Muller) فرماتے ہیں "انسان نے جو اعلےٰ سے اعلےٰ علمیت حاصل کی ہے۔ اس کا مطالعہ ویدوں کے سوا دُنیا کے اور کسی پُستک میں نہیں ملتا۔"

یہی صاحب اُپ نشدوں کے متعلق فرماتے ہیں۔

"The Upanishads are the sources of..... the Vedant philosophy, a system in which human speculation seems to me to have reached its very acme."

ترجمہ۔ اُپ نشد ویدانت فلسفہ کا منبع ہیں۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ ویدانت فلسفہ انسانی تخیّل کا معراج ہے۔

ایک اور جرمن فلاسفر شوپن ہار (Schopen hauer) فرماتے ہیں۔

"In the world there is no study....... so beneficial and so elevating as that of Upnashids ..... (they) are a product

of the highest wisdom ...... it is destined sooner or later to become the faith of the people."

ترجمہ۔ دنیا کے تمام لٹریچر میں اُپ نشدوں کے برابر اور کوئی کتاب نہیں جو انسان کو اس قدر روحانی بلندی پر لے جا سکے۔ پروازِ عقل کی حد یہاں ختم ہو جاتی ہے۔ ایک دن ایسا ضرور آئیگا۔ جب ساری دُنیا اس پر ایمان لائے گی۔

ریورنڈ آرتھر میشی Revd. Arthur E. Massey ایک انگریز فاضل کہتے ہیں۔

"The basis of India's civilization is the spiritual, the within, the unseen and real; all else is evanescent and therefore of secondary importance. The Western World on the other hand is all for the outer, the tangible, the seen and transitory. She has even prostituted science in the service of destroying human and animal life. India aims at loyalty to her highest religious traditions; but

the West alas! although professing a religion of love and self abnegation totally ignores it whenever it suits her purpose, which is so often that one is forced to wonder whether religion has any hold upon her at all. The secret of India's devotion to her religious ideals may be found in the Bhagavadgita, which is an epitome of the Vedas in simple, harmonized and humanized form.

It contains a fount of inexhaustible wisdom based upon profound religious experience. For this reason many seriously inclined Westerners, apalled at the materialism of the day, are turning to the East for enlightenment, many of whom have found light and repose in the Gita. My own pocket edition of the wonderful Hindu poem

(W. Q. Judge's rendering) is dated in my handwriting 1896, and has ever since been my constant "Guide, philosopher and friend."

ترجمہ۔ ہندوستانی تہذیب حقیقی تہذیب ہے۔ کیونکہ اس کی بنیاد روحانیت پر ہے۔ ہندو تہذیب کی نظر میں روحانیت کے علاوہ اور جو کچھ ہے۔ وہ تمام فانی کمتر اور ہیچ ہے۔ اس کے برعکس مغربی تہذیب ظاہریت اور مادیت پر مبنی ہے۔ مستقل و اصلی یعنی روحانی چیزوں سے اسے کوئی سروکار نہیں۔ اہل مغرب نے اپنی ذہنی ترقی یا کمالاتِ سائنس کا نہایت بُرے طریقہ سے استعمال کیا ہے۔ ان کی نگاہ میں سائنس فقط انسانی اور حیوانی زندگیوں کے تلف کرنے کا ذریعہ ہے۔ ہندوستان اپنے انتہائی بلند مذہبی اصولوں پر ہمیشہ عمل پیرا رہا ہے۔ لیکن افسوس سے کہنا پڑتا ہے۔ کہ یورپ زبانی طور پر تو بہت کہتا ہے۔ کہ میرا مذہب محبت و ایثار ہے۔ مگر عمل کے وقت اِن باتوں کو بالکل نظرانداز کر دیتا ہے۔ اور ہمیشہ اس کی یہی روش رہی ہے مجھے حیرت ہے۔ کہ اس کا واقعی کوئی مذہب ہے بھی یا نہیں۔ ہندوستان کی اس عملی صداقت کا راز بھگوت گیتا کی تعلیم میں ہے۔ جو کہ ویدوں کا نچوڑ ہے۔ اور سادہ۔ دلکش اور نفیس نظم کی صورت میں ہے۔

بھگوت گیتا اُس لازوال اور غیر مختتم دانشمندی و بصیرت کا سرچشمہ ہے۔ جس کی بُنیاد دقیق روحانی تجربات پر ہے۔ اس لئے یہ کوئی تعجب کا مقام

نہیں ۔ اگر مغرب کے بعض متلاشیِ حق اہلِ مغرب کی مادہ پرستی سے متنفر ہو کر روحانی روشنی کے لئے مشرق سے رجوع کر رہے ہیں ۔

بہت سے مغربی افراد نے بھگوت گیتا سے نورِ عرفان اور سکونِ دل حاصل کیا ہے ۔ چالیس سال سے یہ کتاب میری بھی رہنما رفیق اور معلّم ہے"۔ صاحبان اور بھی بے شمار ایسے مغربی فلاسفر ہو گذرے ہیں ۔ اور اب بھی ہیں جو کہ ہندوستانی شاستروں کو روحانی ترقی اور حقیقی تسکینِ قلب کا واحد ذریعہ سمجھتے ہیں ۔ ان سب کا یہاں حوالہ دینا مشکل ہے ۔ حاصل کلام یہ کہ ہم جو مغربی تہذیب کے دلدادہ ہیں ۔ اور اسے اپنی ہندو تہذیب سے برتر سمجھتے ہیں ۔ یہ بالکل ہماری کم فہمی اور بے عقلی ہے ۔ ہم نے کبھی غور و فکر سے کام نہیں لیا ۔ جیسا کہ میں شروع میں عرض کر آیا ہوں کہ میری بھی پہلے یہی حالت تھی ۔ میں یوروپین تہذیب اور انگریزی لٹریچر پر فریفتہ تھا ۔ اور اپنی ہندوستانی تہذیب اور اپنے دھارمک لٹریچر کو اس کے مقابلہ میں کمتر اور ہیچ سمجھ کر اس سے سخت بے اعتنائی روا رکھتا تھا ۔ مگر جب میں نے ہندو شاستروں کو غور سے پڑھا ۔ تو میری کایا پلٹ گئی اب یہ حال ہے ۔ کہ ہندو شاستروں کے سوا اور کوئی کتاب پڑھنے کو جی نہیں چاہتا ۔ تو انگریزی خواں طبقہ کی خدمت میں میری پُر زور درخواست ہے کہ اگر اُسے صحیح علم اور حقیقی سُکھ مطلوب ہے ۔ تو ہندو شاستروں کی شرن میں آئے ۔ خاصکر بھگوت گیتا کا مطالعہ کرے ۔ جو مقابلتاً آسان ہے ۔ اور جس میں تمام ہندو شاستروں کا عطر نکال کر رکھ دیا گیا ہے ۔

چنانچہ بھگوان کرشن جی فرماتے ہیں۔

सर्वधर्मान्परित्यज्य मामेकं शरणं व्रज।
अहं त्वा सर्वपापेभ्यो मोक्षयिष्यामि मा शुचः॥

سرد۔ دھرمان۔ پری[۱] تیجیہ۔ مام۔ ایکیم۔ شرنم۔ ورج[۲]
اہم۔ توا۔ سرد۔ پاپے[۳] بھیو۔ موکہ[۴] یشیامی[۵]۔ ما۔ شُچہ[۶]   ۱۸/۶۶

ترجمہ۔ اے ارجن! سارے دھرم چھوڑ کر تو میری شرن میں آ۔ میں تجھے سب پاپوں سے مکت (رہا) کر دوں گا۔ تو فکر مت کر۔

آگے فرماتے ہیں۔

य इमं परमं गुह्यं मद्भक्तेष्वभिधास्यति।
भक्तिं मयि परां कृत्वा मामेवैष्यत्यसंशयः॥

یا۔ اِمم۔ پرمم۔ گُوھیم[۸]۔ مد۔ بھکتیشو۔ ابھی۔ دھاسیتی[۹]
بھکتم۔ مئی۔ پرام۔ کرتوا۔ مام۔ ایو۔ ایشیتی۔ اسنشیہ   ۱۸/۶۸

ترجمہ۔ جو آدمی بھگوت گیتا کا پرم گپت (پوشیدہ) گیان میرے بھگتوں میں پھیلائے گا۔ وہ میری پرم بھگتی (مکمل عبادت) کرے گا اور ضرور ہی مجھے پائے گا۔

پھر فرماتے ہیں۔

۱۔ چھوڑ کر ۲۔ لے ۳۔ پاپوں سے ۴۔ مکت کر دونگا ۵۔ مت ۶۔ شوک کر ۷۔ اِس ۸۔ گپت
۹۔ کہے گا [illegible]

अध्येष्यते च य इमं धर्म्यं संवादमावयोः।
ज्ञानयज्ञेन तेनाहमिष्टः स्यामिति मे मतिः॥

اودھیہ۔ایشیتے۔چہ۔یا۔اِمم۔دھرمیم۔سمؔوادم۔آوَیو ۱۸/۷۰
گیان۔یگین۔تین۔اہم۔اشٹا۔سیام۔اتی۔مے۔متی

ترجمہ۔اے ارجن! جو ہمارے اس دھرم سمؔواد یعنی گیتا کو پڑھیگا وہ گویا گیان یگیہ کی صورت میں میری پُوجا کرے گا۔ ایسا میرا مَت ہے۔

آخر میں فرماتے ہیں۔

श्रद्धावाननसूयश्च शृणुयादपि यो नरः।
सोऽपि मुक्तः शुभाँल्लोकान्प्राप्नुयात्पुण्यकर्मणाम्

شردھاوان۔اَن۔سُویشچ۔شرنُویات۔اپی۔یو۔نرا ۱۸/۷۱
سو۔اپی۔مُکتا۔شُبھان۔لوکان۔پراپنویات۔پُنیہ۔کرمنڑام

ترجمہ۔جو انسان شردھا(عقیدت) سے بھگوت گیتا کو سُنیگا۔ وہ بھی مُکت ہو جائے گا۔

پیارے دوستو! یہ ہے بھگوت گیتا کی مہان (عظمت)۔اس کا سُننا سنانا۔پڑھنا پڑھانا مہاں پُنیہ (ثواب عظیم) ہے۔ بشرطیکہ شردھا پُوردک ہو۔ اور اُس پر عمل بھی کیا جاوے۔

اِس لئے سجنو! آپ سے یہی التماس ہے کہ شریمد بھگوت گیتا

۱۔پڑھیگا ۲۔گفتگو ۳۔ہماری ۴۔گیان یگیہ سے ۵۔پوجا جاؤنگا ۶۔مانی ہوئی بات ۷۔انسان سے
سنیگا ... ۱۲۔پُنیہ کرنے سے

کو خود پڑھیں اور سمجھیں۔ اَوروں کو بھی اس کے پڑھنے کا شوق دلائیں اور اس کی حقیقی تعلیم پر عمل کرتے ہوئے یعنی بھگت۔ گیانی اور کرم یوگی بن کر نجاتِ ابدی۔ سرورِ ابدی اَور حیاتِ ابدی حاصل کریں۔

اوم شم

ہری اوم تت ست ۔ ہری اوم تت ست ۔ ہری اوم تت ست

اوم

چودھری روشن لعل صاحب ایم۔ اے۔ پی۔ سی۔ ایس
ایگزیکٹو آفیسر میونسپلٹی ملتان کی دیگر تصانیف

گیتا پرکاش المعروف نورِ ہدائیت

اس کتاب کے متعلق پوجیہ پاد سری مہاتما ہنس راج جی

مہاراج فرماتے ہیں :-

" یہ گیتا پرکاش نام کا پُستک میرے ہتر چودھری روشن لعل صاحب ایگزیکٹو آفیسر میونسپل کمیٹی ملتان شہر نے لکھا ہے۔ چودھری صاحب اُن اشخاص میں سے ہیں جو سرکاری کام کے بوجھ سے دبے ہوئے بھی اپنے وقت کا کچھ حصہ دھارمک مطالعہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جن اصحاب کو چودھری صاحب سے گفتگو کرنے کا موقعہ ملا ہے وہ جانتے ہیں کہ اُن کا مطالعہ کتنا وسیع اور حافظہ کتنا زبردست ہے گرنتھ صاحب۔ بھگت کبیر کی بانی۔ رامائن۔ دیوان حافظ۔ مثنوی مولانا روم

اور دوسرے مُصنّفوں کے پُستکوں کے صفحوں کے صفحے ان کو یاد ہیں بھگوت گیتا شروع سے لے کر اخیر تک ان کے کنٹھستھ (یاد) ہے۔ اِس کا کوئی شلوک نہیں جس کو وہ زبانی پڑھ اور سُنا نہیں سکتے اِتنے ادِھک سوادھیائے اور مضبوط حافظہ کی طاقت کا یہ قدرتی نتیجہ ہے کہ ان کے وچار گمبھیر اور پربھو پریم اور وشواس کے رنگ میں رنگے ہُوئے ہیں۔ "گیتا پرکاش" میں جو مضمون درج ہیں۔ ان کی نہ میں بھگوت گیتا کا مطالعہ ہے۔ شری کرشن جی مہاراج نے دیا۔ اُپنشد رُدپی گئو کے دُودھ سے ارجن رُدپی بچھڑے کی جو پرورش کی تھی۔ اُسی دودھ میں سے کچھ حصہ چودھری صاحب کے نصیب میں بھی آیا ہے۔ اِس دودھ سے ان کی آتما میں جو روحانیت پیدا ہوئی ہے۔ اُس کا پرکاش اِس "گیتا پرکاش" میں پایا جاتا ہے۔ دھرم کی اعلےٰ سے اعلےٰ باتیں بڑی آسان عبارت میں درج کی گئی ہیں۔ ہر ایک شخص جو دھرم سے پریم رکھتا ہے اِس کتاب کے ذریعہ بغیر کسی تکلیف کے بھگوت گیتا کے اُپدیش سے لابھ اٹھا سکتا ہے۔ بھگتوں کی بانی میں سے بھی جو رتن نکال کر مضمون کو سجایا گیا ہے۔ وہ اس پُستک کی خوبصورتی کو اور بھی بڑھا دیتے ہیں۔ میں آشا رکھتا ہوں کہ اُردو جاننے والے اصحاب "گیتا پرکاش" کو پڑھ کر اپنے آتماؤں کو اُنت کریں گے۔"

کتاب کی قیمت صرف ۶ر آنے جو کہ لاگت کے برابر ہے
علاوہ ڈاک خرچ ۲ر آنے
کتاب چھاپنے سے مدعا لوگوں کی روحانی بہتری ہے۔ نہ کہ مالی فائدہ
اِس کتاب کا ہندی ایڈیشن بھی چھپ رہا ہے۔

ملنے کا پتہ

۱۔ میسرز وزیر چند شرما اینڈ سنز۔ موہن لال روڈ۔ لاہور
۲۔ میسرز جے۔ ایس سنت سنگھ اینڈ سنز چوک متی۔ لاہور
۳۔ میسرز راجپال اینڈ سنز آریہ پستکالیہ ہسپتال روڈ۔ لاہور
۴۔ بھائی گیلا رام اینڈ سنز۔ کُپ بازار۔ ملتان شہر
۵۔ ماسٹر لال چند اینڈ سنز کتاب گھر کالے منڈی ملتان شہر

Guru Arjan Devji – author of Sukhmani Sahib – refers to his Shree Adi Guru – Nanak Ji so often.

دیباچہ از قلم آنریبل جسٹس بخشی ٹیک چند صاحب جج ہائیکورٹ لاہور

اِس کتاب میں شریر (جسم) ۔ بانی (زبان) اور من (نفس) کے بھیدوں کا بیان وضاحت کے ساتھ کیا گیا ہے ۔ کتاب چھپ کر تیار ہو چکی ہے ۔ فقط دیباچہ رہتا ہے ۔ جس کے لئے کتاب ہذا آنریبل جسٹس بخشی ٹیک چند صاحب جج ہائی کورٹ کی خدمت میں گئی ہوئی ہے ۔ عنقریب مکمل ہو جائے گی ۔ شائقین گیتا منتظر رہیں ۔

ضخامت ۲۰۸ صفحہ ۔ قیمت صرف چھ آنے
علاوہ محصولڈاک ۲ر آنے

نوٹ ۔ گیتا پرچار کی غرض سے کتاب کی قیمت بہت کم رکھی گئی ہے

25

کتاب کے ملنے کا پتہ

لاہور

۱۔ میسرز وزیر چند شرما اینڈ سنز تاجران کتب موہن لال روڈ

۲۔ میسرز جے۔ ایس سنت سنگھ اینڈ سنز۔ چوک متی

۳۔ میسرز راجپال اینڈ سنز تاجران کتب۔ ہسپتال روڈ

امرتسر

۴۔ بھائی پرتاپ سنگھ پریتم سنگھ تاجران کتب بازار مائی سیواں

ملتان

۵۔ ماسٹر لال چند اینڈ سنز تاجران کتب۔ کالے منڈی

۶۔ بھائی گیلا رام اینڈ سنز تاجران کتب۔ کپّ بازار

۷۔ ایڈیٹر اخبار "دیش بھگت" حسین آگاہی

اس کے علاوہ اپنے شہر کے مشہور تاجران کتب سے طلب کر سکتے ہیں

اس کتاب کا ہندی ایڈیشن بھی مل سکتا ہے